خاص واسطے حضرات سلسلہ اثنا عشری کے

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

الحمد للہ المنان کہ درین زمان در احسن اوقات

بسعد ساعات کتاب مستطاب الموسوم

تحفۃ الانساب

تصنیف و تالیف عالیجناب فیض مآب سید محمد صاحب

بزرگوارین نے باخذ حق تالیف راقم کو ہبہ کیا

بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج تاریخ ۱۱ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۸ھ

مطبوعہ مطبع اثنا عشری عابد علی رضوی طبع گردید

فہرست مضامین کتاب تحفۃ الانساب

نمبر صفحہ	مضامین
۱	دیباچہ کتاب۔
۳	باب اول تذکرہ حضرت آدم تا حضرت خاتم الانبیاء وائمہ ہدیٰ معہ اسمای اجداد و حالات تاریخی وغیرہ
۱۵	قصہ میراث خنثی۔
۱۸	ذکر بنی ہاشم و بنی امیہ۔
۲۵	قصہ حفر زمزم۔
۲۸	ذکر اولاد عبد المطلب۔
۳۰	ذکر قربانی عبد اللہ۔
۳۲	بیان احوال خیر البشر۔
۳۵	تزویج آنحضرت بہ خدیجہؑ۔
۳۹	نقشہ اولاد نبوی۔
۴۱	ذکر غیر صلبی اولاد مشہورہ پیغمبر خدا و ذکر اسمائے اجداد پیغمبر۔
۴۲	ذکر معجزات آنحضرت۔
۴۴	ذکر حضرت عمران کنیت ابو طالب۔
۴۹	اسمائے اصحاب جو قبل بعثت مشرف باسلام ہوئے و اسمائے چند صحابہ جو بعد رسالت ایمان لائے
۵۰	حل عقد ام کلثوم بنت فاطمہ و ذکر اولاد فاطمہ۔
۵۶	ذکر ازواج مرتضوی و ذکر سادات علوی۔
۵۹	ذکر سادات حسنی و قادری۔
۶۱	ذکر اولاد حضرت امام حسینؑ۔
۶۶	ذکر محبت اہلبیتؑ۔
۷۳	نقشہ اسمائے مبارک دوازدہ امامؑ۔
۷۴	باب دوم دلائل محبت و امامت اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نمبر صفحہ	مضمون
۸۱	تفسیر شجرہ ملعونہ و دلائل امامت
۱۰۰	اثبات تقیہ
۱۰۳	ذکر نص امامت اہلبیت
۱۰۵	قصہ زمان نادرشاہ درباب تصدیق معرکہ کربلا
۱۰۷	قصیدہ مصنفہ شاہ علی حسن جائسی
۱۱۲	باب سوم آغاز نسب امام زین العابدین علیہ السلام موجودہ ہند
۱۱۷	ذکر نسب وحال تشریف آوری میر سید کمال الدین ترمذی بمقام کیتھل
۱۲۱	ذکر اولاد سید کمال الدین ترمذی کیتھلی معہ حالات تاریخی
۱۲۵	مناجات کمالیہ
۱۲۶	نقشہ مزار مبارک سید کمال
۱۲۷	تذکرہ سید العارفین میر سید علیم الدین بلادین
۱۳۰	فصل اول اعقاب سید ملوک فرع اول ذکر سادات میران پور
۱۳۹	فرع دوم تذکرہ سادات سرائے میر
۱۴۰	فرع سوم ذکر سادات جرگانوان و مصطفےٰ آباد
۱۴۱	شاخ اول ذکر سادات مصطفےٰ آباد
۱۴۳	شاخ دوم ذکر سادات سمری
۱۴۴	شاخ سوم ذکر سادات بہٹیہ
۱۴۵	شاخ چہارم ذکر سادات برہ نوان
۱۵۲	فرع چہارم ذکر سادات سنگرہ طیب
۱۵۶	ذکر سادات سنگورہ سید خان
۱۵۷	فصل دوم ذکر اولاد سید موذ
۱۵۸	فرع اول ذکر سادات سرات... سالم

نمبر صفحہ	مضمون
۱۶۱	ذکر سادات چوتھائی سرایان
۱۶۲	فرع دوم ذکر سادات قصبہ بلاؤن
۱۶۴	فرع سوم ذکر سادات قادرپور وغیرہ
۱۶۶	گل اول ذکر سادات قادرپور
۱۶۸	گل دوم ذکر سادات موتکپور
۱۷۲	شجرہ نسب میر سید علیم الدین بلائین معہ اجداد و اولاد
۱۷۴	عقب سید غلام رسول
۱۷۶	فرع دوم ذکر سادات مرچیا
۱۷۸	فرع سوم گل ہلاس دات
۱۸۹	گل دوسرا ذکر سادات کوڑکا پہول
۱۸۱	ضمیمہ متعلقہ باب سوم ذکر اولاد حضرت عباس ابن علیؑ و بعض اولاد ابن الحسین سادات بہیرہ و سادات بارہہ و سادات داعی پور وغیرہ
۱۸۲	باب چہارم فصل اول ذکر سادات باقری
۱۸۴	فصل دوم ذکر سادات جعفری
۱۸۶	فصل سوم ذکر سادات کاظمی
۱۸۷	فصل چہارم ذکر سادات رضوی
۱۹۱	فصل پنجم ذکر سادات نقوی
۱۹۵	ضمیمہ کتاب
۲۰۱	فائدہ جلیلہ
۲۰۳	سبب تالیف کتاب
۲۰۴	خاتمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوات والسلام علے رسولہ محمد واہلبیتہ الطاہرین حدیث نبوی صلعم تعلموا انسابکم لیتقلوا ارحامکم لاسیما نسب آل رسول علیہ السلام لوجوب توقیرہم باجلال والاعظام یعنی اپنے انساب کو صلہ رحم کرنیکے خاص کر نسب آل رسول واسطے ثواب ڈھونڈنے کے اعزاز واکرام قال النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم تعلموا انسابکم لیتقلوا ارحامکم بمعرفتہ الانساب طوبیٰ لمن عترت الی بیت النبوۃ ومعدن الکرم والفتوۃ اشرف بیتا فی الدنیا وارفع درجۃ فی الآخرۃ بہذا اکثر بزرگان دین ومحققان باتمکین نے تحقیقات نسب سادات میں کوشش کامل فرمائی اور میدان قرطاس میں امشب تیز گام قلم کے جولانی دکہاے کتاب صحیح بخاری میں ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لعن اللہ الداخل فینا بلانسب والخارج عنا بلانسب پس معلوم ہوا کہ ضبط وحفظ نسب جملہ مفروضات وتمام ضروریات سے ہے اسکے علاوہ ایمان کسی شخص کا کامل نہیں ہو سکتا بلا محبت رسول وآل رسول علیہ الصلوۃ والسلام حضرت یعقو

اور محبت کے لیئے کم سے کم اتنا تو ضرور ہو کہ محبوب کی ذات کا تو عارف ہو اور ذات کا
پہچان سکنا بلا علم نسب امکن نہین تو گویا ناواقف علم نسب کو بغرض تکمیل ایمان اسکے
ضرورت لازم ہوئی اور عارف کا ذریعہ سوائے علم نسب کے اور کچھ نہین ہو سکتا
چنانچہ خداوند تعالے فرماتا ہے جعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفوا فقرائے صحیح یہہ
کہ اہل عرب کسی عالم کو علامہ نہین کہتے تھے تاکہ نساب نہووے امابعد یہہ
خاکسار گنہ گار مستدعی رحمت پروردگار خاکپائے سبطین رسول الثقلین سید
محمد خلف سید غالب حسین صاحب مغفور جرم گانوین بعد حمد خالق کونین و
نعت جناب رسول الثقلین و منقبت امیر دو جہان ابو الحسنین خدمت حضرات ناظرین
مین عرض رسا ہے کہ مجھکو ایک دوست کی فرمائش کے بموجب کہ جو فی الحقیقت پایہ
تودد و اخلاص و سرمایہ محبت و اختصاص ہین نسب نامہ سادات بلانون کی تحریر کا
اتفاق ہوا لہذا یہ چند اوراق کتب ناسخ التواریخ و عمدۃ الطالب و بسط باسطی
و تذکرۃ السادات و شجرۃ خار و مکتوبات سید اشرف جہانگیر و مرآۃ الاسرار و ملفوظات
کمالیہ اور اوراق مراۃ مقصودی وغیرہ و نیز شجرات مختلفہ محققین سے جو مصدقہ منوخان
نساب بلانون متوطن قصبہ سدہور تھے تحریر و تالیف کرکے تحفۃ الانساب
نام رکھا ناظرین سے امیدوار ہون کہ جب یہ کتاب ملاحظہ کرین عیب پوشی و اصلاح
سے روگردانی نہ فرماوین اور اس عاصی کے بزرگون کے حق مین دعائے خیر فرماوین
مضامین اس کتاب کے چار باب پر تقسیم کیئے گئے ہین **باب اول** تذکرہ حضرت
آدم ع تا پنجتن پاک علیہم الصلوۃ والسلام **باب دوم** ذکر امامت ائمہ اہلبیت ع
بہ نص آیہ کریمہ **باب سیوم** آغاز نسب سید سجاد موجودہ ہند و ذکر نسب سید
کمال الدین کھیتلی و ذکر اعقاب سید العارفین سید علیم الدین بلامین اعقاب سید العارفین
تین فصلین ہین **فصل اول** ذکر اعقاب سید ملوک آمین چار فرع ہے **فصل**

دوم ذکر اعقاب سید قبول امین تین فرع ہین۔ فصل سیوم ذکر اولاد برادر زادگان
سید علیم الدین امین دو فرع ہین۔ باب چہارم ذکر نسب اولاد امجاد امام ہشتم
تا امام دہم کنسب سادات باقری وجعفری وکاظمی ورضوی ونقوی وخاتمہ کتاب میں

باب اول تذکرہ حضرت آدم مین جناب رسالتمآب وائمہ اطہار علیہم تک

حضرت آدم علیہ السلام اونکی شیث اونکی انوش اونکی قینان اونکی مہلائیل اونکی یارد
اونکی اخنوخ کہ نام حضرت ادریس علیہ السلام کا ہی انھون نے سینا ایجاد کیا اور
آٹھ سو تنا ٹھہ سال رسالت کی بعدہ آسمان پر عروج کیا اونسے متوشلح یا متوشالح
اونسے ایک یا لامک اونسے شاک ملقب بہ حضرت نوح علیہ السلام اونسے حضرت
سام اونسے ارفخشد اونسے عالح علیہ السلام اونسے عابر یا ہود علیہ السلام یہ موجد
زبان عبرانی تھے انکا تیسرا نام قالع بھی ہی اسلیے کہ قالع بمعنی قاسم ہی انھون نے
اپنے بیٹون پر زمین کو جدا جدا تقسیم کیا قحطان یمن مین قابض ہوے اور پہلا لقب
پادشاہی کا انھین کو ملا ہی انکی ایک بیٹی جرہم تھی چنانچہ قبیلہ بنی جرہم سب سے پہلے
حضرت اسماعیل علیہ السلام کا رفیق ہو کر مکہ معظمہ مین ساکن ہوا اور مواصلت بنی
اسماعیل کی زیادہ تر اسی قبیلہ والون سے ہوئی ہی اور یعرب پسر یقطان نے سب سے
پہلے زبان عربی مین کلام کیا سلسلہ نسب پیغمبر آخر الزمان رعو یا ارعو پسر قالع مذکور
الصدر سے ہے اونسے سروج یا ساروج اونسے ناحور انکے تین بیٹے تھے نور و [illegible]
وتارخ پدر حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بحکم نمرود ملک
بابل سے ہجرت اختیار کی آپکے والد بزرگوار تارخ بھی ساتھ تھے جنھون نے
بمقام حاران وفات پائی وہین اونکی قبر بھی موجود ہی۔ اور اپنے چچا نور بن ناحور کی
لڑکی سارہ نامی سے آپنے عقد کیا اونسے حضرت اسحاق متولد ہوے اون سے
حضرت یعقوب ملقب بہ اسرائیل حضرت یعقوب کے بارہ سبط تھے اسیوجہہ سے بنی اسرائیل مین بارہ

خاندان ہوئے انکا مسکن شام تہا حضرت یوسف ع کے سبب مصر مین آئی پہر حضرت
موسیٰ مبعوث شام مین ہوئے — وقت نکاح خمسار دکی عمر [illegible] سالہ اور
اور ابراہیم ع کی [illegible] سالہ تہی اور آپکی ایک لونڈی منظورہ نامی تہی۔ آنحضرت نے
بخبر نمرود کنعان کیطرف ہجرت کی کہ وہ کنعان بن نوح سے منسوب تہا یہان کے
قیام مین بشارت ہوئی کہ یہ زمین تیرے اولاد کی ملکیت ہوگی اس شکریہ مین ایک
مذبحہ آپ نے بنایا پہر قحط کنعان کے سبب مجبور ہوکر مصر گئے سنان بن علوان
شاہ مصر تہا اوسنے سارہ کیطرف طمع کی خدا نے اوسکو شل کر دیا پہر بدعاے سارہ
اچہا ہوگیا اس اجر مین بقولہا اجرک علی دعائک۔ ایک کنیز سارہ کو دے
جنکا اسی باعث حاجرہ نام ہوا یہ حسن وجمال مین بے نظیر اور عالی خاندان تہین
پس آپکو حضرت سارہ نے حضرت ابراہیم ع کو دیا آپکے بطن سے حضرت اسمٰعیل
علیہ السلام پیدا ہوئے اور یہ حضرت اسحاق سے بہت بڑے تہے کیونکہ حضرت
اسحاق حضرت سارہ کی ۹۰ برس کی عمر مین متولد ہوئے تہے جنکو مع اونکی
ماں کے بہ عالم طفولیت بحکم خدا بیابان حجاز مین ابراہیم ع نے چہوڑ دیا جہان نہ پانی
تہا نہ دانہ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بدعاے حاجرہ وخاطر اسمٰعیل ع آب زمزم پیدا ہوا اسکے
اثر سے پرند سائل جانوران پرندہ ایک قافلہ بنی جرہم کا بغرض تجارت یمن سے شام کو
جاتا تہا یہان آیا اور سکونت اختیار کی چونکہ یہ چشمہ ملک اسمٰعیل تہا لہذا اس
قوم کو ممنون احسان اسمٰعیل کا ہونا پڑا۔ اندر خدا [illegible] آپکے پدر بزرگوار نے جب
آپکو ذبح کرنا چاہا تب مستجیب الدعوات نے دنبہ آپکے فدیہ مین بہیجا اور نذر قبول
کیا اسی خوشی مین اسلام مین رسم بقرعید کیجاتی ہے اسمٰعیل ع کی شادی بنی جرہم
مین ہوئی بارہ بیٹے پیدا ہوئے۔ نبایوت۔ قیدار۔ اوبیل۔ میان۔ سماع۔ دومہ
خدد۔ یاحد۔ تیمہ۔ یطور۔ نفیس۔ قیدمہ۔ قیدار ثانی نمبر ۲ حامل نور محمدی تہے لہذا

حضرت اسماعیل عم نے مثل اپنے والد کے انسے عہد لیا کہ اس نور کو ہمیشہ ارحام مطہرہ مین
منتقل کرنا اور عہد نامہ پر دستخط کرا کے اوسکو تابوت سکینہ مین رکھدیا بعد حضرت اسمٰعیل
قیدار نے تابوت سکینہ کہولنا چاہا ندا آئی اسے سوائے انبیاء کوئی نہین کہول سکتا ہو
اسی یعقوب عم کے پاس پونہچا دے چنانچہ اس حکم کی تعمیل مین جب قیدار تابوت لیکر
جانے لگے انکی بی بی غاضرہ بنت ہتو جرہم حاملہ تہین اونسے کہہ گئے تھے کہ جب لڑکا پیدا ہو
سنگ اسماعیل عم کے پاس لیجاکر اوسکا نام حمل رکہنا تابوت جب قریب آل یعقوب پونہچا
اوس سے ایک آواز بلند پیدا ہوئی پس کنعان سے یعقوب و آل یعقوب مطلع ہوکر تابوت
وتابوت کی پیشوائی کو آئی یعقوب نے قیدار سے بغلگیر ہوکر اونکو بشارت دی
غاضرہ کے بیٹا پیدا ہوا ہے مینے ملائکہ کو اوسکے زیارت کیلئے جاتے دیکہا چنانچہ قیدار نے واپس
آکر گہر مین حمل کو دیکہا - قیدار بصفات ذیل ممتاز تھے بڑی شکاری بڑے تیر انداز ہرن
دوڑ کے پکڑ لیتے تھے گہوڑی پر نہایت عمدہ سوار ہوتے تھی ہیبت شہامت شجاعت
مشہور تہی اور لکہا ہے کہ دن و رات مین ستر مرتبہ عورتون کے ساتھ جماع کرنیکی طاقت رکھتی تھی
انہون نے بہت شادیان بنی اسحاق مین کین کسی سے اولاد نہین ہوئی - رنجیدہ ہوکر سو قربانی
یعنے بہیڑ کے بچے کی قربانی کی اور دعا کی اگر مجہے اولاد ملنی ہو تو قربانی قبول ہو ورنہ خیر -
پس قربانی قبول ہوئی اور علامت قبول بخوبی ظاہر ہوئی اسکے بعد قیدار ایک درخت
سایہ مین سو گئے خواب مین بشارت ہوئی کہ نور محمدی کا ظہور بطن زنان عرب پر
موقوف ہے چنانچہ قیدار نے اسکی تعمیل کی اور بطن غاضرہ سے حمل پیدا ہوئی جیسا کہ اوپر
ذکر ہوا الغرض قیدار نے حمل کی تربیت کی جب جوان ہوئی اونکو وہ ابتدا سے
اور حسب دستور بزرگان خود انتقال نور محمدی صلعم کے لئے ارحام طاہرہ کا تعہد
لیا جب واپس ہوئے راہ مین ایک شخص ملے اونہون نے قیدار کو
سلام کیا اور تعریف کی پہر کہا مجہے تمسے کچہ کام ہے یہ کہکے کچہ

انھون نے کان لگایا اونسے ہاتھ بڑہایا اور روح قبض کرلی حمل نے اُڑنا چاہا
وہ غائب ہوگیا تب معلوم ہوا کہ حضرت ملک الموت تھے صبر کیا۔ حمل نے سعیدہ نامی
ایک عورت سے عقد کیا جو قبیلہ بنی جرہم سے تھین انسے جنیت علیہ السلام پیدا ہوے جہہ
تسمیہ یہ ہی کہ حمل معہ زوجہ کے یمن جاتے تھے انکی بی بی حاملہ تھین راہ مین وضع حمل
ہوا اتفاق سے اوسوقت بارش سخت ہوئی سعیدہ تو حالت نفاس مین جان بحق ہوئین
حمل پر بڑی دقت ہوئی پھر لڑکے کو لیکر ایک غار مین پناہ گزین ہوے اور قضا رکار
اوسی غار مین خود بھی واصل بحق ہوے اتفاقاً خدا کی قدرت سے ایک قافلہ یہان
پہونچا اور اس بچے کو دیکھکر وہ سب حیران ہوئے کہ یہ بچہ کیا زمین سے پیدا ہوا لہذا
یہ نام ہوا اوسوقت عمر جنیت موصوف کی چالیس روز سے زائد نہ تھی لیکن ایک سال کے
معلوم ہوتے تھے غرض اوس قافلہ کے ساتھ جنیت حجاز آئے اور پرورش پاکر جوان
ہوے حارثہ بنت مرار بنت زرعہ بن حمیر کے ساتھ شادی کی انسے ہمیسع پیدا ہوے
یہ نام بوجہ علو ہمت کے مشہور ہوا انکی حکومت قبائل اعراب مین نجد و حجاز سے
لیکر قسطاطنیہ تک تھی بلکہ بعض اولاد اسحاق علیہ السلام بھی انکے محکوم تھے انھون نے جلبیہ
بنت قحطان کے ساتھ نکاح کیا۔ آزر علیہ السلام پیدا ہوے آزر پہلے شخص ہین جنھون نے
لکھنا پڑھنا سیکھا یہ چوبیس زبانون کے ماہر و عالم تھے انکے زوجہ کا نام سلمی ہے
جو بنت حارث بن مالک تھین انسے اُدد پیدا ہوے اسوجہہ سے یہ نام ہوا کہ انکی
آواز دو میل تک سنائی دیتی تھی یہ جب جوان ہوے لیلہ نامی کہ خاندان العرب بن
قحطان سے تھین انکی نکاح مین آئین انسے عدنان علیہ السلام پیدا ہوے فرمودہ پیغمبر خدا صلعم
کذب النسابون لفوق العدنان۔ عدنان کے بعد نسب مین باہم نسابین اتفاق
ہے اس زمانہ مین بوجہہ زیادتی اولاد اسماعیل قحطان و یقطان کی اولاد انسے
نکلی اور زمین مکہ مین گنجائش نہ رہی لہذا علیحدہ علیحدہ قبائل و دیہات پر

آبادی تقسیم ہوئی اب جو شخص مکہ سے ہجرت کرکے کسی دوسری جگہ آباد ہوتا تھا ایک پتھر
شبیہ حجر الاسود اپنے ہمراہ لیجاتا تھا گویا یہ امر یادگار تھا مگر شیطان نے اونکو بت
پرستی تک پہونچایا اوسکے اوپر اور حاشیہ چڑھے اور قبیلہ قبیلہ کے بت علیحدہ ہوگئے
تا اینکہ بعہد پیغمبر صلعم اسکی اصلاح کی ضرورت پڑی ۔ القصہ عدنان کے بیٹے ہی کی اونسے
پیغمبر آخر الزمان کی پیشین گوئی شروع ہوئی جسپر بحکم حسد انکے سیکڑون دشمن ہوگئے
ایک مرتبہ بیابان شام مین آپکو اکیلا پاکراسی بہادران عرب نے گھیر لیا یہ بخوف
بہادرانہ لڑے اور بہت کو قتل کیا آخر انکا گھوڑا مارا گیا پیدل ہوکر لڑتے ہوئے ایک
پہاڑ کی طرف بڑھے پہاڑ سے ہاتھ پیدا ہوا اور عدنان کو کھینچ لیا اور آواز
مہیب پیدا ہوے کہ ماباقی بھی مرگئے ۔ آخر بنی بطحا و یثرب اور قبایل عرب حضرت
عدنان کے مطیع ہوے تب بخت نصر جو شاہ بابل ماتحت ایران تھا بعد خرابی بیت
المقدس عازم تسخیر عرب ہوا اقوام عرب نے بہ سرداری عدنان سخت و مہیب
جنگ کی مگر شکست کہائی اور نواح شام مین بھاگ گئے ۔ اور پھر دوبارہ جمعیت
کرکے بخت نصر کو روکے لڑے مگر کامیابی نہوئی اور آپمین بڑا نقصان ہوا پھر ظلم شاہ سے
یمن مین سکونت اختیار کی انکے دس بیٹے پیدا ہوے ۔ معد ۔ عک ۔ رب ۔
ضحاک ۔ مذہب ۔ عدن ۔ شہر عدن جو ساحل بحر یمن پر آباد ہے انسے منسوب
ہے و نعمان ۔ ای ۔ عود ۔ عنت ۔ حامل نور محمدی معد تھے بعد مرگ بخت
نصر ارمیاہ نے جو پیغمبر تھے اونکو بلا بھیجا اور پھر ساکن حجاز ہوے یہ بڑے شجاع
تھے انکے چار بیٹے ہوے ۔ قضاعہ ۔ نزار ۔ قنص ۔ آیاد ۔ نعمان سند رشتہ مین
اولاد قنص بن معد مین تھا یہ چارون لڑکے بڑے بہادر و صاحب ترتم تھے ایک
مرتبہ بنی اسرائیل کا مال لوٹ لیا اور زن و مرد اسیر کر لائے آخر بنی اسرائیل نے
ارمیاہ و عزرا و دیگر انبیا علیہ السلام سے چاہا کہ انکے لئے بددعا کرین جب انھون نے

قصد کیا فوراً وحی ہوئی کہ دعا نہ کرو کیونکہ بوجہ بزرگی پیغمبر آخر الزمان صلعم مقبول ہوگی
معد کے بعد اونکی بیٹے نزار نبیرہ حامل نور محمدی صلعم تھے انکی ماں کا نام معانہ بنت جوشن بن
عدی ہو کہ بنی جرہم سے تھیں انکی کنیت ابو ربیعہ تھی انکی پیدائش کی خوشی میں انکی
والد معد نے ہزار شتر کی قربانی کی لوگوں نے منع کیا اور کہا کہ یہ فضول خرچی ہے
جواب دیا کہ اس شکریہ میں یہ بھی کم ہے اسی باعث سے مولود کا نام نزار ہوا اور نزار
کے بھی چار بیٹے ہوئی ربیعہ۔ انمار۔ مضر۔ ایاد۔ انمار سے دو قبیلے ظاہر ہوئے خثعم و بجیلہ
کہ جریر بن عبد اللہ بجلی صحابی رسول اسی قبیلہ کے تھے ایاد بن نزار کی اولاد کا قبیلہ
علیحدہ مشہور و آباد ہے اور قس بن ساعدہ ایادی حکیم اسی قبیلہ میں ہوا ہے اور ربیعہ
و مضر کی اولاد میں آدھا عرب ہوا ان دو کی فضیلت آنحضرت صلعم کے اس قول سے
ظاہر ہے لا تسبوا مضر و ربیعۃ فانہما مسلمان۔ جب نزار بیمار ہوئے تو مرض میں
اپنا مال اپنے بیٹوں پر تقسیم کر دیا خیمہ و زین سرخ حصہ مضر میں آیا جیسے مضر الحمراء مشہور
اور سیاہ گھوڑے وغیرہ ربیعہ کو ملا لہذا یہ ربیعۃ الفرس کہلائے و بکریاں وغیرہ
ایاد کو اور فرش ادیم و سامان مجلس وغیرہ انمار کے حصہ میں آئے۔ اور
وصیت کی کہ ہمارے بعد باقی مال بھی اسیطرح تقسیم کر لیں اور ہم ہر آپس میں
نہ لڑیں اگر جھگڑا پڑے نجران میں ہمارے باپ معد کا پورا دوست
افعی جرہمی رہتا ہے جو کاہن و دانا ہے اوس سے فیصلہ کرانا وہ تم لوگوں کو
لڑنے نہ دیگا اور بیشک فیصلہ کرے گا چنانچہ بعد نزار جب اون کے
بیٹوں میں جھگڑا پڑا بحکم وصیت نجران چلے راہ میں ایک شخص وارد سلام
و دعا کے بعد اون لوگوں نے اوس سے کہا کہ کہاں جاتے ہو اوسنے
کہا کہ ایک اونٹ گم ہو گیا ہے اوسکی تلاش میں جاتا ہوں مضر نے کہا
کیا وہی اونٹ [illegible] راستہ کے کانی ہو [illegible] ایک جانب شہد اور دوسری طرف گیہوں بار تھا

بیہرہ نے کہا کہ اوسکا دست رست شل ہی اور ایک عورت سوار ہی آیاد نے کہا اوسکی
دم بریدہ اور عورت سوار حاملہ ہے - انمار نے کہا کہ شتر رمندہ وحرون اوز اوسکا
ایک دانت بھی ٹوٹا ہوا ہی سوار نے تصدیق کی اونہون نے کہا اسیطرف گیا ہی
تلاش کرو - وہ گیا پتہ نہ لگا فوراً لوٹ آیا اور کہا کہ مین اپنا شتر تم لوگون سے
لونگا تمکو اگر علم نہین تو پتہ کیونکر معلوم ہوے اونہون نے قسم کہائی کہ ہمین نہین
معلوم ہے وہ لیکے سبب چپ ہو رہا اور پیچھے پیچھے چلا - الغرض افعی نے ان
لوگون کو بہت خاطر سے اوتارا مہمان کیا کہ اتنے مین شتر سوار بھی پونچا اور افعی سے
کہا کہ میرا انصاف کرو وہ پھر اپنے مہمانون کی خاطر کرنا - انہون نے سارے نشان
میرے اونٹ کے بتائے اور اب کہتے ہین کہ معلوم نہین جب معلوم نہین تو نشان
کیسے بتلائے - مضر نے کہا ہمارا ہمین جانب چپ گھاس چری ہوی ملی اور جانب راست
کوئی تغیر نہ تھا مین نے کانا جانا - اور ایکطرف مکھی اور دوسری طرف چونٹی کا مجمع
تھا مین نے جانا کہ روغن و شہد کا بار ہی ورنہ چونٹی و مکھیون سے کیا تعلق یہان
تھا ربیعہ نے کہا کہ دست رست کے نشانات کھلن و کھنچنے سے ہمنے جانا کہ دست راست
شل ہے اور ایک جگہ ایک پیر کا نشان دیکھ کے مینے مٹی سونگھا میلان طبع عورت
کیطرف ہوا مین نے جانا کہ عورت سوار ہی - آیاد نے کہا اوسکی مینگنیان ایک ہی
جانب ڈھیر تھین مینے جانا کہ دم نہ تھی اور اونٹ کی اوٹھنی وقت عورت کے پیادہ
ہونیکا نشان تھا اوس سے معلوم ہوا کہ ہاتھ کی ہتھیلی اوسنے ٹیک دی تھی لہذا
معلوم ہوا کہ گران بار تھی انمار نے کہا کہ رمندگی اور حرون ہونا شتر کا اس سے
معلوم ہوا کہ چلتے چلتے کہین کہین اوسنے دو موہنہ گھاس چر لیے تھے اور باقی سلامت
تھے اور جہان موہنہ مارا تھا بقدر ایک دانت وہانکی گھاس کٹنے سے بچی ہوی تھی
مینے جانا کہ اوسکا دانت ٹوٹا ہوا ہی - افعی متعجب ور شتر سوار حیران اپنی گھر گیا

افعی نے ان لوگوں کے لئے حجرہ وسامان دعوت مہیا کیا خود ایک طرف چھپ رہا
کہ اولاد نزار کی باتیں سنوں اس میں آیاد نے شراب پی (اوس زمانہ میں شراب
حرام نہ تھی) اور کہا کہ انگور شراب گورستان کی ہیں - پھر کباب کھائے تو مضر نے کہا
کہ اس بکری کو کتے کے ساتھ پالا ہے - ربیعہ نے کہا کہ ہمارا میزبان باورچی کا
نطفہ ہے - انمار نے کہا بہر حال ہمارا فیصلہ سچائی سے کریگا افعی چونکہ کاہن تھا
اپنے اعتقاد کے موافق سمجھا کہ اولاد نزار کی تشخیص غلط نہیں - اپنی ماں کو ڈرایا
اوس نے سچ کہدیا جس سے ربیعہ کی تشخیص سچی نکلی - اسی طرح تشخیص سے کھل گیا
کہ شراب انگور گورستان کی ہے - اور بزغالہ بریان کے ساتھ اوسکی ماں کے
دودھ سے ایک کتے کا بچہ بھی پالا گیا تھا - پھر افعی نے ان لوگوں پر ظاہر کر کے
دریافت کیا کہ آپکے وسایل تشخیص کیا تھے - آیاد نے کہا کہ شراب سے خوشی وسرور
ہوتا ہے اسکے شرب سے مجھپر اندوہ ہوا میں نے جانا کہ یہ شراب انگور گورستان
کی ہے مضر نے کہا کہ کباب کھانے سے ہم سب خلاف عادت حریص تھے اور
ایک دوسرے کو خشمگین دیکھتے تھے میں نے غور سے جانا کہ اسکی پرورش اور
کتے کی ایک بکری کے دودھ سے ہوئی ہے - ربیعہ نے آنکھیں نیچی کر کے کہا کہ میں
جب سے آیا آپنے سوائے پانی دکھانے کے اہتمام کے اور کوئی ذکر نہیں کیا میرا
خیال ادہر منتقل ہوا - القصہ افعی نے ان لوگوں کا فیصلہ اچھی طرح کر دیا - اور یہ
لوگ مکہ واپس آئے - مضر ہمیشہ ترویج دین ابراہیم کے ساعی رہے انکی شادی
[illegible] ہمشکلہ کہ ہم نسب عدنان بن اُد کی بیٹی سے عقد کیا انسے الیاس پیدا ہوئے
[illegible] انتقال مضر نے الیاس کو یہ نصیحت کی من یزرع شرا وخیر البر ما عجلہ
فاحمل نفسک علی مکروہہا فی ما اصلحہا واصرفہا عن مطلوبہا فی
ما افسدہا - مضر نے حدی خوانی ایجاد کی الیاس بن مضر کا بوجہ بزرگی سفید

عشر و لقب تھا انکی پہلی شادی دختر حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ یمنی کے
ساتھ ہوئی اس سے تین بیٹے پیدا ہوئے۔ عمر۔ عامر۔ عمیر۔ عامر اپنی ماں کے ساتھ
صحرا میں گئی اس میں ایک خرگوش دکھلائی دیا عمر و عامر دونوں دوڑے عمرو نے
اوسے پہلے پکڑا او پایا لہذا مدرکہ اور عامر نے شکار کیا لہذا اونکا نام طابخہ ہوا او
عمیر چونکہ اسوقت مستر بلحاف تھے لہذا قمعہ کہلای اور انہیں تبع کے اولاد میں عمرو بن
لحی پدر خزاعہ نے اسماعیل میں بت پرستی کی اور ہبل نامی بت شام سے لائے۔ حامل
نور محمدی مدرکہ کنیت ابو ہذیل تھی شادی انکی سلمی بنت اسعد بن ... بن نمر بن
بن معد کے ساتھ ہوئے انکی دو بیٹے پیدا ہوئے خزیل و خذیمہ نمبرا بت پرست تھے
و خذیمہ مرد ثقہ تھے و حامل نور محمدی انکی شادی مسماۃ امانہ دختر سعد بن قیس
بن غیلان بن مضر کے ساتھ ہوئی تین بیٹے پیدا ہوئی کنانہ ہون۔ اسد حامل نور
محمدی کنانہ تھی جنکی کنیت ابو نضر ہے انکو خواب میں بشارت ہوئی لہذا انہوں نے بنت
مرہ بن اوین بن طابخہ بن الیاس بن مضر کے ساتھ شادی کی انسے تین بیٹے پیدا
ہوئے۔ نضر۔ مالک۔ ملکان۔ اور نضر نمبرا حامل نور محمدی تھے انہیں کا لقب
قریش ہوا اور ظہور قریش بن کنانہ بعد پانچ ہزار دو سو اسی سال کے ہبوط آدم سے
ہوا انکے دسترخوان پر معمول تھا ہر صبح لوگ جمع ہوکر کھانا کھاتے تھی چونکہ اس طریقہ سے
بھی باعث تجمع تھے لہذا قریش کہلائے اور قبائل پریشان کو جمع کیا تھا۔ اور
دریا میں سب سے بڑا جانور قریش ہوتا ہے اور یہ میان عرب سب سے جلیل و بزرگ
تھے لہذا قریش کہلائے۔ ایک مرتبہ نضر نے حجر مکہ کے قریب حالت خواب میں
دیکھا کہ اونکی پشت سے ایک درخت بار آور عظیم و شان نکلا ہے کہ شاخیں آسمان تک
پہنچی ہیں اور یہ حقیقت ان کے مثل ماہ شب چہار دہ روشن ہے اور اوسکی شاخون
اور پتو نکا شمار محدود اور معدود نہیں ہو سکتا ہے ہر شاخ پر ایک قوم سفید چہرہ

بیٹی ہوی ہو۔ تعبیر مین انکو بتلایا گیا کہ آپکی اولاد دنیا و آخرت مین بہت بزرگ اور ذی
مرتبہ ہوگی کہ اولین و آخرین مین کوی اونکا ہم رتبہ و ہم عدد نہو سکیگا انکی شادی
مسماۃ عاتکہ بنت اودان بن عمرو بن قیس سے ہوی اور مالک پیدا ہوے اور یہی مالک
حامل نور محمدی تھے انکے ایک لڑکا ہوا اوسکا نام فہر رکھا گیا انکی ماںکا نام جندلہ
بنت حارث اکبر بن مضاض جرہمی ہے اور یہ فہر حامل نور محمدی تھی انکا نام عامر
بھی ہے انکے چار بیٹے ہوگے۔ غالب محارب۔ حارث۔ اسد۔ اور ان سبکی
ماںکا نام لیلی بنت سعد بن ہذیل بن مدرکہ اور حامل نور محمدی غالب تھے انکے
دو بیٹی ہوئی لوی و تیم انکی ماںکا نام سلمی بنت عمرو بن ربیعۃ الخزاعیہ ہے اور
حامل نور محمدی لوی ہوی اور لوے کی بہی چار بیٹی ہوی اول کعب دوم عامر
تیسرے سامہ چوتھی عوف کعب و سامہ و عوف کی ماں نادیہ دختر کعب بن القین
بن حسر تھین قبیلہ قضاعہ سے اور عامر کی ماں کا مخشیہ بنت سہیان بن محارب
بن فہر تھا ایک مرتبہ سامہ بن لوی اور اونکے بھائی عامر کے باہم دشمنی پیدا ہوی
حتی کہ جدا ہوگئے اور سامہ نے جلاوطنی اختیار کی اور عمان کی طرف جایا چاہتے تھے
انکی سواری کے اونٹ کو سانپ نے کاٹا وہ معہ سوار کے گرا اور دونون مرگئے اور
عوف بن لوی نے معہ اپنے فرزندونکے ارض غطفان مین سکونت اختیار کی اور انکے
قبیلہ کا نام غیلان ہوا حامل نور محمدی کعب بن لوی تھے ابو عبیدہ جراح فرزندان
حارث بن فہر سے ہے اور سودہ بنت زمعہ کہ ازواج نبی سے تھین نسل عامر بن
لوی سے ہین اور سہیل بن عمرو و عمرو بن عبدود و [illegible] سے ہین و غیرہ جسیے اولاد
سامہ سے ہین۔ و کعب بن لوی خود صناد ید عرب مین تھی اور قبیلہ قریش سب سے
بہتر اور برتر تھے انکا گھر معاونِ و ملجا ضعیفون کا تھا عرب کا دستور سابق تھا
کہ جس سال اونکے خیال مین کوی بلا و بزرگ واقع ہوتی تھی اوس سال کو اوس بلا کے

نام سے موسوم کرتے تھے چنانچہ جس سال کعب بن لوی کا انتقال ہوا چونکہ اسوقت
یہ بلاے عظیم سمجھی گئی لہذا انکی وفات کے سال سے عرب حساب کرتے تھے القصہ
کعب کی شادی وحشیہ دختر شیبان بن محارب بن فہر بن نضر سے ہوئی اور اس عقد سے
تین بیٹے پیدا ہوے - مرہ - عدی - ہصیص - چونکہ ہصیص سب بھائیوں میں
بڑے تھے لہذا کعب ابو ہصیص کہلائے اور ہصیص کا ایک بیٹا عمرو نامی تھا اور عمرو
کے دو بیٹے تھے ایک سہیم دوسرے جمح جن سے بنی سہیم و بنی جمح منسوب ہوے اور عمرو
بن عاص یار معاویہ ابن ابی سفیان سے سہیم سے تھے اور عثمان بن مظعون کہ صحابی
تھے اور صفوان بن امیہ و ابو محذورہ جو موذن پیغمبر آخر الزماں کے تھے یہ سب قبیلہ
بنی جمح سے تھے اور عدی سے بھی بڑا قبیلہ قائم ہوا حضرت عمر ابن خطاب کہ بزعم
اہلسنت وجماعت خلیفہ دوم ہیں یہ اسی قبیلہ سے ہیں اور حامل نور محمدی مرہ
بن کعب تھے انکے تین بیٹے پیدا ہوے ہیں - کلاب - تیم - یقظہ - مادر کلاب ہند
دختر سریر بن ثعلبہ بن حارث بن ملک بن کنعانہ اور مادر یقظہ و تیم بارقیہ ہیں کہ
ہم نسب بارق بن عدی تھیں اور بارق کا دوسرا نام سعد ہے یقظہ کے ایک لڑکا
مخزوم نامی تھا جسکے نام سے قبیلہ بنی مخزوم مشہور ہوا ام سلمہ زوجہ رسول و خالد
بن ولید و ابو جہل بھی اسی قبیلہ سے تھے اور تیم بھی بڑے قبیلہ ہیں حضرت ابو بکر بن ابی
قحافہ و طلحہ بن عبداللہ کہ عشرہ مبشرہ سے مشہور ہیں بنی تیم سے ہیں لیکن حامل
نور محمدی کلاب تھے انکے دو بیٹے پیدا ہوے زہرہ و قصی انکی ماں فاطمہ دختر سعد
بن سیل تھیں جو قبیلہ جدرہ سے تھیں اور اہل یمن میں تھیں قبیلہ بنی الدیل بن بکر
بن مناة بن کنانہ کے حلیف تھے چونکہ عامر بن عمرو بن خذیمہ بن خثعمہ نے دختر الحارث
بن مضاض الجرہمی کے ساتھ عقد کیا تھا اور اس خوشی کے یادگار میں ایک دیوار
بنوائی تھی لہذا انکو عامر جادر کہتے تھے اور انکی اولاد جدرہ کہلائی کسی شاعر نے

شخصاً واحداً من علمنا
سعد بن سیل کی مدح مین کہا ہے ماترانی الناس
کسعد بن سیل ـ اور بہترین دختران کلاب مادر سعد و سعد ہتمین پسران ہم
بن عمرو بن ہصیص بن کعب ہتی ـ القصہ زہرہ بن کلاب سے قبیلہ مغیرہ کا وجود ہوا
ور آمنہ بنت وہب مادر رسول خدا و اونکے چچا زاد بھائی سعد ابن ابی وقاص
اسی قبیلہ سے ہین اور عبدالرحمن بن عوف بھی کہ یہ دونون عشرہ مبشرہ سے مشہور ہیں
قصے بن کلاب کیوجہ تسمیہ یہ ہے کہ انکے والد کلاب کے انتقال پر انکی والدہ فاطمہ
نے ربیعہ بن حرام کے ساتھ عقد ثانی کیا ربیعہ قبیلہ عذرہ سے تھا کہ منجملہ قبائل
قضاعہ کے ہے اوس زمانہ مین قصے بالکل بچے تھے لہذا انکو اپنی والدہ کے ساتھ
رہنا پڑا اور مکہ سے دور ہوے لہذا قصے کہلائے انکا اصلی نام زید ہے اور کنیت
ابو مغیرہ قصے جب قبیلہ قضاعہ مین بڑے ہوے ایک مرتبہ انسے اور کسی شخص سے لڑائی ہوئی
اوسنے کہا کہ تم میرے ہم قبیلہ نہین ہو جسپر انکو ملال ہوا ـ اپنی ماںسے صحت کی خاطر پوچھا
کہا کہ تیرا قبیلہ قضاعہ سے بزرگ ہے اور تیرا باپ بھی ربیعہ سے زیادہ بزرگ تھا بیٹے
کہ وہ حاکم قریش تھا جو قبیلہ مکہ مین سکونت پذیر ہے قصے نے واقف ہوکر ایام حج کا
انتظار کیا جب وہ زمانہ آیا اپنی ماں اور مادر زاد بھائی کو وداع کر کے جماعت
قضاعہ کے ساتھ مکہ مین آئے اور اپنے بھائی زہرہ کے پاس قیام کیا آخر ش بھی
فرمان گذار مکہ مین ہوے ـ اور حال فرمان گذاران مکہ کہ از بنی اسماعیل و جرہم از
جرہمیان مجملاً قصہ قریش مین عرض کر چکا ہون ـ اسکے بعد نوبت فرمان گذاری
الغوث بن مر بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر بن جرہم کی پونہچے انکے کوئی
لڑکا نہ تھا انہون نے نذر کی کہ اگر لڑکا پیدا ہو تو اوسکو خادم خانہ کعبہ مقرر کرونگا
چنانچہ خدا نے اوسکو لڑکا دیا اور موافق نذر خادم خانہ کعبہ مقرر ہوا ـ آخر مین
ولایت کعبہ اوسکی اولاد سے مقرر ہوگئی اور وہ ایسے بڑھے کہ اونکے بے اجازت

کوئی طواف خانہ کعبہ نہین کر سکتا انکا لقب صوفیہ ہوا۔ انھین مین عامر بن ظرب عدوانی بھی گذرا ہے کہ عموماً اہل عرب وسکی عزت کرتے تھے اور انکا فیصلہ بے اپیل مانا جاتا تھا اور حقیقت یہ ہے کہ یہ فیصلہ بھی اچھا اور بہیدار مغز ایسے کیا کرتے تھے اور کبھی کسی فیصلہ کرنے مین عاجز نہین ہوے صرف ایک خنثی کے معاملہ مین اونکو ضرور دقت پیش آئی اسکا قصہ یہ ہوکہ انکے سامنے ایک خنثی لایا گیا جسکے باپ نے مال میراث چھوڑا تھا اسکی وراثت مین صرف یہ بحث تھی کہ حصہ مرد کے برابر ملنا چاہئے یا عورت کے برابر انکو تحیر ہوا اور مہلت مانگی چنانچہ رات کو تمام سو گئے انھین اوسی فیصلہ کے دہن مین نیند نہ آئی انکی ایک لونڈی سخیلہ نامی تھی جو نہایت عقلمند اور ذہین تھی اوسنے تفرس کیا کہ میرے آقا کی نیند نہ آنیکا سبب کوئی فکر ہے اوسنے دریافت کیا کہ یہ پریشانی کس بات کی ہے مجھے معلوم ہونی چاہئے یہ خفا ہوے کہ جب مین عاجز ہون تو پھر تجھسے کیا ہوسکتا ہے اوسنے اصرار کیا عامر قصہ بیان کیا سخیلہ نے کہا کہ یہ کام دشوار نہین خنثی کو پیشاب کرنیکا حکم دیجئے اگر مردون کی طرح پیشاب کرے تو مرد ورنہ عورت ہی چنانچہ اس اصول کے موافق وہ فیصلہ بھی کر دیا گیا الغرض قوم صوفہ صاحب حکومت تھی تا اینکہ قضے کا غلبہ ہوا اور اسکا قصہ یون ہوکہ قوم جرہمیان سے اسی زمانہ مین عمرو بن حارث بن مضاض الاصغر حاکم تھا اسکے زمانہ مین قوم جرہم نے مال نذر خانہ کعبہ وغیرہ مین تصرف نالائق کئے بنو غشیان نے کہ جو حوالہ مکہ ساکن تھے ان لوگونکا دبا دینا ضروری سمجھا اور بغاوت کی جلیل بن حبشیہ نے قبیلہ خزاعہ سے ایک لشکر جمع کرکے جنگ کی اور عمرو بن عامر کو شکست دی آخر مین یہ لوگ طالب صلح ہوے جلیل بن حبشیہ نے انکو اس شرط پر امان دی کہ قوم جرہم معہ سردار خود جلاوطن ہو جائین لہذا عمرو بن حارث نے ایام مہلت مین حجر الاسود کو اپنی جگہ سے اوکھاڑ ڈالا اور سونیکے ہرن جو سفید یا

بن گستاسپ شاہزادہ ایران نے بطور نذر خانہ کعبہ کے چڑھانیکے لئے بھیجی
مع چند زرہ و تلوار و نکے چاہ زمزم مین ڈالکر اوسکو پتھر اور مٹی سے بند کر دیا
آگے چلکر عبد المطلب نے دوبارہ کھودا چنانچہ اسکے موقع پر لکھو نگا اسکے بعد عمرو بن
مع اپنی قوم کے یمن کیطرف بھاگ گیا اور جلیل بن حبشیہ کا معہ خزاعہ کے مکہ پر تسلط
ہوا اونہون نے کلید کعبہ پر سختی کے ساتھ قبضہ کیا اور بنی بکر بن عبد منات بن
کنانہ کو بھی کہ جو لوگ بنی اسمعیل تھے طواف سے روکا خدا نے اوپر وبا کو مسلط کیا
لہذا انکو چھوڑنا پڑا چونکہ مسماۃ حبی جلیل کی بیٹی قصے کے نکاح مین تھین لہذا کلید
حبی زوجہ قصے کے قبضہ مین آئی اور اوسکے بھائی ابی غشیان نے شراب خوار یکے
نشہ مین یہ منصب قصے کے ہاتھ بیع کیا چنانچہ عرب مین مثل ہوگئی احمق من ابی
غبشان ایضاً اندم من ابی غبشان۔ القصہ قصے نے کلید ابی غبشانکے ہاتھ سے لیکے
بعد قبیلہ قریش پر حکومت شروع کی اور منصب سقایت۔ وحجابت ورفادت
ولوا۔ وندوہ۔ اور سب کام قصے اور اولاد قصے سے مخصوص ہوگئی سقایت
پانی پلانا حجاج کا وحجابت کلید برداری یا دربانی خانہ کعبہ کی۔ رفادت کھانا کھلانا
مہمان کا لوا وہ ہی کہ جب قریش سے کوی فوج کہین بھیجی جاوے تو نشان فوج کی ترتیب
بنی قصے کا کام تھا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ کے زمانہ تک یہ دستور رہا
وندوہ کے یہ معنی ہین کہ قصے نے قریب خانہ کعبہ زمین خرید کرکے گھر بنایا اور اوسی
ندوہ یعنے مشورت خانہ مقرر کیا جسمین تمام قریش حاضر ہوکر امورات رائے طلب
مین رائے دیتے تھے اس اجماع کی غرض سے قصے کا نام ہی قصے المجمع ہوا اور احکامات
قصے اور اولاد قصے قریش مین مثل احکام دینیہ واجب التعمیل مانے جاتے تھے
لیکن آل صفوان وعدوان والنسا ومرہ بن عوف کے عقائد مین والی مکہ ہونیکے
حقدار قبیلہ صوفیہ تھا وہ لوگ اولاد قصے کا تصرف غاصبانہ جانتے تھے اور یہ انکا

خیال ظہور اسلام تک انکے دماغون مین باقی رہا مگر قوت آل قصے کے سبب جس سے
زیادہ اس خیال کا ظاہر ظہور اور کوئی اثر نہ تہا۔ البتہ بنی خزاعہ و قوم بنی غیشان
نے واپسی کلید خانہ کعبہ کے لئے قصے سے بڑی خونخوار جنگ کی اور پہلی لڑائی مین
قصے کو شکست بھی ہوئی دوسری جنگ مین کہ بنی خزاعہ بھی طرفدار و شریک قصے تہے
بنی غیشان کو بڑی ناکامی سے آخری شکست لیکر پسپا ہونا پڑا جسکے بعد یعمر بن عوف
بن کعب بن عامر بن لیث بن مرین بن عبد مناۃ بن کنانہ نے حکم ہو کر صلح کرا دی اور
کعبہ اور قبیلہ قریش وغیرہم پر پوری فرمان روائی قصے کے ہو گئی اور حامل نور محمدی
قصے تہے مسماۃ حبی بنت خلیل انکے بطن سے قصے کے چار بیٹے ہوئے۔ عبد مناف
عبد العزی۔ عبد القصے۔ وعبد الدار منسوب بخانہ کعبہ۔ فرزندان قصے مین اگرچہ
عبد العزی ایک کوتہ اندیش معمولی عقل کا انسان تہا مگر قصے اپنے اسی بیٹے کو بہت
چاہتے تہے لہذا کل مناصب مذکورہ بالا انہین سے منسوب ہوئے چنانچہ انکی اولاد سے
ایک بہت بڑا قبیلہ ہوا کہ خدیجہ کبری مادر فاطمہ و زبیر جو منجملہ عشرہ مبشرہ کہلاے اسی
قبیلہ کے تہے عبد مناف۔ اپنے سب بھائیون مین عقلمند و منتخب و حامل نور محمدی
بھی تھے انھون نے اپنے والد کے حیات مین ایسی وقعت پیدا کی کہ تمام قبائل انکے
عزت کرتے تہے انکا اصلی نام مغیرہ تھا اور بوجہ زیادتی حسن و جمال کے انکا لقب
قمر البطحا تھا اور کنیت ابو عبد الشمس تہی انکی شادی عاتکہ دختر مرہ بن ہلال بن
فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثیہ بن سلیم بن منصور بن عکرمہ سے ہوئے اونسے
تین بیٹے کتاب استغاثہ مین ابن تیم سے منقول ہے بتحقیق روایت کی ہی ہمنے علماء
اہلبیت ع سے بیچ اسرار و علوم اہلبیت ع کے ایسے اسرار و علوم جو اونھین حضرات
سے علماء شیعیان اہلبیت علیہم السلام کو پہونچے ہین یہ کہ بہ تحقیق ایک قوم
منسوب کرتی ہے اپنے تئیں قریش سے اور حالانکہ وہ قریش سے نہین ہین بحسب

حقیقت نسب اور یہ امر اون امور سے ہی کہ نہین جانتا ہی اوسکو کوئی مگر معدن
نبوت اور وارثہ علم رسالت اور مثل بنی امیہ کے ہی ذکر کیا ہے اونہون نے کہ بنی امیہ
قریش سے نہین ہین اور بہ تحقیق اصل اونکی روم سے ہی ڈر اونہین کے حق مین نازل
اس آیہ کریمہ کی ہی الم غلبت الروم الآیہ بہ تحقیق کے بنی امیہ غالب ہوئے ملک پر
اور قریب ہی کہ غالب آوین اوپر اوپر اس امر کے بنی عباس الخ اور کتاب تبصرۃ العوام
تالیف میر مرتضے لقب بعلم الہدے مین مرقوم ہے کہ امیہ بن ابو عبیدہ و جملہ اصحاب
اسباب متفق ہین کہ عبد الشمس کا غلام رومی امیہ تھا جب اپنا کل مال و اسباب بعد نے
اوسے دینے کو کہا تب وہ رام ہوا بعد اوسکے امیہ بن عبد الشمس مشہور ہوا تاریخ
قیس مغیلان جلد پنجم مین ہے کہ ابو سفیان بن صخر خمر فروش تھا اور حکم بن عاص شادیون مین
ناچتا گاتا بجاتا تھا اور اس معاملہ مین اشعار عرب کثیر ہین - اور بہت کلمات فصیحت
امیر مرقوم ہین - اور عمرو کا لقب ہاشم ہوا اور اونکی اولاد بنی ہاشم کہلائی اور بنی امیہ
مین ہمیشہ تلوار چلا کی اور چوتھے کا نام نوفل تھا اور یہ زوجہ ثانیہ سے عبد مناف کے تھا
اور انکی ماں کا نام واقعہ تھا وہ دختر عمرو تھین اور ہم نسب معاذ بن منصور بن
عکرمہ کے تھین - اور امیہ کی اولاد سے بڑے قبائل پیدا ہوے حکم بن العاص
و مروان و معاویہ بن ابی سفیان و عتبہ و شیبہ و عبید اللہ بن زیاد و غیرہ اسی قبیلہ کے تھے
اور بنو مطلب عبیدہ بن الحارث کہ بدر مین شہید ہوے وہ اور شافعی بنی المطلب
تھے - اور نوفل سے بھی قبیلہ بزرگ ہوا جبیر بن مطعم کہ صحابی تھے اور وحشی قاتل
حضرت حمزہ انہین کا غلام تھا اسی قبیلہ کے تھے - اور ان حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم اور علی و عباس و حمزہ و جعفر طیار و سائر بنی ہاشم و اولاد بنی ہاشم مین ہین
ہاشم نے ارض شام مین اور عبد الشمس نے مکہ مین اور عبد المطلب نے ارض ریمان مین کہ
یہ مقام نواح یمن تھا اور نوفل نے سلمان ارض عراق مین وفاتین پائین بعد مرگ

تقسے مجمع اونکی حسب وصیت مناصب سقایت و رفادت وغیرہم سب بنی عبد الدار
نمبر ۴ سے منسوب ہوئے عبد مناف نے اپنی زندگی بھر اس امر مین کبھی بحث نہین کی
یہانتک کہ زمانہ ہاشم بن عبد مناف کا ہوا اونکا نام عمرو اور لقب بوجہ علو مرتبہ
عمرو العلی تھا اور کنیت ابو نضلہ تھی انکو اور المطلب کو بوجہ حسن و جمال البدران
کہتے تھے اور ہاشم اور المطلب مین باہم بڑی محبت تھی اسیطرح عبد شمس و نوفل
مین باہم بڑی محبت تھی ایک مرتبہ ہاشم نے بوجہ قحط مکہ شام کا سفر اختیار کیا اور گیہون
خرید کر کے اپنے اونٹوں پر لائے اور صبح و شام ایک ایک اونٹ نحر کرتے تھے اور سکنائے
مکہ کی اونکے شوربہ دار گوشت و گیہونکی روٹی سے دعوت کرتے تھے ہاشم کے معنی
روٹی توڑنے کے ہین اور چونکہ وہ عرب مین اس کھانیکے موجد و باعث ہوگے
لہذا ہاشم کہلائے۔ انہون نے شاہ فیروز بادشاہ ایران اور شاہ ایتالیا علیحدہ سے
اونکے ممالک مین تجارت کی اجازت حاصل کرلی آل عبد مناف مین ہاشم کے کار
گذاریون سے طاقت آئی۔ اور وہ آل عبد الدار کا مقابلہ کرنے لگے انمین چار
بھائی باہم ایک تھے اور بنی الحرث اور بنی الزہرہ بھی ہوا خواہان بنی المناف تھی ہاشم
نے کل اولاد عبد مناف اور اپنے ہوا خواہونکو اکٹھا کر کے خوشبو کا سبکو استعمال
کرادیا اور حلف اوٹھوائی کہ مناصب خمسہ کے لئے بنی عبد الدار سے اڑے بغیر نرہینگے
اوس خوشبو کے سبب سے اس ساری جماعت کا لقب مطیبین ہوا اور اسیطرح
کل بنی عبد الدار اور قبائل بنی مخزوم بن یقظہ و بنی تیم بن عمرو اونکے ساتھ
باہم حلیف ہوئے کہ اولاد عبد مناف کو مناصب خمسہ مین دخل نہ دینگے اور میان
عرب یہ لوگ احلاف کہلائے۔ اور قبائل عامر بن لوی و محارب بن فہر نے دونون
جانب سے کنارہ کشی اختیار کی یہ لوگ کسی کے شریک نہوئے یہ دو حلف میان
عرب فی المثل ہوئی اور یہ دونون جماعتین مطیبین و احلاف مشہور ہوئین مگر

لوگون نے بیچ مین پڑکر صلح کرا دی کہ سقایت و رفادت حصہ اولاد عبد مناف
و حجابت و لوی و ندوہ یعنے مشورت خانہ حصہ اولاد عبد الدار ہونا چاہئے
اور سقایت و رفادت ہاشم کے نام بحکم قرعہ بر آمد ہوے اور یہ منصب بعد
ہاشم کے مطلب کے تصرف مین آئے اور اونسے ابوطالبؑ کو پہونچے انھون نے
اپنے بھائی عباس کے ہاتھ یہ دونون منصب فروخت کر دئے اور اونکی اولاد
قابض رہی جب ہاشم نے یہ مناصب پائے ہر سال موسم حج مین حاجیان کو
کھانا انکی طرف سے کھلایا جاتا تھا جبتک وہ لوگ وہان سے حج کرکے واپس
نہین جاتے تھے پھر بنی امیہ کو بنی ہاشم کی کامیابی و وقعت پر حسد پیدا ہوا
اور ملال مانا یہانتک کہ انکی اولادون مین ہمیشہ لڑائی ہوا کی ہاشم وہ ہوا کان
رئیس العرب والحجاز انکے چار بیٹے تھے عبد المطلب جد رسولؐ و اسد پدر فاطمہ
زوجہ ابوطالب یعنے مادر حضرت علیؑ اور فضلہ انکی اولاد منقرض ہوگئی اور صیفی
انکے صرف پانچ لڑکیان تھین۔ شفا۔ خالدہ ضعیفہ۔ رقیہ۔ حیہ۔ مادر اسد
جو دختر قبیلہ بنی عامہ تھین یعنی ملک بن الخزاعی کے بیٹی۔ اور عبد المطلب بن ہاشم
کی مان سلمی بنت عمرو بن زید بن لوید بن خضر اشق بن عامر بن غنم بن عدی
بن نجار تھین اور مادر سلمی اسرہ دختر تخر بن ثعلبہ بن مازن النجار تھین اور مادر
عمیرہ سلمی دختر ابو الاشہر النجار تھین اور یہ سلمی زوجہ ہاشم مادر عبد المطلب
ہاشم کے ساتھ عقد ہونے سے پہلے۔ احیحہ بن الجلاح بن الحریش بن جحجبا بن کلفہ
بن عوف کے نکاح مین تھین اور اوسی نکاح سے ایک بیٹا عمرو نام پیدا ہوا تھا
اور وہ ساکن مدینہ تھا اس نکاح ہاشم کی حکایت یہ ہے کہ ہاشم کو خواب مین بشارت
ہوئی تھی کہ مدینہ جاکر سلمی کے ساتھ عقد کرو چنانچہ بعد عقد ہاشم نے تو مدینہ سے
سفر شام اور وہان سے سفر آخرت اختیار کیا اور یہان انکے لڑکا سلمی سے پیدا ہوا

چونکہ اوسکے سفید بال تھے لہذا شیبۃ الحمد نام رکھا گیا اور اپنے چچا مطلب سے جو بعد ہاشم
والی مناصب سقایت و رفادت تھی یہ منصب اونھون نے حاصل کیا لہذا عبد المطلب
کہلائے عبد المطلب ستودہ عرب تھے اور دور دور سے انکے لئے گران بہا تحفہ
آیا کرتے تھے اور انکا امان دیا ہوا ایسا مامون ہو جاتا تھا کہ پھر عرب مین اوسکو
کوئی ستا نہ سکتا تھا اور عرب پر جب کوئی مصیبت و مشکل پیش آتی تھی عبد المطلب کو
اپنے ہمراہ کوہ ثبیر پر لیجاتے تھے اور قربانی و دعا کرتے تھے اور انکی تعظیم کے لئے
اعراب بغیر انکی قربانی کو ناتمام جانتے تھے عبد المطلب کا موحد و خدا پرست ہونا ثابت ہے
انھون نے کبھی بت پرستی نہین کی انکے بڑے بیٹے کا نام حارث تھا لہذا انکی
کنیت ابو الحارث تھی انکے زمانہ مین بعد قتل اریاط بحکم نجاشی شاہ حبش ابرہہ الاشرم
شاہ یمن ہوا اور کئی سال مین اوسنے ایک کلیسہ بنام شاہ حبش تیار کرایا جسکا
مقام صنعا مین تھا اور نام قلیس رکھا اسکے بعد باعانت نجاشی ابرہہ نے عزم مصمم
کیا کہ طواف و حج کعبہ ترک نہ کیا جاوے اور بجائے اوسکے قلیس کا حج او طواف
کیا جاوے۔ اسی خیال سے محمد و قیس دو شخصون کو طلب کرکے میان عرب بھیجا کہ
قبائل عرب کو طواف قلیس کی جانب دعوت کرین چنانچہ بنی ہذیل نے محمد کو تو مار ڈالا
قیس بھاگ گیا۔ ابرہہ یہ سنکر غضبناک ہوا اور اس انتقام مین انہدام کعبہ کا قصد
کیا اسمین ایک شخص نے جماعت سائرہ سے کہ ہم نسب بنی فقیم بن عدی بن عامر
بن ثعلبہ بن الحارث بن المالک بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر کا
تھا صنعا پہونچکر قلیس کی دربانی اختیار کی اور کسی رات کو موقع پاکر اوسمین پاخانہ
و غلاظت وغیرہ جمع کیا اور بھاگ گیا اس حرکت پر ابرہہ اور غضبناک ہوا اور ساٹھ
ہزار جرار باقاعدہ مرتب فوج لیکر آیا معہ بیشمار ہاتھیون کے جنکا سردار ایک بہت
بڑا ہاتھی سفید رنگ محمود نامی تھا قصد مکہ کیا گیا یہ خبر سنکر اہل عرب مین بخلاف ابرہہ

جوش پیدا ہوا اور بعزم جہاد وہ مشتغل ہوئے سب سے پہلے تیمی ذو نفرہ قبیلہ
حمیر سے کہ ملک زادگان یمن کا ہم نسب تھا۔ ایک ہزار عرب سے ابرہہ کا
مقابل ہوا اور شکست کھاکر خود اسیر ہوگیا اور اوسکے قتل کا حکم ہوا لیکن اوسکو بہت
عجز کرکے جان بچانیکے لئے یہ وعدہ کیا کہ مین راہ سے واقف ہون اس فوج کو
یمن پونچادونگا اوسپر اوسکی جان بخشی کی گئی۔ اوسکے بعد خشعم جنکے دو بہت بڑے
قبیلے تھے ایک ناہش دوسرے شہران اور یہ دونون قبیلے نفیل بن حبیب الخشعمی کے
ماتحت تھے نفیل نے انہین سے دس ہزار سوار جنگی اختیار کئے اور ابرہہ سے لڑے
پہلے حلہ مین شکست پائی اور خود گرفتار ہوگیا اسیطرح جب اوسکے قتل کا حکم دیا گیا
اوسنے بھی دلیل راہ ہونے کی عہد سے اپنے قتل کو بچایا اور مردان طائف مین کا انکا
سردار مسعود بن معتب بن ملک بن کعب تھا اوسنے بے لڑے ہوئے ابرہہ کے
پاس حاضر ہوکر ظاہر کیا کہ میرا معبد شام مین صنمخانہ منات ہی خانہ کعبہ سے مجھے
کوئی تعلق نہین ہے چنانچہ اوسکو معہ اوسکے فوج کے امان دی گئی اسیطرح ابرہہ
معہ اپنی فوج کے اور ہاتھیون کے مکہ پونچا اور حکم دیا کہ اہل قریش کے اونٹ
و بکری وغیرہ ہانک لاؤ چنانچہ اوسوقت اہل قریش مین تاب ضبط نہین رہی یہ
سب قبضے کے بنائے ہوئے خانہ ندوہ مین جمع ہوئے اور عبد المطلب کو بھی بلا
اور نہایت جوش کے ساتھ آخر وقت تک لڑنے کا خیال ظاہر کیا بعض صنادید
مکہ قریش نے جوان و مرکب وغیرہ خارج از مکہ سے مدد دینے کے وعدے کئے مگر عبد المطلب
نے سبکو منع کیا اور کہا کہ تم نہ لڑو دیکھو خدا کیا کرتا ہی عبد المطلب کے کہنے سے
یہ جوش کم ہوا تو پھر اپنے اپنے مال کی فکر پڑی جو جو اپنا مال لینے گیا بے تکلف ابرہہ نے
اوسکا مال اوسکو واپس کردیا عبد المطلب بھی ابرہہ سے ملنے گئے اوسنے انکی عادت
سے زیادہ انکی تعظیم کی اور تخت اپنا چھوڑدیا فرش پر اپنے برابر بٹھلایا نہایت ادب سے

ہاتین کہین جب سے اوسکی خصلت لحاظ کرکے ہر شخص کو بہت تعجب ہوا کتب سیر وغیرہ مین
لکھا ہی کہ ابرہہ نے اوسوقت عبد المطلب سے ملکر اور اونکی تقریر فصیح سے اثر حاصل
کرکے اپنے دلمین خیال کیا کہ اگر یہ شخص مجھہ سے میرے عزم کے مخالفت کے لئے بھی
کہے تو مجھے عذر نہ ہوگا مگر حضرت عبد المطلب نے سوا اپنے اونٹونکے واپسی کے
اور کچھہ نکہا چنانچہ اونٹ واپس کردیے اوسکے بعد خود ابرہہ نے کہا مجھے تعجب ہوا
کہ آپنے باوجود بزرگ منش و سردار قریش ہونیکے خانہ کعبہ کے بابت کچھہ سفارش
نہین کی حالانکہ آپ ہی بزرگون کا بنوایا ہوا ہے عبد المطلب نے جواب دیا انا
رب الابل وان للبیت ربا جسطرح سے مین اپنے اونٹونکا مالک ہون اوسی
طرح اس گھر کا بھی کوئی مالک ہے مین اپنے اونٹ لینے آیا ہون باقی اب رہیت
جانے اور تم جانو۔ ابرہہ اس جواب سے خوش نہین ہوا اور آثار ناراضی اوسکے
چہرہ پر ظاہر ہوئے یہ دیکھکر یعمر بن نفاثہ بن عدی بن الدیل بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ
کہ سردار بنی بکر و بنی ہذیل تھا ڈرا اور اوسنے کہا کہ بادشاہ مین اپنے عزم
انہدام کعبہ سے باز رہے تو مین تمام مکہ کا ثلث مال نذر کردون لیکن اوسکے اس
بات کی شاہ نے کوئی وقعت نکی۔ عبد المطلب اپنے اونٹ لیکر مکہ واپس آئے اور
تمام اہل مکہ اور قریش سے کہا کہ اپنا اپنا مال و اثاث البیت ہمراہ لیلو اور
پہاڑون پر نکل چلو اور خود در کعبہ پر آئے اور باب کعبہ کو پکڑکے یہ شعر پڑہے
لاھم ان العبد یمنع رحلہ فامنع حلالک ٭ لا یغلبن صلیبھم ولھم عدوا
محالک اسکے بعد خود بھی اور ونکی طرح کوہ حرا پر مع اہل و عیال قیام
فرمایا ایک بہت مشہور عقلمند شخص ابو مسعود کہ ہم نسب بنی ثقیف کا تھا ہر سال
موسم زمستان مین طایف سے مکہ کو آیا کرتا تھا اور موسم بہار کے آنے تک ہمیشہ
یہان مقیم رہا کرتا تھا چنانچہ یہ واقعہ اوسکے موجودگی کی حالت مین واقع ہوا اوسنے

عبد المطلب نے کہا کہ خدا ابھی اپنے گھر کو جو کہ خلیل ابراہیم کے معرفت بنوایا ہو دشمن کے
ہاتھ سے تباہ نکرے گا چلو ہم اور تم کوہ ابو قبیس پر چڑھ کے اس لشکر کا تماشا دیکھین
دیکھنا خدا کوئی امر ضرور واقع کریگا چنانچہ یہ دونون آدمی پہاڑ پر چڑھ گئے
اسوقت نفیل بن حبیب جو اوسی لشکر مین قید تھا آگے بڑہا اور سب ہاتھیون کے
سردار محمود کے کان مین اوسنے کہا۔ ابرك محمود او ارجع راشدا من
حیث جئت فانك فی بلد الحرام۔ چنانچہ جب یہ ہاتھی سبھون کے آگے
آگے حدود حرم مین پہونچا تو یکایک رک گیا اور فیلبان کے ہانکنے و مارنے
سے نہ چلا جب حرم کیجانب سے موںھ اوسکا شام یمن و مشرق کیطرف کرتے
تھے تو بہت تیزی سے اودھر چلتا تھا مگر حدود کعبہ مین داخل نہین ہوتا تھا سب
فوج ان ہاتھیونکے اردگرد جمع ہو گئے اور سبکو حیرت تھی اس مین ناگاہ دریا کے
جانب ہند کے سمت سے ایک ٹکڑا ابر سیاہ کا دکھلائی دیا دفعتا آسمان پر پھیلتا
نظر آیا اور ایک عجیب آواز سنسناہٹ کی اوس سے پیدا ہوئی جب وہ ابر اس
فوج کے سر پر پہونچا سبنے دیکھا وہ چھوٹی چھوٹی چڑیون کا ایک بیحد گروہ ہے
اور سنسناہٹ اونکے پرون کی ہے اس جانور کا نام ابابیل ہے ان سب کے
پنجون مین اور موںھ مین ہر ایک کے تین تین کنکڑیان تھین جو اس فوج کے سر پر
چھوڑتی تھین جسکے سر پہ پڑی نیچے سے توڑ کر نکل گئی دم زدن مین گھوڑے
اونٹ ہاتھی سوار و پیادے و مزدوران اہل حرفہ وغیرہ ساری فوج ہلاک ہو گئی
صرف نفیل محمود و نفر و اقیعل دونون قیدی باقی بچے یہ دونون قیدی جا کر
پہاڑ و مین چھپ رہے اور ابرہہ تنہا زندہ بچکر حبش کو بھاگا راہ مین اوسکو
عارضہ جذام ہوا۔ اقیعل نے یہ اشعار پڑھے۔ این المفر والالہ الطالب۔ والا
شرم المغلوب لیس الغالب۔ چنانچہ قرآن شریف مین سورۃ الفیل اس مضمون کا

ثبوت ہے القصہ جب اصحاب فیل مارے گئے اور عبد المطلب اور ابو مسعود نے بچشم خود یہ حال دیکھا اور سوارونکا ہمہمہ و گھوڑے و ہاتھیون کی آوازین یکایک موقوف ہوگئین تو یہ دونون پہاڑ سے نیچے اوترے اور لشکر میں آیا عبد المطلب نے چاہا فوراً واپس ہوکر قریش کو خبر کرین ابو مسعود نے منع کیا اور مال خفیف الحمل یا کم بوجہ کا اور قیمتی جمع کرکے دو کنوئین کھودے اور علیحدہ علیحدہ مال غنیمت جمع کرکے انمین بند کردیا۔ ایک کنوان عبد المطلب کا اور دوسرا ابو مسعود کا تھا پھر ابو مسعود نے باہم کنوئین مال مدفونہ کے تبدیل کرلیے اور ابو مسعود مخالفت پر مُصر رہے عبد المطلب اونٹ پر سوار ہوکر گئے اور قریش اور غیر ہم کو بلا لائے اور باہم جمع کیا مابعد اہل حبش کا باقی مال ان لوگون نے باہم جمع کرکے تقسیم کرلیا سب تونگر و امیر ہوگئے اسکے بعد مردون کے سڑن نے موٹے مکہ کو خراب کردیا خدا نے ایک سیل آب بھیجدی جسنے اون تمام لاشونکو اور عفونتونکو بہاکر زمین کو بالکل پاک و صاف کردیا۔ اسکے بعد عرب مین ستارہ شعریکی پرستش شروع ہوئی اور پہلا شخص اس پرستش مین ابو کبشہ تھا اور یہ حزین بن غالب خزاعی تھے چونکہ یہ سلسلہ مادری آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھے لہذا آنحضرت صلعم کو انکے دشمن ابن کبشہ کہتے تھے اس مین کنایہ یہ تھا کہ جسطرح ابو کبشہ نے دین مین نئی بدعت ایجاد کی اسیطرح معاذ اللہ گویا آنحضرت صلعم بھی دین مین نئی بات پیدا کرنے والے ہین۔ حفر زمزم کا قصہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ عبد المطلب درمیان حجر متصل کعبہ سورہے تھے خواب مین چاہ زمزم کھودنیکی بشارت ہوئی دوسرے و تیسرے مرتبہ بھی اسیطرح بشارت پر بشارت ہوا کین آخر مین ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ خدا کے فرشتہ نے اونکو حفر زمزم کا حکم دیا اور اوسکا مفصل پتہ و نشان بتلایا چنانچہ اوس پتہ کے موافق عبد المطلب معہ اپنے بیٹے حارث کے حسب نشان خواب

کنوان کہودنے لگے قریش مطلع ہوکر مجتمع ہوے اور عبد المطلب کے پاس آئے
اور کہا کہ یہ چشمہ از آن اسمعیل ہے ہم سبکو اسکے کہودنے وغیرہ مین شریک کرو ورنہ
ہم یہان کوی کنوان کہودنے نہ دینگے عبد المطلب شرکت پر رضامند نہوے
آخر یہ طے ہوا کہ سلمہ کاہن فیصلہ کرے لہذا یہ دونون فریق سلمہ کاہن کے پاس
ملک شام مین گئے راہ مین عبد المطلب کے پاس پانی نہین رہا وہان پانی کم
بلکہ نایاب تھا جب تکلیف ہوئی اپنے فریق مخالف یعنے بنی ثقیف سے پانی مانگا
اون لوگون نے نہ دیا ایپر سخت تکلیف ہوئی آمادہ مرگ ہوے اور ہر ایک نے
اپنے اپنے واسطے قبر کہودی اور اوسمین منتظر موت بیٹھ رہے عبد المطلب نے
اپنے ہمراہیونکو ہمت دلائی کہ بلا سعی جان نہ دینا چاہیئے شاید خدا ہمکو بیابان سے
پانی دے چنانچہ اونہون نے بقصد تلاش پانی اپنے اونٹ کو اوٹہایا کہ اوسپر
سوار ہوکر پانیکی جستجو کرین ناگاہ اوس زمین سے کہ شتر عبد المطلب کا سینہ اوسپر
رکھا ہوا تھا۔ آب خوشگوار نے جوش مارا عبد المطلب اور اونکے ہمراہی تکبیر گویان
وہان پر آئے اور خوب سیراب ہوئے اور مشکون کو بہر لیا۔ اسکے بعد کسی منزل
مین یہی تکلیف بنی ثقیف کے لئے بہی پیش آئے وے لوگ براہ عاجزی و
انکساری عبد المطلب سے طلبگار آب ہوے حارث بن عبد المطلب نے
شمشیر برہنہ پر اپنا سینہ ٹیک دیا اور اپنے والد سے کہا کہ اگر آپنے انکا کہنا
قبول کیا مین زور کرکے خودکشی کرلونگا۔ مگر عبد المطلب نے نہ مانا اور اولٹا
اونہین کو سمجہادیا اور اپنے فریق مخالف کی بہمہ وجوہ حاجت روائی کی اسکے بعد
جب یہ لوگ شام مین پہونچے۔ براہ امتحان سلمہ کاہن ان لوگون نے ٹکی کا سر اپنے
اسباب مین چہپادیا اور اوس عقیلی کو اپنے ہمراہی کتے کے گردن مین باندہ دیا
اس کتیکا نام وارتہا کہ اگر اس شئی مخفی کو سلمہ کاہن بتلا سکا تو قابل

علم ہے ورنہ نہین۔ چنانچہ سلمہ کاہنہ نے کہا تم لوگون نے کوی ایسی چیز چھپائی ہو
کہ اوڑکر بلند ہوتی ہے اور گھرون مین رہتی ہے ان لوگون نے اس سے زیادہ
تفصیل چاہی اوسنے کہا یہ شی مخفی بار بار اوڑتی ہے اسکے دم عقرب سے مشابہ
ہے اور ساق آرہ سے اور سر مثل چلی ہوئی منخ کے ہے ان لوگون نے اور
تصریح چاہی اوسنے کہا کہ اسکے سوا اور نہین ہوسکتا کہ یہ مکھی ہے اور تھیلی مین ہے
اور وہ تھیلی سوار نامی کتے کے گردن مین بندھی ہوی ہے۔ پس دونون
فریق نے اپنا کام بیان کیا۔ سلمہ کاہن نے فیصلہ بحق عبد المطلب کیا اور فریق
مخالف نے بھی عبد المطلب کے پانی پلانے کے احسان مین مشکور ہوکر مخالفت
نہین کی اور مکہ کو واپس آئے۔ الغرض عبد المطلب نے چاہ زمزم کھودا اور
تکبیر بڑے زور سے کہی پس سونیکا ہرن فرستادہ اسفندیار بن گشتاسب شاہزادہ
ایران اور چند شمشیر و زرہ نکلے اور حجر اسود بھی اوسمین سے نکلا پھر عبد المطلب نے
چشمہ زمزم کو چوڑا و چکلا و صاف کیا۔ قریش نے اشیاء برآمد مین حصہ چاہا
اور عبد المطلب نے منظور نکیا آخر یہ طے ہوا کہ اس امر مین قرعہ حکم ہے چنانچہ
بحکم قرعہ آہو وان زرین کعبہ مین لٹکائے گئے جیسا کہ اوسکے تھوڑے عرصہ کے
بعد ابو لہب بن عبد المطلب نے اوسے چرالیا اور بیچکر اوسکی قیمت جوئے
و شراب مین اوڑادی۔ اور زرہ و شمشیر عبد المطلب کے نام قرعہ نکلا جسمین
چند اشیاء فروخت کرکے ایک دروازہ خانہ کعبہ مین اور بڑھایا گیا اس حفر زمزم
اور اوسکے وقف کرنے سے عبد المطلب کی وقعت اور بڑھی۔ سید البطحا
ساقی الحج۔ حافر الزمزم یہ تین القاب اور بڑھے انکے سولہ فرزند تھے دس
بیٹے اور چھ لڑکیان۔ حارث۔ عباس۔ حمزہ۔ عبد اللہ۔ ابو طالب
الملقب بہ عبد مناف۔ زبیر۔ حجل کہ بوجہ کثرت خیر ملقب بہ غیداق ہوئے

مقوم۔ ضرار۔ ابولہب ملقب عبدالعزیٰ۔ اور چھ لڑکیاں تھیں صفیہ مادر زبیر بن العوام۔ ام حلیم البقیہ۔ عاتکہ۔ امیمہ۔ اروی۔ جدہ عثمان بن عفان برہ مادر عباس اور مادر ضرار ملیکہ نام تہا دختر خباب بن کلیب قبیلہ بن نزار۔ مادر حمزہ و مقوم و حجل و صفیہ مسماۃ مالا دختر اہیب بن عبد مناف قبیلہ بنی زہرہ سے تھے۔ مادر عبداللہ و ابوطالب و زبیر و سہ دختران فاطمہ بنت عمر بن عامر بن عبد بن عمران تھے۔ مادر حارث سمر جندب بن مجیر بن رباب تھیں و مادر ابولہب لبنے دختر حاضر تھی۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	عبداللہ	اروی	فاطمہ بنت عمرو بن عابد	۶	حمزہ	صفیہ	مالا دختر وہیب بن عبد مناف
			بن عبید بن عمران				از بنی زہرہ عبداللہ
							و جعفر پسران امیر حمزہ تھے
۲	ابوطالب	عاتکہ	〃	۷	مقوم	لاولد	〃
۳	زبیر	ام حلیمہ	〃	۸	حجل	۰	〃
۴		امیمہ مجیرہ					
۵	عباس	۰	عیلہ دختر خباب بن کلیب	۹	حارث	۰	سمرہ بنت جندب بن حجر
			قبیلہ بنی نزار				بن رباب
	ضرار	لاولد	〃	۰	ابولہب		لبنے دختر حاضر

ابوطالب و حمزہ و عباس پسران عبدالمطلب اسلام سے مشرف ہوے امیر حمزہ کے دو بیٹے صاحب اولاد ہوے عبداللہ و جعفر۔ عباس جنگ میں مشرف باسلام ہوگے انکے بیٹے عبداللہ سے سلاطین عباسیہ ہوے حارث و زبیر و ابولہب بھی

نقشہ اولاد عبدالمطلب

صاحب اولاد ہوئی بجز ابولہب ان دونون کے بیچ اسلام سے مشرف ہوئے اور ضرار و مقوم
و حجل یہ تینون قبل رسالت لاولد فوت ہوگئے تھے اور لڑکیون مین صفیہ
اروی ۔ عاتکہ ۔ بلکہ صفیہ ہجرت سے پہلے ایمان لائین اور ہجرت مین آنحضرت کے
ساتھ تھین عبدالمطلب پیغمبر کے ہشت سالگی کی عمر تک زندہ رہے اور عبداللہ
ذبیح اللہ برگزیدہ فرزندان عبدالمطلب ہین انکی پیدائش پر احبار یہود و قسیسین
و نصاریٰ و کاہن و ساحر وغیرہ سب کو علم ہوگیا تھا کہ پدر پیغمبر آخر الزمان پیدا
ہوا یہ دلیل روشن ہے کہ وے لوگ انبیاء گذشتہ بنی اسرائیل سے اس خبر کو
سنے ہوے تھے مین اون پیشین گوئیون مین سے کسی قدر لکھتا ہون یہودیان
اراضی شام کے پاس جامہ خون آلود حضرت یحییٰ علیہ السلام موجود تھا جسکی بابت
بزرگان دین سے یہ بیان سنا تھا کہ ہنگام پیدایش پدر پیغمبر آخر الزمان اوس سے
خون جوش کریگا چنانچہ شب ولادت حضرت عبداللہ ایسا ہی ہوا حامل
نور محمدی ہونیکے سبب انکا حسن و جمال سب سے ممتاز تھا جب چلنے پھرنے
لگے آثار و علامات عجیب انسے ظاہر ہونے لگے ایک مرتبہ اونہون نے اپنے والد
عبدالمطلب سے کہا کہ جب مین بطحا کی طرف جاتا ہون ایک نور میری پشت سے
طالع ہوکر دو ٹکڑے ہو جاتا ہے نصف جانب مغرب اور نصف مشرق محیط
ہوکر بصورت دائرہ آسمان پر یکجا ہوکر بشکل ابر ہو جاتا ہے اور میرے
سر پر سایہ کرتا ہے ۔ بعدہ آسمانکے دروازہ کھل جاتے ہین اور وہ نور آسمان تک
جاتا ہے اور واپس ہوکر میرے پشت مین آجاتا ہی اور جسوقت مین خشک درخت
کے سایہ مین بیٹھتا ہون وہ درخت سرسبز ہو جاتا ہے اور جب مین اوس
درخت کے نیچے سے چلا آتا ہون وہ درخت پھر خشک ہو جاتا ہی اور جب
مین زمین پر بیٹھتا ہون یہ آواز سنتا ہون اے حامل نور محمدی سلام علیک

عبد المطلب نے جواب دیا کہ تمکو یہ بشارت مبارک ہو مجھے امید ہے کہ پیغمبر آخر الزمان
تمہارے صلب سے ظہور فرماوینگے پھر عبد المطلب نے چاہا کہ پروردگار کی نذر
ادا کرون جو وقت کھودنے چاہ زمزم کے نذر کی تھی (نذر خدا یہ تھی کہ اگر مجھے
دس بیٹے عطا ہونگے تو اونمین سے ایک بیٹے کی قربانی کرونگا) پس بیٹون کو جمع
کرکے اپنے ارادہ سے اطلاع دی سبھون نے قبول کیا۔ آخر قرعہ ڈالا گیا اور قرعہ
اندازی کا طریقہ یہ تھا کہ مکہ مین خاص اس کام کے لئے ایک شخص مقرر تھا جب
کسی کو قرعہ اندازی کی ضرورت ہوتی اسکے ذریعہ سے قرعہ دلوایا جاتا تھا
کیونکہ اہل عرب عموماً اور خصوصاً قریش مین اہم امورات مین قرعہ اندازی سے
فیصلہ کرنے کا رواج تھا۔ اور ظاہر ہے جب کوئی قانون شرع وملک نہ ہو تو پھر
قانون رواج کا عمل درآمد ضرور ہے مگر اس طرح بلاتخصیص کے رواج کے مخالف
اجداد پیغمبر بھی کر سکتے تھے تاہم اسمین کوئی شک نہین کہ از آدم تا حضرت صلعم
آپکے اجدادون مین کوئی ایسا نہین گذرا جو موحد نہو یا مشرک ہو۔ القصہ عبد المطلب
معہ اپنے بیٹون کے صاحب قدح کے پاس گئے اور ہر صاحبزادہ کے نام علیحدہ
علیحدہ قرعہ ڈالا گیا۔ یعنے کسکو قربانی کرین عبد المطلب چونکہ عبد اللہ کو پدر رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشخیص کر چکے تھے لہذا اونکے خیال مین یہ تھا کہ انکے
نام قرعہ برآمد ہوگا۔ مگر اتفاقاً قرعہ قربانی بنام عبد اللہ کے برآمد ہوا
چونکہ یہ عبد المطلب کے ناپسند تھا کہ راہ خدا مین کچھہ کمی کرین لہذا بلا تکلف
انہون نے عبد اللہ کا ہاتھہ پکڑا اور جائے قربانی پر لائے اور چھری لیکر عازم
قربانی ہوے لیکن جماعت قریش وغیرہم نے انکو منع کیا اور سمجھایا کہ جب تم
ایسا کروگے تو اور سب بھی تمہاری پیروی کرین گے اور اگر ترقی کے ساتھہ یہ
رواج ہوا تو ترقی قوم کی جاتی رہیگی آخر یہ قرار پایا کہ سجاح کاہن جو فیصلہ کردے

وہ قبول کیجئے چنانچہ عبد المطلب معہ چند لوگون کے سجاح کے پاس پونہچے اوسنے واقف ہوکر دریافت کیا کہ تمہارے یہان مرد کی دیت خون کیا ہی جوابدیا کہ دس شتر اوسنے کہا اب تم مکہ کو لوٹ جاؤ اور دس شتر اور اوس لڑکے پر قرعہ ڈلواؤ اگر لڑکے پر قرعہ نکلے تو اونٹ بڑہاتے جاؤ یہانتک کہ قرعہ اونٹون پر نکلے پس یہ لوٹ آئے۔ اور ویسا ہی قرعہ ہر بار عبد اللہ کے نام نکلتا رہا حتے کہ سو اونٹون کی نوبت پونہچی تب اونٹو نکے نام قرعہ برآمد ہوا اسکو خوشی ہوئی دو مرتبہ پھر قرعہ ڈلوایا ہر مرتبہ اونٹون کے نام نکلا۔ اوسوقت عبد المطلب کو یقین ہوا اور سو اونٹ قربانی کئے اسی بنا پر اسلام مین سو اونٹ انسانکے خون کی دیت قرار پائی چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَنَا ابنُ الذَّبِیحَین۔ یہود بنی اسرائیل سے بنی اسماعیل مین نبوت کے انتقال سے بحکم خدا از حد ناراض تھے واسطے قتل عبد اللہ کے ستر یہودی مسلح ہوکر بیابان مکہ مین پوشیدہ ٹہرے ایکمرتبہ عبد اللہ شکار کھیلنے کو گئے اون لوگون نے موقع پاکر عبد اللہ پر حملہ کیا اتفاق سے وہب بن عبد مناف وہان گئے تھے انہون نے دیکھا کہ عبد اللہ پر یکایک ستر سوارون نے چوگرد سے حملہ کیا وہب کو جرءت مدد کرنے کی نہ ہوئی یہ گھبرایا ہوا تھا کہ ناگاہ ایک جماعت ابلق گھوڑون پر سوار آسمانسے نیچے اوترے اور مکار حملہ آورونکو قتل کیا اور خود غائب ہوگئے وہب نے یہ دیکھکر اس واقعہ کو عبد اللہ کی کرامت خیال کیا اور حسب خواہش خود اپنی بیٹی امنہ کا انکے ساتھ قصد نکاح کیا۔ اسکا قصہ یون ہے کہ وہب نے اپنی بی بی کو خود اپنی جانب سے عبد المطلب کی خدمت مین بھیجا اور مدعا دلی ظاہر کرایا۔ مسماۃ حالہ زوجہ عبد المطلب نے بھی زوجہ وہب کی شفارش کی کہ یہ لڑکی میرے چچا کی بیٹی ہے اور قبایل

عرب مین اسوقت اوسکے فضل و ادب کا نظیر نہین حسن و جمال جاہ و جلال حسب و
نسب تہذیب و ادب غرض ہربات مین عدیم المثال ہے عبد المطلب نے اس
مواصلت کو منظور کیا سبب یہ ہو کہ ایک مرتبہ سفر یمن مین ایک بزرگ یہودی نے انکے
اعضا کا تفحص کرکے اور حسب و نسب پوچھکے آپکو بشارت دی تہی کہ تمہاری
نسل سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا جسمین نبوت و سلطنت جمع ہوجاوینگی اور اوسکی
نسب مین دو عبد مناف ہونگے عبد المطلب کو وہ بشارت یاد آئی کہ خود عبد مناف
بن قصے کی اولاد مین تہے اور وہب عبد مناف بن زہرہ کی اولاد مین تہا
عبد المطلب کو ان خیالات نے خواستگاری آمنہ پر استوار کیا اور فوراً ساز و
سامان تقریب مہیا کرکے شعب ابو طالب سے سراے وہب مین داخل ہوکر
عقد کیا ایک مرتبہ ام قتال خواہر ورقہ بن نوفل نے عبد اللہ کو دیکہا اور گفتگو
مین انکی پیشانی سے نور نبوی صلعم کو پہچان لیا کیونکہ ورقہ اوسکے بہائی نے
جو کہ شریعت عیسوی کا عالم تہا کتب آسمانی سے اوسکو بتلایا تہا اور یہہ بہی کہا تہا
کہ وقت ظہور قریب ہے پس اوسنے چاہا کہ مین عبد اللہ کے ساتہ کسیطرح شب
باشی کرون تو مطلب برآری ہو اسلیے اوسنے عبد اللہ سے کہا۔ کیا ہوسکتا ہو
کہ تم مجہہ سے ایک شب ہمبستر ہو اور وہ سو اونٹ جو تمہارے فدیہ مین قربانی ہوے
مین وہ مجہہ سے لو عبد اللہ نے حرام سے انکار کیا اور کہا کہ یہ تو مجہہ سے اوسوقت
بہی نہوگا اگر خوف ہلاکت بہی ہو ہان اگر عقد کرنیکا خیال ہو تو اپنے باپ کی
اجازت سے کرسکتا ہون آج تمہارا مقصود پورا نہین ہوسکتا رات بہر تامل کرو
کل اگر جواب دونگا یہ کہکر چلے آئے اور شعب ابی طالب مین جمرۃ الوسطےٰ کی مقام
پر عبد المطلب نے انکا عقد آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بنو کو
الشدۃ سے اوسی شب کو کردیا۔ القصہ پہلی صحبت مین آمنہ حاملہ ہوگئی اور نور محمدی

پیشانی عبد اللہ سے طرف رحم آمنہ کے منتقل ہوگیا ایک وقت عبد اللہ اور ام قتال
سے پھر راہ مین ملاقات ہوگئی حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ اے ام قتال اپنے وعدہ
پر قایم ہو یا نہین ام قتال نے چہرہ بغور دیکھا اور کہا کہ وہ نور تمہارے پیشانی کا گیا
ہوا عبد اللہ نے کہا وہ نور مین نے امنہ بنت وہب کو دیدیا اوسنے کہا قد کان
ذالک مرۃ فالیوم لا - مین طلبگار نور کی تہی افسوس میری قسمت مین نہ آیا بہت
حسرت ظاہر کیا اور جبتک جیتی رہی ہمیشہ اوسی حسرت مین رہی اسکے علاوہ مشہور ہے
کہ عبد اللہ اس درجہ حسین اور قابل محبت تہے کہ ہر عورت کی آرزو تہی کہ وہ انکے
عقد مین آئے چنانچہ آپکے شب زفاف دو سو لڑکیان محض حسد سے مر گئین اور
اس سے پہلے کئی برسون کے قحط سالی سے اہل عرب عموماً ضعیف ہو گئے تہے جب
آمنہ حاملہ ہوئین پانی برسا اور ایسے ایسے امور پیش آئے کہ اوس سال کا نام اہل عرب
نے سنۃ الفتح رکہا اور اسی سال حضرت عبد المطلب نے حضرت عبد اللہ کو
تجارت کے لئے ملک شام کو بہیجا اور واپسی مین علیل ہو گئے اور مدینہ مین رہ گئے
اہل قافلہ مکہ مین پہنچ گئے اس علالت کی خبر سنکر حضرت عبد المطلب نے اپنے
بڑے بیٹے حارث کو عبد اللہ کے لینے کو بہیجا لیکن جب وہ مر چکے تہے تب یہ
پہنچے اور دار نابغہ مین دفن کئے گئے اور کل پچیس ۲۵ سال کی عمر تہی

در بیان احوال حضرت خیر البشر سید المرسلین احمد مجتبی صلواۃ اللہ علیہ و آلہ وسلم

ہمارے رسول محمد مصطفے ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب دوم یا ہشتم یا دوازدہم
ربیع الاول بروز دوشنبہ کو حسب روایت اہل سنت وجماعت - و ہفتدہم ربیع الاول
یوم جمعہ کو حسب روایت شیعہ امامیہ پیدا ہوئے سال ولادت آٹھ سو بیاسی
اسکندری - و چھ ہزار ایکسو ترسٹھ سال بعد از ہبوط آدم ع اور عام الفیل سے
چالیس روز کے بعد ولادت باسعادت ہوئی ہے ان حضرت کے سال و

ولادت مین زمانہ شاہی نوشیروان عادل پادشاہ عجم کا تہا شفا مادر عبدالرحمن
بن عوف قابلہ آپکی تھین آنحضرت کی شب ولادت سب سے بڑا بت موہنہ کے بل
گر پڑا کفار دن نے تین مرتبہ نصب کیا مگر ہر مرتبہ وہ اوسی طرح گر پڑا باب ۳۵
صحیفہ یسعیاہ مین مرقوم ہے کہ بیابانون مین نہرین و چشمے جاری ہونگے۔ ظاہر ہوا
کہ اسکی ابتدا ظہور چشمہ زمزم ہے اور خاص شب ولادت شریف ایک بڑی ندی کہ
اوسکو وادی سماوہ کہتے ہین جو ہزار برس سے خشک تھی وہ جاری ہوی جسوقت
آپکی ولادت باسعادت ہوی ایک آواز آئی اے آمنہ بہترین البشر تجہ سے پیدا ہوا اسکا
نام محمدؐ رکھ پس آمنہ نے آپکا یہی نام رکھا یوم ولادت کے تیسرے دن عبدالمطلب آنحضرتؐ
کو کعبہ مین لائے جب آپ مکہ مین پوہنچے۔ فرمایا۔ بسم اللہ تبارک کعبہ نے آواز دی السلام
علیک یا محمد ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہاتف نے آواز دی۔ اذا جاء الحق وزہق
الباطل ان الباطل کان زہوقا۔ عبدالمطلب نے موتی کا ایک دانہ ریشم سے گوندھکر
آپکے لئے بنوادیا آپ اوس مین خدا کی تسبیح پڑہا کرتے تھے جو تہی روز سواد بن
قارب عبدالمطلب کے پاس آیا آنحضرت صلعم کی زیارت چاہی اور گہر مین
آیا عبدالمطلب نے جو پردہ آپکے موہنہ سے ہٹایا ایسا نور چمکا کہ سواد و عبدالمطلب
کو بے اختیار اپنے آنکھون پر آستین لانا پڑین اسکے بعد سواد نے آنحضرتؐ کے
سر و پیر پر بوسہ دیا اور عبدالمطلب کو گواہ کیا کہ مین اسپر ایمان لے آیا اس ہفتہ
مین آپنے اپنی والدہ کا دودہ پیا اسکے بعد ثوبیہ کنیز ابولہب نے دودہ پلایا پہر حلیمہ
سعدیہ نے دودہ پلایا اور یہ ابو ذویب کی لڑکی تھی اور ابو ذویب کا نام عبداللہ
بن الحارث تھا۔ اور حلیمہ کے شوہر کا نام حارث بن عبدالعزی تھا یہ قبیلہ سعد
بن بکر بن ہوازن سے ہے اور برادر رضاعی آپکے عبداللہ بن الحارث اور خواہران
رضاعی آپکی انیسہ۔ خدامہ دختران حارث تھین او قبیلہ سعدیہ فصاحت

زبان کے ساتھ مشہور تھا چنانچہ آن حضرت فرماتے ہین انا اعرب من قریش استرضعت فی سعد ابن بکر۔

تزویج آن حضرت بہ خدیجہؓ

خدیجہؓ دختر خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصے بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوے بن غالب بن فہر ہین۔ اور مادر خدیجہ فاطمہ دختر زایدہ بن الاصم بن رواحہ بن حجر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی۔ اور فاطمہ کی مانکا نام ہالہ تھا اور وہ دختر عبد مناف بن الحارث ہین۔ اور حضرت خدیجہ پہلے عتیق بن عاید المخزومی کے عقد مین تھین بعد مرنے عتیق کے ابو ہالہ بن منذر الاسدی کے ساتھ عقد کیا پھر وہ بیوہ ہوگئین الا انکے شوہرونکے وراثت سے اونکے پاس بہت مال تھا اونہون نے سرمایہ کرکے تجارت شروع کی اس سبب سے وہ بہت مالدار ہوگئے انکے اسی ہزار اونٹ سوداگری کے تھے۔ آخرش انکا شمار صنادید مالدارون مین ہوا بڑے بڑے مالدارون نے انکی خواہش کی مگر انہون نے نامنظور کیا ایک شبکو خواب مین آن حضرت صلعم کو نور کے مرکب پر سوار دیکھا جسکے لجام مین جواہر ہاے بیش قیمت لگے ہوئے تھے اوس مرکب کا موبخر انسان کا ایسا تھا اور چارون پیر گانے کے مشابہ اور اوسکے چالکو نور بصر کے رفتار سے مشابہت تھی یہ سوار ابو طالب ابن عبد المطلب کے گھر سے برآمد ہوا بعدہ آنکھ کھل گئے خواب دلپر اثر کر گیا پھر نیند نہ آئی صبح کو خدیجہ ورقہ بن نوفل کے پاس آئین اور اپنا خواب بیان کیا ورقہ نے کہا اے خدیجہ مین قسم کھاتا ہون توریت و انجیل کی ایسا شخص جسے تونے خواب مین دیکھا پیغمبر آخر الزمان ہین کتب آسمانی کے تعبیر مین بالکل یہی حلیہ براق نبوتی کا لکھا ہوا ہے مین بشارت دیتا ہون کہ سید عرب و عجم واکناف عالم کی زوجہ ہونے کی الغرض انہین واقعات متواترہ نے حضرت خدیجہ کو ان حضرت صلعم کا عاشق زار بنادیا اب اتفاقات

آسمانی ملاحظہ ہوں ایک دن حضرت ابو طالبؑ نے آنحضرتؐ سے کہا کہ ای فرزند مین
چاہتا ہوں کہ تمہاری شادی اپنے سامنے کسی مناسب جگہہ کر دون لیکن مجھی ما لے
استطاعت چندان نہین ہے اور بوڑھا ہو گیا ہون خدیجہ بن خویلد میری رشتہ دار ہے
ہر سال معتبر لوگونکو تجارت کے لئے بھیجا کرتی ہے اگر تم منظور کرو مین تمکو بھی سرمایہ
دلوا دون کہ تم تجارت کرو خدا تمکو نفع بخشے آنحضرتؐ نے منظور کیا پس ابو طالبؑ
عباس خدیجہ کے گھر آئے ناگاہ زنجیر کھٹکانے کی آواز آئی اس سے قدرتاً ایک
قسم کا سرور و خوشی قلب خدیجہ مین پیدا ہوئی بذریعہ لونڈی دریافت کیا کہ بزرگان
عرب یعنے فرزندان عبد المطلب تشریف لائے ہین حضرت خدیجہ یہ سنکر بہت خوش
ہوئین اور حکم دیا کہ دروازہ کھولدو اور میسرہ اپنے غلام کو حکم دیا کہ نہایت نفیس
فرش ان صاحبان کے بیٹھنے کے لئے بچھا دو اور نہایت تعظیم و تکریم سے مناسب
مرتبہ و مقام پر اونکو بٹھلایا اور انواع و اقسام کے نوالہ جات اونکے سامنے حاضر کئے
اسکے بعد خدیجہ نے کہا اے بزرگان عرب جس حاجت کے لئے آپنے تکلیف دہائی ہے
وہ غرض اپنی ظاہر فرماوین حضرت ابو طالبؑ نے فرمایا کہ ہم اپنے بھتیجے محمدؐ بن
عبد اللہ کے کام کے لئے تمہارے پاس آئے ہین خدیجہ نے جواب دیا کہ خود محمدؐ بھی
ہمارے مکان پر تشریف فرماوین چاہتی ہون کہ مین خود اونکی حاجت اونکی زبانسے سنون
عباس آنحضرتؐ کی تلاش مین بطحا کے جانب آئے آپ اوسوقت خوابگاہ ابراہیمؑ
مین آرام فرما رہے تھے اور اژدہا مروحہ جنبانی پر تھا عباس ڈرے آواز دی کہ اے
بھتیجے مجھے بچاؤ آپ جاگ اوٹھے اژدہا غائب ہو گیا الغرض آنحضرتؐ خدیجہؑ کے
گھر تشریف لائے اور خود ہی خدیجہ نے ابتدائی تقریر کی اور بہت خوشی سے صد اوقیہ
زر و صد اوقیہ سیم اور دو شتر معہ اونکے بوجھ کے آنحضرت کو دئے اور دریافت
کیا کہ آپ شتر پر حمل خود ہی کر سکتے ہین آنحضرت نے اقرار کیا اور بہت آسانی سے

اور پھر سامان حمل کر دیا القصہ آپ سے آمد و رفت شام میں ہزاروں قسم کے برکات و
عجائبات ظاہر ہوئے اور تجارت میں بھی نفع کثیر حاصل ہوا کہ مثل اوسکے خدیجہ کو
کبھی نہین ہوا تھا قبل اسکے کہ مال منافع سے آنحضرت کا حصہ خدیجہ علحدہ کرین
آپ حضرت ابو طالب سے ملنے گئے وہ بہت خوش ہوئے الغرض آنحضرت اپنا
حصہ منافع لینے خدیجہ کے گھر آئے خدیجہ نے سوال کیا کہ اے محمد تم یہ مال لیکر کیا کروگے
آپنے فرمایا کہ میرے چچا کا قصد ہے کہ اس مال کو وہ میرے عقد مین صرف کرینگے خدیجہ
نے کہا کہ مین نے تمہارے واسطے ایک ایسی عورت کو اختیار کیا ہے کہ جب وے نسب
مین تمہارے بہت قریب ہے اور کسی بات مین کم نہین سوائے اسکے کہ وہ بیوہ ہے
اور اوسکے دو عقد ہو چکے ہین آنحضرت نے جواب دیا کہ اے دختر عم تم امیر آدمی ہو اور مین
ایک مفلس و فقیر شخص ہون حضرت خدیجہ نے جواب دیا کہ جب مین آپکی تابعدار بملکیت ہو جاؤنگی
تو میرا مال وہ سب آپکا ہے جو چاہین آپ کرین وہ کیجئے القصہ خدیجہ نے آپکو بزرگی کعبہ کی قسم دے
اور کہا کہ آپ اپنے چچا سے جاکر کہئے کہ میری خواستگاری میرے باپ خویلد سے کرین
الغرض آنحضرت صلعم نے حضرت ابو طالب کو مطلع کیا انھون نے اپنے سب
بھائیون سے صلاح لی سب نے اتفاق کیا سوائے ابو لہب علیہ اللعن کے پہلے صحبت
مین خویلد نے اس نسبت سے اس عذر کے ساتھ انکار کیا کہ خدیجہ بالغہ و عاقلہ و خود
مختار ہے بنی ہاشم خفا ہو کر چلے آئے پھر ورقہ بن نوفل کے سمجھانے سے خویلد و ورقہ
دونون عبد المطلب کے گھر آئے اور عذر کر کے نسبت منظور کیا تمام صنادید
عرب کے سامنے منجانب خدیجہ و خویلد کے ورقہ بن نوفل اس نسبت کے منتظم قرار دیے گئے
تمام بنی ہاشم مین سوائے ابو لہب کے سبکو خوشی ہوئی اور سب اس بزم سرور کے کارکن ہوتے
ابو طالب نے دعوت ولیمہ کا بندوبست کیا گروہ انسانی و روحانی وغیرہم سبکو
خوشی تھی حضرت جبرئیل ع نے [illegible] احمد کے نثار کئے ہر حجر و شجر سے آواز

تسبیح کی آتی تھی اوسکے صبح کو لوگوں کا مجمع خانہ خدیجہ مین شروع ہوا اکابر قریش
سب آئے اسکے بعد بنی ہاشم کا مجمع معہ نوشاہ کے آیا جسکے استقبال کے لئے
سب آئے اولاد عبد المطلب گرد و پیش آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
تھی اور حضرت حمزہ برہنہ تلوار ہاتھ مین لئے جھومتے چلے آتے تھے اور کہتے تھے
یا اہل المکہ الزموا الآدب وقللوا الکلام وانہضوا علے الاقدام ودعوا الکبر فانہ قد
جاءکم صاحب الزمان محمد المختار من الملک الجبار المتوج بالانوار صاحب الہیبۃ
والوقار۔ آپ اوس مجمع مین جیسے آفتاب برسے ظاہر ہوا عام گرد و پیش و
تماشائیان کا چار سو ہجوم تھا آن حضرت صلعم کی تشریف آوری پر اکابر قریش نے
بے اختیار تعظیم کی اور صدر مجلس پر جگہ دی اسکے بعد حضرت ابو طالب نے
یہ خطبہ پڑھا الحمد للہ ورب ہذا البیت الذی جعلنا من زرع ابراہیم وذریۃ
اسماعیل وانزلنا حرما امنا وجعلنا الحکام علی الناس وبارکنا فی بلدنا الذی نحن
فیہ ثم ابن اخی ہذا لایوزن برجل من قریش الارجح بہ ولایقاس بہ رجل الاعظم
عنہ ولاعدل لہ فی الخلق وان کان مقلا فی المال فان المال غد زائل وظل زائل
ولہ فی خدیجہ رغبۃ ولہا فیہ رغبۃ ولقد جئناک لنخطبہا الیک برضاہا وامرہا والمہر
علے من مالی الذی سالتموہ عاجلۃ واجلۃ ولہ ورب ہذا البیت خط عظیم
ودین شائع ورائے کامل۔ یعنے جمیع تعریفین ثابت ہین ایسے خدا کے لئے
کہ پروردگار خانہ کعبہ ہے اور گردانا ہے ہمکو ذریت اسماعیل مین اور وطن
بنایا ہے ہمارا زمین حرم کو کہ امن وامان کی جگہ ہے اور مجھکو اوپر انسانون کے
حاکم کیا ہے اور مبارک گردانا ہے ہمارے واسطے ہمارے وطن کو جس مین ہمارا
قیام ہے پس واضح ہو بھتیجا اپنی محمد بن عبد اللہ ایک ایسا مرد ہے کہ جسکے برابر
کوئی نہین ہے مرد قریش کا اگر جہہ اوسکو تجیح ہو اور کوئی مرد قیاس نہین کیا جاسکتا

ہے کہ جس سے یہ بزرگ تر ہو اور اوسکے مردونکے گروہ مین نظیر نہین ہے اگر مال اوسکا کم ہے
تو مال ایک رزق متغیر ہے کہ مثل سایہ کے جلد زائل ہوتا ہے اور اوسکو خدیجہ بن خویلد کے
ساتھ رغبت ہے اور خدیجہ کو بھی اسکے ساتھ رغبت ہے اور ہم لوگ اے ورقہ تیرے
پاس اسلئے آئے ہین کہ تجھ سے خدیجہ کی خواستگاری کرین برضا و رغبت اوسکے اور جو
مہر مقرر ہو وے اپنے مال سے ہم دینگے اور جو موجل کر وینگے تو وہ ہمپر قرضہ ہوگا اور
قسم پروردگار کعبہ کی کہ یہ محمد عقل کامل اور خوش نصیبہ اور صاحب دین شائع ہے
اسکے بعد ابوطالب خاموش ہوئے ورقہ باوجود دیکہ عالم شریعت عیسوی تھا مرد گویا
تھا لیکن جب خطبہ پڑھنے کو کھڑا ہوا اوسپر آثار رعب نمایان ہوے اور جواب خطبہ
ابوطالب سے عاجز ہوا پس پردہ سے خدیجہ نے جب یہ حال دیکھا خود تقریر کی
اور کہا اے میرے چچا کے بیٹے ورقہ بن نوفل ہرچند کہ مناسب وقت یہی تھا کہ تم میری
جانب سے تقریر کرو مگر چونکہ خود میرا معاملہ ہے لہذا مجھ سے زیادہ استحقاق تقریر کسیکو
نہین ہے پس کہا اے محمد مین نے تزویج کیا اپنے نفس کو تمہارے ساتھ اور میرا مہر خود
میرے ذمہ ہے مین اپنے مال سے دونگی اپنے چچا سے صرف ولیمہ زفاف کیلئے قربانی
شتران وغیرہ کا بندوبست کراؤ۔ اور جب جا ہو اپنی زوجہ کیطرف آؤ ابو لہب
نے کہا اے گروہ گواہ رہو کہ خدیجہ نے محمد کے ساتھ اپنی تئین تزویج کیا اور اپنے دین
مہر کی آپ ضامن ہوئین القصہ چار ہزار دینار سرخ خدیجہ کا دین مہر مقرر ہوا
اسکے چھٹے مہینے زفاف واقع ہوا اور طعام ولیمہ مین بہت اونٹ و بکریان ذبح کی گئین
اور جملہ سکنائے مکہ اس کھانے مین شریک ہوے آپکے گیارہ ازواج اور چار سریہ تھین
نقشہ معہ اولاد حسب ذیل تحریر ہے مگر تا حیات خدیجۃ الکبریٰ آنحضرت نے دوسرا عقد نہین کیا

نقشہ اولاد امجاد و ازواج نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوتے ہین ؤ فرزند جریج قبطی کا تھا حالانکہ جریج خواجہ سرا تھا اور ماریہ کے باپ نے
ماریہ کے ساتھ مصر سے کردیا تھا تاکہ وہ غیر ملک مین پریشان خاطر نہو خداوند کریم نے
سورۂ نور مین برات ماریہ کی کی ہے - پارہ ۱۸

واضح ہو کہ جمیع علمار فرقہ امامیہ اثنا عشریہ متفق اللفظ ہین کہ بجز فاطمہ زہرا کے
کوی لڑکی صلبی آنحضرت صلعم کی نہین تھی و اعلام الوریٰ سید مرتضے علم الہدیٰ و کلینی و
شیخ مفید و ابن بابویہ و ملا محمد باقر مجلسی اسی بات پر متفق ہین و اکثر علمار امامیہ کہتے
ہین کہ رقیہ - زینب - کلثوم - یہ لڑکیان سید عالم و خدیجہ کی نہین ہین بلکہ دختران
خواہر زادۂ خدیجہ ہین اور بعد وفات ابوہندہ اونکے باپ اور اونکی مان ہالہ نے
پرورش کیا تھا - اور بعض ربابت کے قایل ہین - چونکہ ان لڑکیونکے مان و باپکے
انتقال کے بعد رسولخدا و خدیجۃ الکبریٰ نے انکی پرورش کیا اس سبب سے
یہ رسولخدا کی لڑکیان مشہور ہوئین جیساکہ احقاق الحق و منہاج الفاصلین
مین لکھا ہے - رقیہ کا عقد عتبہ کے ساتھ ہوا تھا اور کلثوم کا عقد عتیبہ کے ساتھ ہوا
یہ دونون ابولہب کے بیٹے تھے حسب وصیت اپنے باپ کے دونون نے طلاق
دیدیا - پھر یکے بعد دیگرے حضرت عثمان بن عفان کے عقد مین آئین زینب کا عقد
ابو العاص بن ربیع کے ساتھ ہوا تھا انکی ایک لڑکی امامہ نامی ہوئی اوس سے
حضرت علی مرتضے علیہ السلام نے عقد کیا - فائدہ سب آبا و اجداد آنحضرت صلعم کے
لوث شرک سے پاک تھے اور یہ امر نص قرآنی اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے
قولہ تعالیٰ یراک حین تقوم و تقلبک فی الساجدین - اور امام ماوردی وغیرہم نے
اسکی تفسیر مین لکھا ہے - کہ نور مبارک منتقل ہوتا رہا ہے ساجد سے ساجد کی طرف
بدلیل حدیث شریف لم یزل انتقل من اصلاب الطاہرۃ الی ارحام الطاہرات یعنی
نور مبارک آپکا منتقل کیا گیا ہے زمانہ آدمؑ سے ساجدین و مومنین کے اصلاب مین

روایت مسلم کی واثلہ بن اسقع سے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ برگزیدہ کیا اللہ نے اولاد ابراہیم ع سے اسمعیل ع کو اور آل اسمعیل سے کنانہ کو اور بنی کنانہ سے ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھکو۔ روایت بیہقی کی کتاب دلائل مین انس رض سے منقول ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جب انسان دو فرقون پر متفرق ہوتے تھے مین بہترین فرقہ مین ہوتا تھا یہانتک کہ پیدا ہوا مین اپنے مان و باپ سے حالانکہ نہین پونہچا مجکو سفاح جاہلیت مین سے اور پیدا ہوا مین نکاح سے اور نہین پیدا ہوا مین زنا سے زمانہ آدم علیہ السلام سے اپنے والدین تک پس مین بہتر ہون تمسے از روی ذات اور از روی پدر۔ ایسا ہی تفسیر مظہری مین بھی لکھا ہے یہ حدیث ابن حجر مکی کے شرح ہمزیہ مین لکھی ہے کہ جب شیث ع بطن حوا سے پیدا ہوے اونکے صلب مین نور محمدی ص امانت تھا اور اونھون نے اپنی بیٹی کو وصیت کی تھی کہ ہرگز نور کو سواے ارحام مطہرہ کے نہ سونپنا اور اسیطرح پر یہ وصیت جاری رہی تاانکہ نور مبارک حضرت عبد المطلب کے جبین پاک مین درخشان ہوا اور اوسی طرح منتقل ہوا آپکے والد بزرگوار کی طرف پس نگاہ رکھا اوس نور کو اللہ تعالی نے ہر حال مین زمانہ جاہلیت سے۔ اور توریت سے ثابت ہوتا ہے کہ خاندان آبائی ابراہیم علیہ السلام اسلام تھا کیونکہ خلیل علیہ السلام نے اپنے غلام الیعاذر نام کو اپنے آخر وقت مین یہ وصیت کی تھی کہ میرے بیٹے اسحاق کے شہرون مین شادی نکرنا بلکہ میرے قبیلہ مین جا اور میرے بھائیکے لڑکیون مین سے ایک کے ساتھ منگنی کر۔ اور اسیطرح حضرت اسحاق ع نے حضرت یعقوب ع کو وصیت کی کہ کنعان کے لڑکیون سے شادی نکرنا بلکہ اپنے ماموںکے پاس جانا اور اونکی لڑکیون سے کسیکو بیاہ لانا اور عیص ع نے بھی اسی ارادہ سے دشت فاران کیطرف آکر اپنے عم بزرگوار حضرت اسمعیل کی لڑکیون سے ایک کے ساتھ شادی کی اور ابن سعد نے روایت کی ہے کہ کعب ابن لوی نے اپنی قوم کو

جمع کرکے خطبہ بلیغ پڑھا کہ آبا و اجداد ہمارے سب دین ابراہیم ع پر تھے اور تم سب
بھی اوسی ملت پر ثابت قدم رہو اور اپنی اولاد کو وصیت کی کہ پیغمبر آخر الزمان
میرے اولاد سے مبعوث ہوگا تم سب اوسکی اطاعت و فرمانبرداری کرنا اور سیوطی نے
کہا ہے کہ اسلام اجداد آنحضرت ص آدم سے لیکر مرہ بن کعب منصوص ہے کسیکو اس باب میں اختلاف
نہیں باقی رہی کلاب و قصے و عبد مناف و ہاشم اور عبد المطلب و عبد اللہ انکے لئے سوائے
دلائل اجمالی سابقہ کے کوئی دلیل نہیں ہے لیکن مشہور یہ ہے کہ عبد المطلب ملت ابراہیم ع
علیہ السلام پر تھے اور کبھی بت پرستی نہیں کی اور دلیل رسالہ فطریہ کی اوسپر قرینہ اور نصوص قطعیہ سے ثابت ہے
کہ اہل فطرت ماخوذ و معذب نہیں ہونگے آیہ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ پھر فرمایا ہے
لئلا یکون للناس حجۃ بعد الرسل۔ اب کوئی جائے سخن نہیں اور کوئی شخص ابوین
آنحضرت ص کے اسلام کا انکار نہیں کر سکتا علی الخصوص حضرت عبد المطلب و عبد اللہ ع
و آمنہ و ابو طالب علیہم السلام کے حالات کہ بعض لکھے گئے اور بعضے اپنے
موقع پر لکھے جاوینگے انکے کامل ایمان کے مؤید ہیں بلکہ بعض حالات ان حضرات کے
ایسے ہیں کہ الہامات و کرامات قریب بمرتبہ نبوت ہیں اور انبیائے بنی اسرائیل
نے ابا و رسول خدا کی ہمیشہ تعظیم و توقیر کی ہے۔ ذکر چند معجزات آنحضرت ص
ایک مرتبہ آنحضرت کے درمیان انگشتان مبارک سے چشمے آب کے جاری ہوگئے
حتی کہ تمام لشکر و چوپائے سیراب ہوگئے۔ دست مبارک میں سنگریزوں نے تسبیح
پڑھتے تھے اور ایک مرتبہ ایک درخت فاصلے سے بحکم آنحضرت آپکے پاس چلا آیا
اور پھر اپنی جگہ کو واپس چلا گیا۔ اور اپنے تھوڑے کھانے سے ایک جماعت کو بارہا آسودہ
کردیا۔ اور معجزہ رجعت آفتاب کا واسطے ادائے نماز علی مرتضےٰ مشہور ہے۔
جب آنحضرت مبعوث برسالت ہوئے جن و شیاطین کا آسمان پر جانا موقوف
ہوگیا۔ آپکی امانت و دیانت و دانائی پر دوست و دشمن سب مقر تھے کہ علوم

وکمالات مین انکا کوئی مثل نہین ہے۔ قریش نے نضر بن الحرث وعقبہ بن ابی معیط کو یہودیان
مدینہ کے پاس بھیجا تاکہ اونسے دریافت کرین کہ محمد پیغمبر ہے یا نہین اور پادشاہی
اونکی مستقل ہوگئی۔ یہودیون نے پوچھا کہ اونکے اوصاف بیان کرو اور اونکے
تابع کس قسم کے لوگ ہوئے ہین۔ کہا غربا و فقرا۔ اونمین سے ایک عالم نے کہا بیشک
وہ پیغمبر ہے یہی اوصاف توریت مین دیکھا ہے اور مین نے پڑھا ہے کہ اوسکی
قوم غیرونسے زیادہ تر اوسکے دشمنی کرے گی۔ پادشاہ حبش نے گروہ قریش اور
حضرت عبد المطلب علیہ السلام سے آن حضرت کی رسالت کی خبر دی تھی

ذکر حضرت عمران کنیت ابی طالبؑ بن عبد المطلب یہ حقیقی بھائی حضرت عبد اللہ
پدر رسول کے ہین ان دونون بزرگوارون کے مانکا نام فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن
عبد بن عمران ہے ان دونون بھائیونکے باہم بڑی محبت تھی حضرت عبد المطلب کے
وفات کے بعد حضرت ابی طالبؑ نے پیغمبر خدا کی پرورش و حفاظت مین بہت بڑی
کوشش کیا ہے چنانچہ ابوجہل و کفاران قریش آنحضرت کے قتل پر آمادہ تھے بلکہ اونکے
قتل کے لئے ایک سربمہر عہدنامہ خانہ کعبہ پر لٹکایا تھا جس سے تین برس تک آنحضرت کو
معہ بنی ہاشم و بنی مطلب شعب ابی طالب مین رہنا پڑا اگر اوس سے کوئی باہر جاتا
تھا تکلیف و ستاتا تھا۔ مگر آخر مین بسبب قرابت بعض قریش آنے لگے تھے تب
ابیطالب نے مخالفین سے کہا کہ محمد کہتے ہین کہ تمہارا عہدنامہ دیمک کھا گئی ہے اور اوسمین
اب سوا نام خدا و محمد کے اور کوئی حرف باقی نہین۔ اگر یہ صحیح ہو تو محمد کو سچا جانو اور
کہنا مانو۔ چنانچہ مخالفین نے جب عہدنامہ اوتارا تو قول محمد صلعم صحیح پایا اور حبش کی کتابون
مین کہتے ہین بجز حضرت ابوطالبؑ کے اور کسیکے دروازہ پر دربان نہ تھا اور اہل مکہ
حضرت ابی طالبؑ سے بہت ڈرتے تھے اور سبکے سب ادب کرتے تھے۔ بلا اجازت
کوئی شخص سامنے نہین آسکتا تھا اہل قریش مجتمع ہوکر کئی مرتبہ رسول خدا صلعم کے

شکایت کرنے کو آئے ہر بار اونکو حضرت ابو طالب علیہ السلام نے فہمایش کر واپس کیا اور افضل
خدا اور بلحاظ حضرت ابو طالب آنحضرت صلعم کو ضرر پونہچانیکی ہمت نکر سکتے تھے
اور اصحاب آنحضرت کو طرح طرح کی ایذائین دیتے تھے اور وہ بیچارے صبر و شکر
کرتے تھے اور ہر طرح کی تکلیفین برداشت کرتے تھے حتے کہ عاجز ہوکر با جازت
پیغمبر خدا بامارت جعفر طیار صحابہ نے ہجرت حبشہ کو اختیار کیا - خلاصہ کلام -
ولید بن مغیرہ کے ایک بیٹا تھا عمارہ نامی حسین و قوی و بہادر و سخی و عقلمند
خیال کیا جاتا تھا - کفاران قریش نے ولید سے کہا کہ تم اپنے بیٹے عمارہ سے محمدؐ کو
بدل لو تاکہ تمہارا بیٹا قرار دیکے محمدؐ کو قتل کرین جھگڑے طے ہو جاوے چنانچہ اوسکو
اس بات پر راضی کرکے بزرگان و سرداران قریش گئے ہزار روپیہ نقد اور عمارہ
مذکورہ کو لیکر حضرت ابی طالب کے پاس حاضر ہوئے اور کہا کہ محمد ہمارے بتونکو برا
کہتے ہین اور ہمارے بزرگون کو دوزخ مین بتلاتے ہین لہذا ہمسے محمد کے بدلے مین
عمارہ کو معہ زر نقد لیجئے جو ہمہ صفات محمدؐ سے بہتر ہے اسکو فرزندی مین قبول
کیجئے اور محمد کو ہمین دیجئے تاکہ اوسے ہم قتل کرین حضرت ابو طالب نے جواب دیا
کہ کیا خوب یہ بات ہے کہ تمہارے لڑکے کو ہم فرزند بنا لیوین اور پرورش کرین
اور اپنے فرزند کو تمہارے حوالہ کرین اور تم اوسے قتل کرو بھلا کسی نے بھی ایسا اپنے
کہ اپنے فرزند کو قتل کے لئے دیا ہو پھر مین کیسے دیسکتا ہون بہت اونکو ملامت کے
اور سمجھا کر واپس کر دیا - اور معجزہ شق القمر حضرت ابی طالب کی حیات مین ایک امیر کہ جب
ابن مالک جو چالیس ہزار عرب کا حاکم تھا اوسکے حسب خواہش وقوع مین آیا اور
وہ ایمان لایا اور چند اشعار ابی طالب کے مدارج النبوۃ مین ہین کہ حضرت ابو طالب
نے پیغمبر خدا سے فرمایا ترجمہ انکا یہ ہے خدا کی قسم تیری طرف دیکھہ نہین سکتے
جبتک کہ مین خاک مین دفن نہ کیا جاؤن - تو اپنے کام کو آشکار کر اور کچھہ اندیشہ نکر اور

خوش رہ ٹھنڈی رہین آنکھین تیری اس سے حضرت ابو طالب نے اپنی وفات کے
قریب خصوصاً بنی ہاشم اور عموماً قریش کو بلایا اور آنحضرت صلعم کی اتباع و نیکوی کے
بارہ مین بہت سی وصیتین و نصیحتین کین اور ایک طولانی خبر بطور پیشین گوئی کے دی
کہ شیخ عبد القادر نے مدارج مین و ناسخ التواریخ ایرانی مین لکھا ہی۔ کہ ابو طالب نے
وصیت کی کہ اے قریش تم برگزیدہ ہائے خدا ہو تمام خلق مین اور مین تمکو وصیت
کرتا ہون کہ محمد صلعم کے حق مین خیر و نیکی کرنے کے۔ اسوجہ سے کہ وہ امین ہی درمیان
قریش کے اور صدیق ہی درمیان عرب کے اور اون چیزونکا جامع ہے جنکے لیے تمکو
وصیت کرتا ہون اور لایا ہی ایسے امر کو کہ تحقیق کے قبول کرتے ہین اوسکو دل اور انکار
کرتی ہین زبانین خوف ملامت سے اور خدا کی قسم مین گویا دیکھتا ہون فقرا و ضعفا و
مساکین و صحرا نشینان عرب کو کہ اوسکی دعوت کو قبول کرتے ہین اور اوسکے کلمہ کی
تصدیق کرتے ہین اور اوسکے امر کی بڑی بزرگ داشت و تعظیم کرتے ہین پس وہ لوگ
اکابر و سردار ہو جاتے ہین اور اونکے اکابر نگون سار و ذلیل و خوار ہوتے ہین خانہ
اونکے مالک ہونگے اور عظیم اونکے محتاج اوسکے اور جو دور تر ہین اوس سے با نصیب
ہونگے اور بالتحقیق کے خالص کیا عرب نے اوسکے لئے اپنے دلون کو اور اوسکی
اطاعت و اتباع مین مشغول ہی اے گروہ قریش تم اوسکے دوست بنو اور اوسکے
گروہ کی حمایت کرو خدا کی قسم کوئی اوسکی راہ پر چلنا اختیار نکرے گا اوسکی سیرت
و خصلت کو مگر وہ کہ نیک بخت ہو گا۔ اور ایسا ہی مواہب لدنیہ مین بھی ہے
اور خطبہ ابو طالب جو عقد نکاح رسول خدا مین خدیجہ کے ساتھ آپنے پڑھا ہے
اور سابقاً ذکر ہو چکا ہے آپکی بزرگی و عظمت و ایمانکی کیفیت اوس سے ظاہر ہے
اور بشارات المخلوقین مین ہے حضرت ابی طالب نے اپنی زوجہ فاطمہ بنت اسد مادر
حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کو بشارت دیا کہ تمہارے ایک فرزند پیدا ہوگا کہ جو اطوا

واخلاق مین رسولخدا صلعم کے مانند ہوگا اور یہ کرامات ابی طالبؑ سے ہے بلکہ
یمن مین ایک پیر مرد راہب عابد و زاہد و متقی مشرم بن وعیب القیام نامی دو سو برس
مین تھا اوسکی ملاقات کی کیفیت کتاب تذکرۃ السادات مین موجود ہے کہ نبی خدا
خدا کی ابی طالبؑ سے خبر دینا اور اوپر ایمان لانا اور سلام کہنا اور گواہی دینا کہ خدا
ایک ہے اور سوا اوسکے دوسرا نہین اور محمد رسول برحق اور علی وصی برحق ہے اور بطور
اوسپر نبوت ختم ہوئی علی پر ولایت ختم ہوگی الا کلام۔ حضرت ابوطالب کے اخفائی
اسلام کی وجہ بغرض مصالح اسلامی تھے اور تائید دین حق اور حفاظت رسول صلعم
جو متعلق ابوطالب کے اخفاے اسلام پر منحصر و موقوف تھی اور بعض علماء اہل سنت
جماعت مثل ابن حجر ہشمی و عبد الحق دہلوی صاحب مدارج اور ابو الفدا نے تو اپنی
تاریخ مین اور علی شافعی حلبی نے انسان العیون مین لکھا ہے اور ما سوا اسکے اور
روایتین ایمان ابوطالب مین جا بجا مرقوم ہین چنانچہ صاحب واقدی نے لکھا ہے کہ علی بن حمزہ
بصری نے ایک جزو تالیف کیا ہے کہ اوس مین اشعار ابی طالب کو جمع کیا ہے اور بیان
کیا ہے کہ وہ مسلمان تھے اور مسلمان مری اور ابن اسحاق سے روایت ہے کہ معرفت اونکی
نبوت سے بہت سے اخبار مین وارد ہوئی ہے۔ اور عمدہ تر دلیل ایمان اونکی اجماع
اہلبیت علیہم السلام ہے چنانچہ صاحب جامع الوصول کہ محدث جلیل اہلسنت ہے
اس باب مین اجماع اہلبیت کے قایل ہین اور صاحب کتاب عقد ... فی لکھتے
اتفاق اہلبیت کا یہ ہے کہ حضرت ابوطالب مسلمان مرے اور حضرت عباس عم
رسول اللہ سے بھی مروی ہے کہ بروقت وفات ابی طالبؑ کلمہ پڑھ رہے تھے
پیغمبر خدا صلعم نے پچیس سال کی عمر مین خدیجۃ الکبریٰ کے ساتھ عقد کیا اور چالیس سال کے
سن مین وحی نازل ہوئی اور بعثت کے چھٹے سال بعد جعفر طیار کیا ابوبکر مسلمان ہوئے
اور اوس چھ برس مذکورہ مین بجز علی کے اور کسی نے پیغمبر خدا کے ساتھ نماز

نہین پڑہی ملائکہ صلوات بھیجتے تھے اسکے بعد سات برس مکہ بھی رہے پھر ہجرت مدینہ منورہ فرمایا۔ نبوت کے دسوین سال شعب ابی طالب کے نکلنے کے آخر مہینے اور اکیس دن کے بعد حضرت ابی طالبؑ کی وفات ہوئی۔ اور آپکے چھہ فرزند تھے چار پسر و دو دختر عقیلؑ و طالبؑ و جعفر طیارؑ و علی مرتضےٰ انکی مان بنت اسد تھین ام ہانی جمانہ۔ حضرت عقیل کے آٹھ فرزند تھے علی العباس ابو سعید محمد عبد الرحمن و جعفر و عبد اللہ اور محمد کے بیٹے جعفر اور یہ سب چارون برادر بزرگوار معرکہ کربلا مین شہید ہوے مسلم کوفہ مین شہید ہوے اور عون لاولد فوت ہوے۔ واضح ہو کہ محمد بن عقیل کے ایک بیٹے ابو محمد عبد اللہ تھے آنکی ایک دختر نیک اختر حضرت محسنہ ادر حسین ذو الدمعہ مین۔ اور حضرت مسلم کے چار فرزند تھے دو کوفہ مین اور دو کربلا مین شہید ہوے انکی مان رقیہ ہمشیر حضرت علمدار تھین۔ طالب نمبر۲ صغیر سنی مین فوت ہوے۔ جعفر طیار نمبر۳ کے چار بیٹے تھے عبد اللہ محمد ابو قاسم اور عون ناکتخدا فوت ہوے عبد اللہ کے دو بیٹے تھے عون و محمد انکی مان حضرت زینب بنت فاطمہ زہرا یہ دونون کربلا مین شہید ہوے اور حضرت خدیجہ کبری رضہ نے بھی اسی سال مین رحلت فرمایا آنحضرت صلعم کو بہت رنج و صدمہ ہوا چنانچہ اس سال کا نام عالم الحزن رکھا اور بعد انتقال حضرت ابو طالب کے آنحضرت کی زندگی مکہ مین دشوار ہو گئی قصد ہجرت مدینہ منورہ کا کیا آنحضرت قریش کی تکالیف سے بغایت رنجیدہ خاطر تھے اور نہایت تنگ آگئے تھے اور عبادت خدا و رسالت آسودگی سے نکر سکتے تھے۔ اور نہایت شقاوت کے ساتھ آنحضرت صلعم سے پیش آئے اور پتھر وغیرہ سے ایذا دی اور کلمات سخت آنکی شان مین کہی مگر باوجود اسکے آنحضرت صلعم نے بد دعا نہین کی۔ بلکہ یہ فرمایا خدایا شکایت کرتا ہون مین تجھسے اپنی کمی قوت کے و کمی صبر کے اور اپنی اس ذلت و خواری کو

کہ تو ارحم الراحمین ہی اور مددگار و پروردگار
تیری باعزت درگاہ مین عرض کرتا ہون کہ تو ارحم الراحمین ہی اور مددگار و پروردگار
ہر کمزور اور ہر محتاج کا ہی میرا پروردگار تو ہے چاہے ایسا دوست دے کہ وہ
مجھے اس حال سے دیکھنے کے بچ کرے اور چاہے ایسا دشمن کہ جیسے اور جیسونکو
مجھپر غلبہ اور قوت تو نے دی اور آیندہ دی۔ اگر یہ بلا جو مجھپر نازل ہوی تیرے
غضب سے نہین ہی تو کچھ مجھے خوف نہین ہی لیکن تیری عافیت بھی تو وسیع ہی
پناہ لایا ہون مین تیرے نور رحمت کیطرف ایسا نور کہ تاریکی کا روشن کرنیوالا اور
کار دنیا و آخرت کا اصلاح کرنیوالا ہی اس سے تیرا عذاب مجھپر نازل ہوا اور
تجھکو عتاب ہنر اوار ہے اوس زمانہ تک کہ تو راضی ہو ولاحول ولاقوۃ الا بک
خدا نے عزوجل نے اون عالمون کی تعریف فرمای ہی جو قبل مبعوث رسالت
پیغمبران سابق کی کتابون سے واقف ہوکر پیغمبر آخرالزمان ؐ پر ایمان لائے تھے
مانند مشرم راہب یمن۔ سواد بن قارب سلطان نجاشی۔ اور اوسکے صحابہ
و سلمان رضؓ ابوذر غفاری رضؓ۔ وغیرہم۔

جو لوگ وقت مبعوث رسالت کے مشرف باسلام ہوئے وہ صحابہ مہاجریہ ہین
(۱) خدیجۃ الکبرے بنت خویلد (۲) علی ابن ابیطالبؑ (۳) جعفر ابن ابیطالب
(۴) زید بن الحارثہ غلام آنحضرتؐ (۵) ابوبکر بن ابی قحافہ (۶) عثمان بن
عفان (۷) زبیر بن العوام (۸) عبدالرحمن بن عوف (۹) سعد بن ابیوقاص
(۱۰) طلحہ بن عبیداللہ۔ نمبر ۶ لغایت ۱۰ یہ ابوبکر کے ذریعہ سے ایمان لائے
(۱۱) ابوعبیدہ (۱۲) ابوسلمہ (۱۳) ارقم بن ابوالارقم (۱۴) عثمان بن مظعون
وغیرہ (۱۵) مقداد ابن عمرو بن ثعلبہ۔
یاسر کو کفارون نے بوجہ عداوت اسلام گوناگون شدائد عذاب سے ہلاک کیا
یہ پہلا شخص ہے جو اسلام مین قتل ہوا۔ انکے بیٹے عمار تھے جنکے بارہ مین آنحضرت

فرمایا ہے کہ گوشت وخون عمار کا ایمان سے بھرا ہوا ہے۔
صحابہ انصار مثل حضرت جابر ابن عبداللہ۔ وسعد ابن عبادہ ومعاذ۔ آیہ کریمہ
ومن اہل المدینہ مردوا علی النفاق۔ حدیث نبوی مشکوٰۃ میں حذیفہ سے منقول ہے
قال یکون بعدی ائمۃ لا یہتدون الخ اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس امر پر
کہ بعض اصحاب حکم شیاطین کا رکھتے تھے۔
واضح ہو کہ تفسیر صافی میں بحوالہ کتاب خصال یا ابو ذر غفاریؓ سے منقول ہے کہ
جناب پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ ایک سو چار صحیفے نازل ہوئے ہیں۔
فضائل حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا بنت محمد مصطفےٰ پیغمبر آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ
والسلام۔ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے
جبرئیل نے خبر دیا ہے کہ اس فرزند کا نام فاطمہ رکھو اسکی نسل بابرکت ہوگی پاکیزہ
وخجستہ ہوگی اور طاہرہ ومطہرہ متولد ہوئی اور جس وقت زمین پر آئیں ایک نور ایسا ظاہر
ہو گیا جسکی روشنی تمام مکہ معظمہ کے گھروں پر پھیل گئی۔ اور مشرق سے مغرب تک اس نور کی
روشنی پہنچی بروایت اہل بیت علیہ السلام نویں سال حضرت علیؑ کے ساتھ نکاح
عقد ہوا اور مہر شفاعت امت گنہگاران قرار پایا۔ اور سب دریا روئے زمین کے
ان دونوں کی شان میں حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اللہم انی اعیذہا بک
وذریتہا من الشیطان الرجیم۔ پھر فرمایا اللہم انہما منی وانا منہما یعنی
اے بار خدایا یہ دونوں مجھ سے ہیں اور میں انسے ہوں اس معظمہ خاتون جنت کے
پانچ فرزند ہوئے تین لڑکے اور دو لڑکیاں حضرت امام حسن سبط رسول و حضرت
امام حسین سید الشہدا سبط رسول و حضرت محسن شہید الشکم اور حضرت زینب و حضرت
ام کلثوم اسیران دشت بلا علیہم الصلوٰۃ والسلام حضرت زینب عبداللہ بن جعفر طیار
سے منعقد ہوئیں انسے عون و محمد متولد ہوئے اور معرکہ کربلا میں شہید ہوئے حضرت

ام کلثوم محمد بن جعفر طیار سے منسوب تھیں لاولد فوت ہوئیں منہ منتہی الکلام ازالۃ تحریر
فرماتے ہیں ام کلثوم نامی زوجہ عمر بن خطاب تین تھیں - اول ام کلثوم بنت جرول خزاعیہ کے
بنت عبداللہ ذہبیہ ایام جاہلیت سے انکی زوجہ تھیں جیسا کہ کتاب کامل ابن اثیر و استیعاب
فی معرفۃ الصحابہ و تاریخ طبری و اسماء الرجال و مشکوٰۃ شیخ عبدالحق دہلوی و ازالۃ الخفا
سے ثابت ہے دوسری ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط تفسیر رازی میں ہے کہ بعد صلح
حدیبیہ وہ نکاح حضرت عمر میں آئی تھیں تیسرے ام کلثوم بنت حضرت ابی بکر ہیں اور عمر کا
خطبہ نکاح کرنا اوس سے تاریخ کامل ابن اثیر جزری و کتاب اسماء الرجال دیگر کتب سے
ثابت بلکہ بعض کتب مثل کتاب ابوالمحاسن جرجانی و بوارق محرقہ وغیرہ سے اوسکا
نکاح عمر ہونا بھی بعد الانکار والاصرار لوگوں نے لکھا ہے اور رجال مشکوٰۃ شیخ
عبدالحق میں اسطرح ہے کہ بعد مرنے ابوبکر کے ایک لڑکی زوجہ ابوبکر سے پیدا ہوئی تھی
نے اوسکا نام ام کلثوم رکھا عمر نے اوس سے درخواست نکاح کی اوس نے انکار کیا اور
عائشہ سے کہا تم جانتے ہو کہ عمر نہایت بدمزاج و کج خلق ہے واللہ اگر نکاح میرا اوس سے
کیا تو میں قبر رسول پر جاکے فریاد کرونگی - کتب معتبرہ اہل سنت مثل استیعاب وغیرہ سے
ثابت ہے کہ ۱۷ھ ہجری میں جب حضرت عمر نے کا خطبۃ النکاح ام کلثوم سے کیا عمر ساٹھ
برس کی تھی اور ام کلثوم چہار سالہ تھی اور یہ تریسٹھ سال کی عمر میں مقتول ہوئے اور
اوائل ۱۱ھ ہجری میں جناب رسالت مآب اور بعد چھ مہینے کے جناب سیدہ صلوٰۃ اللہ
علیہا کے وفات ہوئی اور آخر الاولاد جناب سیدہ حضرت محسن ہیں بس اس حساب سے
ولادت حضرت ام کلثوم ۱۰ھ ہجری میں ہوئی اور ۱۱ھ ہجری میں یتیم و بیکس ہوگئی تھیں اور
محمد بن جعفر طیار سے منسوب تھیں اور شارح مواقف نے بھی نام ام کلثوم کا گویا ان
دونوں میں لکھا ہے اور اکثر معتبرین محدثین اہل سنت مثل محمد بن عبد بن احمد
مقدسی و شمس الدین محمد بن محمد جزری وغیرہ جناب سیدہ سے سلسلہ ام کلثوم کا

کرتی ہین جیسا کہ اسنی المطالب مین مذکور ہے چنانچہ آخر سلسلہ روایت مین ہے عن ام کلثوم بنت فاطمہ بنت النبی چنانچہ تفصیل اسکی تحقات الانوار مین ہے اس سے ثابت ہوا کہ جناب ام کلثوم وقت وفات جناب سیدہ قابل تحمل روایات نہین بلکہ اقل پانچ برس کی ہون اسلئے کہ اس سے کم عمر مین ادائے شہادت و تحمل روایت اہل سنت جائز نہین رکھتے پس سنہ ۱۲ھ تک سولہ برس کی ہو چکین چار و پانچ برس کسی طرح نہین ہوسکتے بنا اسکے قطعاً و حتماً و یقیناً و جزماً ثابت ہوا کہ ہرگز ہرگز خاص بیٹی فاطمہ کی مخطوبہ و منکوحہ عمر نہ تھین اور یہ عقد ام کلثوم کا عمر سے کتب معتبرہ اہل سنت صحاح ستہ مین نہین لکھا ہوا ہے بلکہ اور کتب اہل سنت مین بجے بنت فاطمہ نہین لکھا ہے بلکہ بنت علی لکھا ہے پس واضح ہو کہ بعد انتقال ابو بکر کے حضرت علیؑ نے محمد بن ابی بکر کی ماں کے ساتھ عقد کیا اور کلثوم صغیر سن مذکور محمد کی بہن تھین بوجہ پرورش کے حضرت علیؑ کی لڑکی کہلائین اور محمد کو حضرت علی نے اپنا بیٹا کہا ہے اور یہ شیعہ المذہب تھے ان وجہات سے بغرض دھوکہ دینے عوام الناس کے بنت علی لکھدیا ہے نسل رسول اللہ صرف سبطین سے باقی ہے اور یہی نسل رسول اللہ ناقہ صالح اور کشتی نوح ہے اہل دنیا کو عقاب عذاب الٰہی سے بچانیوالے اور حدیث رسول اللہ کہ کلام خدا و ذریت رسول آل اطہر یہ دونون ہمیشہ باقی رہین گے ساتھ تا آنکہ حوض کوثر پر پہنچین اور انسے ہر ایک شخص کو متمسک رہنا چاہیے کیونکہ یہ جزو ایمان ہین اور یہی اہلبیت قرآن ناطق لا کلام ہین فضائل حضرت علی مرتضیٰ بن ابیطالب علیہم السلام حضرت علی مرتضیٰؑ کی ولادت باسعادت اندرون خانہ کعبہ مکہ معظمہ مین ہوئی اور وفات اس بزرگوار کی مسجد کوفہ مین واقع ہوئی ہے اور ابتدائے دنیا سے آجتک کسیکو یہ فضیلت حاصل نہین ہوئی اور نہوگی اور شمائل و فضائل و مناقب و شجاعت و زہد و تقوی و ترک لذات وغیرہ حد تحریر و تقریر سے بہت زیادہ ہین شمہ بھی اوسکا کوئی ادا نہین کرسکتا آپکا اسلام سب سے پہلے ہے

آپکا علم سب سے زیادہ - آپکا خلق کل سے بہتر تھا - آپکا عرفان خدائے تعالیٰ کی
تمامی دنیا سے کہیں زیادہ تر تھا - کتب صواعق محرقہ و فصل الخطاب میں ابن مسعود و
ابی بکر سے منقول ہے کہ فرمایا رسولخدا نے النظر الی علی عبادۃ - رسولخدا نے
فرمایا ہے کہ حق جل علا نے مجھے پانچ فضیلتیں عطا کیں اور علی کو بھی پانچ فضیلتیں
عطا ہوئیں مجھے کلمات جامعہ دیا اور علی کو علوم جامعہ اور مجھے پیغمبر کیا اور علی کو وصی
میرا اور مجھے کوثر بخشا اور علی کو سلسبیل اور مجھے وحی عطا فرمایا اور علی کو الہام اور مجھے
آسمان پر طلب کیا اور علی پر آسمانکے دروازے کھل گئے جیسا کہ شب معراج کو
گذرا جس مقام پر میں گیا علی کے لئے حجاب نہ تھا وہ بھی مشاہدہ کرتے تھے جب
میں زمین پر آیا علی نے مجھسے کل مشاہدہ بیان کردیا - اور پروردگار نے مجھسے زبان
علی میں باتیں کیں اور خدا نے پس پردہ سے ہاتھ نکالا اور مجھسے مصافحہ کیا وہ مثل
علی کے ہاتھ کے تھا اسی وجہ سے علی کا لقب یداللہ ہوا ہے - احمد حنبل کا مقولہ ہے
بمقابلہ حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام کسی صحابہ کبار کو کچھ بھی فضیلت نہیں ہے
شافعی نے کہا علی حُبُّہٗ جُنَّۃٌ قَسِیْمُ النَّارِ وَالْجَنَّۃِ - وَصِیُّ الْمُصْطَفٰی حَقًّا - اِمَامُ
الْاِنْسِ وَالْجِنَّۃِ - حضرت علی مرتضیٰ نے سب سے پہلے دنیا میں جمال باکمال
مصطفوی کو دیکھا نقل ہے کہ جبتک رسولخدا تشریف نہیں لائے آپنے آنکھیں
نہیں کھولیں اور دودھ بھی نہیں پیتا تھا اور اژدہا کو گہوارہ میں چاک کر ڈالا جب
خوشبوئے گیسوئے آنحضرتکے دماغ علی میں پہنچی آنکھیں کھولدیں اور جمال باکمال
سید العالم دیکھکر بہت خندان ہوئے اور آنحضرت نے گہوارہ سے اپنی گود میں
اٹھالیا اور اپنی زبان مبارک کو علی کے منھ میں دی اور دہن پاک کے لعاب کے
قطروں سے کہ اسرار غیبی کے سرچشمہ تھا سیراب ہوئے یعنی علی نے بہت دنوں
زبان پاک مصطفوی کو چوسا - ما ینطق عن الہویٰ کے شربت کو چکھا - ہذا لعاب

رسول اللہ فی نفی کہا ہے حضرت ابوطالب آپکو گود میں نہ لے سکے اسمین نکتہ یہ تھا
کہ پہلے آپکو وہ شخص گود میں لے جو صاحب رسالت ہو اور انہی ہاتھوں کا دودھ اسوجہ
سے نہیں پیا تھا کہ ابتدا جمال انجناب دیکھکر قطرات علوم سے چشمہ لب کو نوش
کریں پھر آنحضرت نے فاطمہ بنت اسد سے فرمایا کہ جسطرح میں نے اس بچے کو غسل
دیا اور یہ خود بخود بلا سہارے دوسرے کروٹ بدلتا ہے اسیطرح جب میں روز آخر کو
اس دار غرور سے سرائے سرور کو انتقال کرونگا یہ ابن عم میرا مجھے غسل دیوے گا
اور میں بھی ایسا ہی بغیر مدد دوسرے کے کروٹیں بدلتا جاؤنگا ۔ بشارۃ المصطفیٰ
تحریر ہے کہ حضرت علی نے بغل وکنار رسولخدا میں تربیت و پرورش
پایا ہے اور پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ عرش وکرسی ولوح وقلم اور ساتوں آسمانوں کو
میرے نور سے پیدا کیا اور زمین کو پہاڑ نباتات و اشجار و بحار کو نور
علی سے پیدا کیا آپکو ابوتراب اسی وجہ سے کہتے ہیں
من آنگاہ آفریدہ افلاک و چرخ انجم رخشان و ماہ و خورشید آنگاہ آفرید نور علی
کہ نور او زمین بد و بد خاک را پدر با و احلال پوشش خورش
بر دشمنش حرام زن و مال و خواب و خورد
سے مروی ہے باین عبارت کہ فرمود رسولخدا کہ بخدا کہ مرا
نگند کسے علی را مگر آنکہ تغیر دہد خدا ہر نعمتے کہ از و باشد
قبل از آنکہ باتش داخل شود اے ابن عباس در بارہ علی شک مکن کہ شک
در بارہ او موجب خروج از ایمان و دخول در جہنم است

خواجہ معین الدین چشتی کے اشعار یہ ہیں

نسبت شہ نجف کہ در رو فرد است — داد غزنہانیان بہ بیمارش دست
بر بحث ما رسول تا علی پا نہ نہاد — میدان بہ یقین کہ حق بہ کرسی نشست

اشعار بو علی قلندر

بہر دین دل کند از دنیا علیؑ — آن ولی والی ملک ہے
آن وصی مصطفیٰ شیر خدا — آن علیؑ زوج بتول پارسا
زال دنیا را چنان زد پشت پا — تا نیاید در نکاح اولیا
ولد وہ ہوئے کعبہ کے اندر — عجب رتبہ ہے شاہ لافتیٰ کا
فضائل ہل اتیٰ سے ہے ہویدا — سزاوار خطاب قل کفیٰ کا

روایت ہے کہ جب رسول خداؐ حجۃ الوداع سے پھرے تو غدیر خم پر اونٹ اور سب صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا جس کسی کا میں بن گیا مولا اوس کا علیؑ مولا ہے علی مرتضیٰ بخ بخ پھر عمر نے کہا کہ اے حیدر ابن عم جناب

آج تم نے یہ مرتبہ پایا — کہ ہوئے مومنین کے مولا
ہو مبارک یہ مرتبہ تم کو — آج تم ہر بشر کے مولا ہو

روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ علیؑ کا درجہ میرے یہاں ایسا ہی جیسا درجہ خدائے پاک کے یہاں ہے۔ حدیث میں ہے کہ فاطمہؑ کی ایذا میری ایذا ہے اور اوس کی رنجیدگی میری رنجیدگی اور حسنینؑ جوانان جنت کے سردار ہیں اور ان کا باپ علیؑ ان سے افضل ہے۔ روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے علیؑ تو مجھ سے ایسا ہی جیسے ہارون تھا موسیٰ سے مگر میرے بعد نبوت نہیں ہوئی البتہ تو میرا خلیفہ و جانشین ہے۔ انس کہتا ہے کہ روز دوشنبہ کو جناب رسول خدا مبعوث برسالت ہوئے اور حضرت علیؑ روز سہ شنبہ کو اسلام لائے اور جناب رسالتمآب صلعم کے ساتھ نماز پڑھی اور کلینی سے روایت ہے کہ نو برس کا سن تھا اور ابن اسحاق کہتا ہے کہ سن اوس جناب کا دس برس کا تھا اور ابی اسود سے مروی ہے کہ اوس وقت میں سن علی مرتضیٰ کا بارہ برس کا تھا یا بوطالب مروی لکھتا ہے

کہ یہی روایت صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے عبد اللہ بن موسی نے علی صالح سے اور اوسنے علی بن منہال ابن العمرو سے اور اوسنے عباد بن عبد اللہ سے عباد کہتا ہے کہ سنا مینے علی کو کہ وہ کہتے تھے کہ مین بندہ خدا اور بھائی ہون رسول خدا کا اور مین صدیق اکبر ہون نہ کہیگا اس لقب کو مگر کذاب مفترا۔ نماز پڑھی مینے سات برس پیشتر رسالت محمدی کے کتب سماوی مین اسماء علی الیلیا و بقول لے تقویش یعنی امام اول و وصی مرقوم ہے بعد وفات حضرت فاطمۃ الزہرا کے آپنے کئی عقد و متعہ کئے۔ ام البنین بنت خوعم خولہ بنت قیس بن سلمہ۔ ام حبیب بنت عبادہ۔ ام حبیب ثانیہ۔ اسما بنت عمیس۔ ام سعید۔ امامہ بنت ابو العاص آپکے اٹھائیس فرزند پیدا ہوے تیرہ[13] بیٹے اور پندرہ بیٹیان چنانچہ تین بچے ایام طفولیت مین انتقال کر گئے اور حضرت محسن شکم فاطمہ زہرا مین بعد انتقال رسول خلیفہ کے دروازہ گرانیکے صدمہ سے شہید ہوے یہ قصہ بہت مشہور ہے آٹھ بیٹون نے معرکہ کربلا مین اپنے برادر بزرگوار حضرت امام حسین سبط رسول کے ہمراہ بیکس با دیگرے تین دنکی پیاس مین بے آب و دانہ اپنے نانا کی امت کے ظلم سے واسطے بقاء اسلام و تذلیل کفر کے خدا کی راہ مین سجدہ شکر کرتے ہوے صابر و شاکر بہتوں کو داخل جہنم کر کے شہید ہو گئے یہ معرکہ مشہور و معروف و حدیثون و روایتون مین مرقوم ہے۔ مگر ان کسب فرزندوں مین سے پانچ فرزند صاحب عقب ہوے حضرت امام حسن شہید زہر دغا و حضرت امام حسین شہید معرکہ کربلا سبطین رسول اللہ و حضرت محمد اکبر حنفیہ و حضرت عباس علمدار و عمر اطرف علیہ السلام عمر ابن علی انکی مان ام حبیب بنت عباد بن ربیعہ تھین انکی اولاد مین ابو الفتح لاہوری ہند مین آئے حضرت عباس علمدار ملقب ماہ بنی ہاشم تھے اور اس علم کے تین بھائی عثمان و جعفر و عبد اللہ نے معرکہ کربلا مین اول شربت شہادت کا

بچکا اور اس بزرگوار کی ماں ام البنین بنت خردم کلابیہ تھین آپکی وفاداری
جان نثاری مشہور اور حضرت سکینہ اپنی بھتیجی دختر امام مظلوم کے لئے معرکہ کربلا مین
مشک و بھائی اور پانی بہم پونچانیکی کوشش مین شیرانہ صفت سے سیکڑون کو
مار کر شہید ہوے آپکے دو فرزند تھے محمد شہید کربلا و عبد اللہ انکی نسل سے
شیخ بدر الدین عرف شیخ دانیال مولانا عود ہندمین آئے اور قصبہ ستر کھ مین سکونت
پذیر ہوے انکی اولاد شہر جونپور امیٹھی و نرگانوان وغیرہ پرگنہ ستر کھ مین موجود ہین
اور محمد حنفیہ انکی ماں خولہ بنت قیس بن سلمہ تھین یہ اپنے پدر بزرگوار کے مثل
بڑے شجاع و دلیر تھے جب انھون نے حال پر ملال معرکہ کربلا سنا پس اہلبیت رسول اللہ کے
مصیبت پر زار زار گریہ و بکا کیا اور قسم کھائی کہ جبتک امت نابکار ظالمان
پر دغا سے اپنی بھائی و آقا و پیشوا و امام کے خونکا عوض نلونگا او سوقت تک
گھوڑے پر سوار رہونگا اور عیش مجھپر حرام ہے چنانچہ پاپیادہ آپنے جنگ عظیم کے
اور قرار واقعی اون ملعونونکو سزا دی اور ایک ایک کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر عذاب
سخت سے جہنم مین پونچایا چنانچہ تمامی شیعہ آپکی اور مختار بن ابو عبیدہ ثقفی کے
مداح و ثناخوان ہین ابن زیاد کو مختار نے معہ چودہ ہزار قاتلین امام کے قتل کیا
اور ملاعینون پر ہر صبح و شام لعنت کرتے ہین آپکی پانچ فرزند معقب ہوے
علی و جعفر و خواجہ محمد و عبد اللہ و عبد المنان اور آپکی نسل سے سادات قصبہ کاکوری
مین دو لقب سے ملقب ہین ایک مخدوم زادگان اولاد علی بن احمد حنفیہ
اور دوسرے ملک زادگان اولاد خواجہ محمد بن محمد حنفیہ سے اور یہ سادات
علوی بہت باعزت و با اقبال ہین اور دہول پور باڑی و ہانسی و حصار
مین سلیم پور مین بھی ہین عبد المنان بن محمد حنفیہ کی انسل سے سالار مسعود غازی
وارد ہند ہین فضایل حضرت حسنین سبطین آل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام آپکے لقب سبب سے

یعنی امین سے سید۔ طیب۔ وصی۔ ولی۔ زاہد۔ امین۔ حجت خدا۔ سبط رحلة رسول خدا
شہید و رشید۔ تابع المرضات اللہ و راکب دوش مصطفے و قرۃ العین فاطمۃ الزہرا
بتول عذرا۔ جگر گوشہ علی مرتضےٰؑ ان دونون شہزادونکی گہوارہ جنبانی جبرئیل امین
کیا کرتے تھے۔ انہین کے لئے ہرنی بچے لیکر آئی تھی۔ ایکمرتبہ صغیر سنی مین یہ دونون
شاہزادے عید کے دن نئے کپڑے لنفیس مانگتے تھے و مچلے ہوئے تھے ان دونونکی
خاطرداری خدا و رسول کو مد نظر تھی فوراً رضوان بہشت بحکم خدا لباس پاکیزہ معطر
لیکر بصورت خیاط حاضر ہوا۔ انکی دلشکنی کسی وقت مین خدا اور رسولخدا و علی مرتضےٰ
و فاطمہ زہرا علیہم الصلوۃ والسلام کو منظور نہوئی یہانتک کہ ہوئی کے دو دو بکرہا
ایکمرتبہ جناب علی مرتضےٰؑ نے ایک سائل کی رفع حاجت کے لئے ان دونون ہونہار
بہشت کو رہن کرکے ایک یہودی سے کئی ہزار درہم قرض لئے اور وہ یہودی دشمن
خاندان رسالت تہا اوسنے ایک تاریک کوٹھری مین سبطین رسول اللہ کو بند کیا اور
مقفل کر دیا۔ اللہ تعالی نے اوسے روشن کر دیا اور میوہ بہشتی بہیجا جب اوس یہودی
نے دیکہا وہان پر روشنی نور کی پایا اور خوشبو سے معطر اور میوہ بہشت کہاتے ہوئے
دیکہا حیران ہوکر پریشان حال ہوا ایس چاہا کہ میوہ بہشتی چکہون تو پتھر ہو گئے تب
بہت غضبناک ہوا اپنے غلام کے ساتھ اپنے باغ مین بہیجدیا کہ وہان پر ان
شاہزادون سے آبپاشی کرا دے۔ وہان خدا کے حکم سے پانی خود بخود چاہ سے
اوبلنے لگا یہانتک کہ دم زدنمین تمام باغ ڈوب گیا سوائے اوس مقام کے جہان
جہان باغ دونون شاہزادے بیٹھے ہوئے تھے وہان پر پانی نہین پونہچا۔
حضرت علی مرتضےٰؑ اوس یہودی کے گہر تشریف لائے اور اوسکا زر رہن ادا کرکے
ادا کر دیا اور شاہزادونکے طالب ہوئے وہ بہت پریشان ہوا بالآخر اوسنے
حال فراوانی آب عرض کیا آپ نے فرمایا کہ وہ بفضلہ خیریت سے ہین

پھر حضرت اوس یہودی کے ساتھ وہان پر آئے دیوار خانہ باغ سے پانی نیچے
ٹپکتا تھا پس آپ نے پانی پر ہاتھ رکھا پانی کو سکون ہوا اور فوراً اوسی چاہ مین
اوتر گیا دونون شہزادون کو خوش و خرم میوہ بہشتی کھاتے ہوئے دیکھا اور
اوس جگہ جہان حسنین بیٹھے ہوئے تھے وہان باغ مین کوئی شخص کبھی نہین جاتا تھا
ایک دیو مسخر بہ اژدہا مان پر مدت سے قید تھا وہ اسیوقت بطفیل سبطین رہا ہوا
اور صورت شکیل پایا - یہ حال دیکھکر فوراً وہ یہودی مسلمان ہو گیا آل النبی
ذریعتی وہم الیہ وسیلتی ارجو بہم اعطی غداً بید الیمین صحیفتی - حضرت امام حسن علیہ
السلام امام دوم ہین اور آپکے پندرہ فرزند تھے آٹھ لڑکے اور سات لڑکیان انمین
سے تین فرزند احمد قاسم و عبداللہ معرکہ کربلا مین اپنے عم بزرگوار کے ساتھ شہید ہوئے
و طلحہ فوت ہوئے آپکے چار فرزند معقب ہوئے زید و حسن مثنیٰ و حسین اثرم - عمر
لیکن مروی ہے کہ تھوڑے دنون کے بعد کوئی اولاد باقی نہین رہی بجز اولاد
دو فرزندون کے زید حسن مثنیٰ صاحب اولاد ہوئے ہین اور انہین کی نسل سے
سادات حسنی ہین اور صرف حسن مثنیٰ کی نسل ہندوستان مین پائی جاتی ہے [illegible]
انکی شادی فاطمہ صغریٰ بنت امام حسین علیہ السلام سے ہوئی تھی بڑے ابراہیم بن
حسن مثنیٰ کی اولاد ہند مین کم ہے اور صرف ہند [illegible] ہے اور [illegible]
[illegible] عبداللہ بن حسن مثنیٰ اونکی اولاد ہندوستان مین ہے [illegible] سادات [illegible]
جالیس و نصیر آباد وغیرہ و سادات سکنہ دہلی و بدایون - [illegible] و اولاد سید
قطب الدین محمد سے ہین - اور سادات جو نبیرہ فرزندان سید [illegible] مین
اور سادات ردولی اولاد سید حیدر سے ہین اور شیخ [illegible] و شاہ [illegible]
اولاد غوث الاعظم ہین اہل تشیع غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی جنکے [illegible]
سیادت کے قائل نہین ہین اور کتاب زیدیہ قنوجی مین ہے کہ یہ عجمی سے [illegible] اور

انہون نے دعوی سیادت نہین کیا انکا پوتا ابو صالح نسابنے دعوی سیادت کیا
الا اُسوقت کے نسابون نے شہادت نہین دی اور بحوالہ غیاث اللغات بیان
کیا کہ یہ ماہر علم موسیقی تھے اور بحوالہ کتاب غنیۃ الطالبین قادری لکھا ہے کہ نبوت
بنی اسرائیل سے جب بنی اسمعیل کو منتقل ہوئی اور صرف یہود منغش ہوے ویسا ہی
خلافت مین سادات بھی شیخیت پر یہ خاص کلام دال ہے الا اکثر سبب نسب
مین آپکا سلسلہ سادات حسنی مین مرقوم ہے واللہ اعلم۔ وسادات بلگھا و بہار
فرزندان سید فضل اللہ معروف بہ سید گوشائین ہین اور سادات کوتره فرزندان
سید جلال الدین ہین اور سادات دہلی وہندون وبیانہ فرزندان سید عماد الدین
محمد بغدادی ہین وسادات نصیر آباد۔ ردولی چندہار۔ اجھوا۔ گودنی۔ ستی
منعم آباد۔ راجپور۔ رسول پور۔ کراولی۔ کرہی و پہ ماچرا۔ گوالیار دہلی وسو
وسادات بیجا پور سی فرزندان سید محمود ہین ردولی چندہار فرزندان سید حمید اللہ
وسید احمد ہین وسادات مالنی پوری اولاد سید احمد سادات فتحپوری اولاد سید صالح
ہین حضرت سید الشہدا امام حسین سبط رسول اللہ علیہ السلام امام سیوم ہین غریب الغربا
آنکہ فرمانات اللہ شہید دشت کربلا موجب بقاء ملت بنی اللہ ہین حدیث میں مرقوم
ہے کہ ایک راہب کے کوی فرزند نہ تھا اور اوسکو اولاد کی بڑی تمنا تھی حاضر دربار
رسول مختار ہوکر ایمان لایا اور التدعای فرزند کی حالانکہ اوسکی قسمت مین کوئی فرزند نہ
تھا ناگہان حضرت امام حسین علیہ السلام آگئے اور آپ نے اوسکے لئے درگاہ باریتعالے
مین دعاکی پس ایسا ہی اللہ تعالی نے آپکے دعاکی برکت سے اوسکو سات
فرزند نرینہ عطا کئے۔ روایت ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام پیدا ہوے
حق سبحانہ تعالی نے جبرئیل کو حکم دیا کہ ایک گروہ ملائک اپنے ساتھ لیکر زمین پر جاؤ
اور یہ ایلچیت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مبارکباد دو پس جبرئیل بحکم رب جلیل نازل ہو کے

اثنار راہ مین گذر جبرئیل کا ایک جزیرہ مین ہوا کہ اوسمین ایک فرشتہ تہا اور نام
اوسکا فطرس تہا جسکو سات برس قبل سے حق تعالی نے پر و بال توڑ کر اوسی جزیرہ
مین گرا دیا تہا وہ وہان پر عبادت خدا کرتا تہا اوسنے تعمیل حکم الہی مین کچھ توقف کیا
اسیوجہ سے معتوب ہوا تہا جب جبرئیل کا گذر اوس جزیرہ سے ہوا فطرس نے
پوچہا کہا انکو جاتے ہو جبرئیل نے کہا بحکم خداے جلیل محمد مصطفے کے پاس جاتا ہون
فطرس نے کہا مجہے بہی اپنے ساتہہ لیچلو کہ وہ جناب میرے حق مین دعا فرماوین جبرئیل
اوسکو ساتہہ لیکر حضرت کیخدمت مین آئے اور حال فطرس کا عرض کیا حضرت نے فرمایا
کہ اوس سے کہو کہ اپنے بدنکو میرے فرزند حسین کے بدن سے ملے جب فطرس نے بموجب
ارشاد فیض بنیاد اپنے بدنکو امام حسین علیہ السلام کے گہوارہ سے ملا فورًا حقتعالی
نے اوس شافع روز جزا کی برکت سے بال و پر اوسے عنایت فرماے کہ وہ حضرت
جبرئیل کے ساتہہ ملا اعلی کو پرواز کر گیا۔ رسول خدا نے فرمایا ہے الحسین منی
و انا من الحسین ـ سوا انکے سیکڑون فضایل ہین کون تحریر کر سکتا ہے۔
حضرت امام مظلوم کربلا سید الشہدا کے آٹہہ فرزند تہے پانچ پسر تین دختر علی اکبر
و علی اوسط و علی اصغر و محمد و حمزہ و جعفر اور سکینہ فاطمہ کبری و فاطمہ صغرے
محمد و جعفر صغر سنی مین فوت ہوے دو معرکہ کربلا مین درجہ شہادت پر فائز ہوے
اور تمامی سادات بنی حسینی اولاد سید ساجدین امام زین العابدین علیہ السلام
سے ہین جناب سید الشہدا غریب الغربا پر گریہ و بکا کرنا اور مجلس عزا برپا کرنا
سنت پیغمبران سلف مثل حضرت آدم و نوح و سلیمان وغیرہ و پیغمبر آخر زمان
و شیعہ خدا ہے پس جمیع امت محمدی پر مجلس ماتم برپا کرنا و گریہ و بکا کرنا اور محبت
بنی آل اطہار سے رکہنا عین فرض بلکہ جز ایمان ہمارا کلام ہے چنانچہ شیخ عبد
القادر جیلانی غنیۃ الطالبین مین لکہا ہے کہ ام سلمہ سے روایت ہے

کہ رسول خدا میرے گھر میں تھے حسین علیہ السلام آئے اور پیغمبر خدا کے سینہ پر کھیلنے لگے
پس میں نے دیکھا کہ آنحضرت کے ہاتھ میں ایک ڈھیلا مٹی کا ہی اور نبی خدا زار زار روتے
ہیں جب امام حسین علیہ السلام چلے گئے میں نے رسول خدا سے پوچھا کہ میرے ماں باپ
آپ پر فدا ہوں آپکے گریہ و بکا کا کیا سبب ہے فرمایا کہ حسین آئے اور [illegible]
مجھے نہایت خوشی ہوئی اور وہ میرے سینہ پر کھیل رہے تھے اوسی وقت جبرئیل
امین نازل ہوئے اور مجھے یہ مٹی دیگئے ہیں اور کہا کہ یہ حسین ایک دن بعد تمہارے
[illegible] دیکھا تشنہ لب بے آب و دانہ زمین کربلا پر آپکی امت نابکار کے ہاتھ سے بقتل و ستم
معہ رفقا و اطفال شیرخوار کے زمین گرم پر مثل ماہی بے آب کے شہید ہوگا اور کوئی
اوسکا فریادرس نہوگا اور اوسکے اہل حرم اسیر ہو کر دیار بدیار پھرائی جاوینگی اس
خبر سے میرا جگر پاش پاش ہوگیا اور بہ شدت مجھے رقت آئی اور نبی حسین کی
صورت دیکھکر اوسکی مظلومی پر زار زار رویا اور ایسا ہی کتاب مذکور میں ابی [illegible]
شیخ مسطور نے لکھا ہے کہ جس دن حسین علیہ السلام شہید ہوئے اونکی قبر [illegible]
فرشتے بحکم خدا نازل ہوئے اور قیامت تک وہ مظلوم کی [illegible]
رہیں گے اور شیخ ابن حجر مکی نے ابن سعد سے لکھا ہے [illegible]
کربلا میں علی مرتضی کا گذر ہوا دریافت کیا کہ یہ کون [illegible]
بیان کیا کہ اسے نینوا و ماریہ کہتے ہیں یہ موضع لب فرات ہے اور اس دریا کو نہر
بھی کہتے ہیں پھر پوچھا اور بھی کچھ نام ہے اون لوگوں نے کہا کہ اسے کربلا
بھی کہتے ہیں پس اسقدر روئے اسد اللہ الغالب کہ ریش مبارک اشکوں سے تر
ہو گئی اور فرمایا کہ میں سنت رسول خدا میں داخل ہو گیا اور وہ واقعات شہادت
بیان فرمائی کہ یہاں یہاں پر اونکے اونٹ اوتریں گے اور اس مقام پر وہ
شہید ہو کر گرینگے زمین و آسمان اونپر روئیں گے۔ اور ایسا ہی ترمذی نے

اپنے صحیح مین بسند سلمی انصاریہ نقل کیا ہے۔ اور شیخ عبد العزیز دہلوی نے سر الشہادتین
مین۔ اور کتب مشہور و معتبر سنیون مین بہت سے روایات صحیحہ درباب گریہ و بکا
حال پر ملال امام مظلوم مین مرقوم ہین۔ مراثی حضرت زینب و کلثوم اور حضرت
زین العابدینؑ اور دیگر آئمہ و دعبل خزاعی وغیرہ شعرا کے زبان زد خلق ہین مشکوۃ
مین منقول ہے کہ ابن بہار شاعر زمین کربلا پر گیا اور چند شعر مرثیہ امام مظلوم مین کہے
اور سو گیا خواب مین رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ فرماتے ہین کہ یہ مرثیہ تیرا مقبول ہو گیا
اور حق تعالی نے گناہ تیرے بخشدیے اور مراثی امام ابو حنیفہ و امام شافعی کے
بکثرت ہین جنکا حد و حساب نہین ہو سکتا ہے۔ اور ایسا ہی محمد ابن سعید صاحب
قصیدہ بردہ کے راویان صحیح الاخبار سے منقول ہے کہ جب حسینؑ یکہ و تنہا معرکہ
کربلا مین بمقابلہ اعدا دین اختتام حجت فرماتے تھے آہ اون ظالمون مین کوئی شخص
ایسا نہ تھا کہ جو اس غریب الغربا بیکس و تنہا خامس آل عبا مظلوم کربلا سبط رسول
الشفیعہ بتول پر ترس کہا کر تہوڑا سا پانی پلا دیتا۔ بلکہ بعوض پانی کے تیر باران کرتے
تھے اور علی اصغر شیر خوار کو دست حق پرست امام مظلوم مین تیر سہ پہلو سے
شہید کر ڈالا اوسوقت بھی حضرت نے بجز شکر کے بد دعا نہین دی پس مروی ہے
کہ گروہ انبیا و گروہ فرشتگان و گروہ اجنہ خدمت بابرکت امام مین حاضر ہوے
اور طلبگار اجازت جنگ ہوے لیکن امام حسینؑ نے فرمایا کہ مجھے سواے ذات
پروردگار اور کسیکی امداد کی حاجت نہین ہے اوسکی قدرت سے پانی کا محتاج نہین
ہون اور یہ فوج میری بمقابلہ مین نہین ٹھہر سکتی ہو الا مجھے پیش خدا اپنا صبر دکھلانا
منظور ہے اور ایفاے وعدہ کا خیال ہو اور اس خون بہا کے عوض مین خداے
آمرزگار سے طالب ہون کہ روز قیامت کو میرے نانا کی امت گنہگار کی بخشائش ہو
اور مین اپنے وعدہ پر صابر و شاکر ثابت قدم رہون لکھا ہے کہ بعد شہادت

اصحاب بیٹے و بھتیجے و بھانجے و بھائیون و رفقائی شہادت مین ہر بار آپ نے شکر کیا
حتی کہ پسران مسلم و فرزندان جعفر طیار یعنی حضرت عون و محمد و ذریت عقیل و برادران
عباس علمبردار و قاسم گلگون قبا معہ دیگر فرزندان حسن مجتبیٰ و غیرہم بنی ہاشم
کی باری آئی انکے ماتم مین بھی آپنے سنگ صبر سینہ گنجینہ اسرار الٰہی پر رکھ لیا اور شکر
پروردگار کیا مگر شہادت علی اکبر و علی اصغر شیرخوار کی نہایت جانگداز اور سخت
واقعہ تھا انکی شہادت مین فرمایا کہ اے بار الہا تیری امانت سے حسین ادا و سبکبار
ہو گیا اور ہر حال مین تو نے اپنے افضال سے حسین کو ثابت قدم رکھا اب امیدوار
ہون کہ درجہ شہادت سے بھی جلد فائز ہو کر اپنے نانا سے ملاقات کرون پس
حکم پروردگار ہوا کہ اے حسین تو نے صبر دکھلایا اب جنگ بھی دکھلا دے۔ تب
آپ تلوار کھینچکر مثل شیر گرسنہ اوس فوج اشرار پر کہ جو مثل مور و ملخ کئی فرسخ تک
چھائی ہوئی تھی حملہ ور ہوئے پس کسیکو یارای جنگ نہ تھا سیکڑون ملعون
داخل جہنم ہوئے تا اینکہ ملعونون نے بواسطہ روح رسول و فرزندان بتول و شہدائے
کربلا امان مانگی پس حضرت امام حسین نے نام محمد سنتے ہی فوراً تلوار روک لی اور فرمایا
کہ اب حسین کو جنگ منظور نہین شہادت منظور ہے بس یہ سنتے ہی کل فوج
اشرار بھاگی ہوئی یکجا ہو گئی اور ہر چہار طرف سے گھیر لیا اور سبط رسول اللہ پر بقدر
تیرباران کیا کہ مثل ساہی کے کانٹے جسم نازنین پر نمودار ہو گئے پھر سجدہ شکر الٰہی
مین پس پشت سے اوس مظلوم کربلا کو شہید کیا۔ روایت ست کہ بر پیکر شہ دین نود
ہزار و نہ صد و پنجاہ و یک جراحت بود و غل یہ ہوا اسکو امام دو جہان لٹتے ہین
نیزون کے سایہ مین شبیر اذان کہتے ہین۔ اور اس حال پر ملال پر اجنہ کی گریہ
و بکا اور نوحہ و ماتم مشہور ہین اور اس واقعہ ہوش ربا کے دن
بیت المقدس کین مین پتھر سے خون جاری ہو گیا تھا۔ اور تمام آسمان پر سرخی

پھیل گئی اور چشمہ ہوا سقدر تاریک ہو گیا کہ ستارے آسمان پر دکھائی دیتے تھے
بروز شہادت آسمان سے خون برسا۔ اور چھ مہینے تک جو سنگریزہ اوٹھایا جاتا تھا
اوسکے نیچے خون تازہ نظر آتا تھا۔ تین دن آسمان کا رنگ سرخ رہا (خداے تعالےٰ نے
قاتلان حسینؑ پر اپنا غضب ظاہر کیا) بروز شہادت خراسان و شام و کوفہ کی
دیوارون پر خون برسایا اور وے سب ملعون فی النار والسقر یا اندھے ہو گئے
یا روسیاہ ہوے بہزار خواری عذاب الٰہی مین معذب ہو کر داخل جہنم ہوئے
کہیعص تفسیر صافی مین کتاب اکمال سے منقول ہے کہ لوگون نے حضرت صاحب الامر
علیہ السلام سے تفسیر اس آیہ کریمہ کی پوچھی حضرت نے فرمایا کہ یہ حروف اخبار غیب سے
ہین درباب واقعہ شہادت امام حسین علیہ السلام کہ خداوند عالم نے ذکریاؑ کو اوس پر
مطلع کیا بعدہ رسولخدا کو قصہ اسکا یون ہے کہ ذکریا نے حق تعالےٰ سے سوال
کیا کہ اسماء پاک پنجتنؑ اونکو تعلیم کرے پس خداوند عالم نے حضرت جبرئیلؑ کو
بھیجا کہ اونھون نے یہ اسماء حضرت ذکریا کو تعلیم کئے پس جب حضرت ذکریاؑ ذکر
محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ علیہم السلام کا کرتے تھے تمام غم والم اون کا دور
ہو جاتا تھا اور جب ذکر حسینؑ کرتے تھے تو شدت گریہ سے آواز اونکے
گلے مین پیچیدہ ہو جاتے تھے اور تمام دنیا کا غم اوپر طاری ہوتا تھا پس
ایک روز درگاہ الٰہی مین عرض کی کہ خداوندا کیا سبب ہے کہ جب مین چار بزرگونکا
ذکر کرتا ہون تو انکے اسماء متبرکہ سے مجھے جمیع آلام مین تسکین ہو جاتی ہے اور جب
ذکر حسینؑ کرتا ہون تو بے اختیار میرے آنکھو نسے آنسو جاری ہوتے ہین
پس آگاہ کیا اونکو حق تعالےٰ نے اس قصہ سے اور فرمایا کہیعص کاف نام ہے
کربلا کا اور ہا سے مراد ہلاکت عترت ہے اور یا سے اشارہ ہے نام یزید ملعون کیطرف
اور عین سے عطش حسینؑ اور صاد سے صبر حسینؑ مراد ہے جب ذکریا نے یہ حال سنا

تو بے اختیار ہو کر روئے اور تین روز تک مسجد سے نہ نکلے اور نہ کسیکو آنے دیا بعد اسکے کہنے لگے خداوندا مجھے بھی ایک فرزند عنایت کر کہ وہ ارث و وصی میرا اور قائمقام حسین بن علی کا کر بعد اسکے مجھکو بھی اوسکے غم مین مبتلا کر جیسا کہ محمد مصطفےٰ کو اونکے فرزند کے غم مین مبتلا کریگا پس حق تعالےٰ نے اونہین یحییٰ کو کرامت کیا اور یحییٰ کے غم مین حضرت زکریا کو مغموم کیا اور حمل حضرت یحییٰ چھ مہینے کا تھا اسیطرح حمل حضرت امام حسین ع چھ مہینے کا تھا۔

ذکر محبت اہلبیت علیہم الصلوٰۃ والسلام

واضح ہو کہ بیٹا مظہر ذات ہوتا ہے اور بیٹے مظہر صفات نبوت آپ پر ختم تھی آپکے بیٹے طفولیت مین فوت ہو گئے کیونکہ آپنے سب درجات الکمال ختم کر دئے تھی اور ضرورت نرینہ اولاد کی باقی نہین رہی تھی پس پروردگار نے مظہر صفات نبوت اور اوسکی آل کو قیامت تک باقی رکھا تاکہ آنحضرت کا فیض اور ظہور کمالات بند نہ رہے حضرت رسول ص نے اصلاح و ہدایت امت کے لئے دو رکن مقرر فرمائے کتاب اللہ و عترتی رسول ص کی ذریت کو سلف سے خلف تک یا ابن رسول اللہ کے لقب سے لوگ مخاطب کرتے آئے ہین اور کرتے ہین اور کرینگے۔ اور مودت اہلبیت کی پیغمبر خدا کی وصیت کے بموجب امت پر فرض ہے اور اس حدیث کو حجۃ الوداع و مرض الموت و غدیر خم اور دیگر مواضع مین بتکرار فرما کر امت پر حجت قائم کی روایت ہے آخری کلام رسول اللہ وصیت تھی امت کو تمسک اہلبیت کے بارہ مین تاکہ امت گمراہی سے بچی رہے امام فخر الدین رازی فرماتے ہین آنحضرت کی اولاد پاک پانچ امور مین آپ سے مساوی ہے (۱) سلام مین السلام علیک ایہا النبی۔ السلام علےٰ آل یٰسین (۲) صلوٰۃ مین اللہم صل علےٰ محمد و علیٰ آل محمد۔ (۳) طہارت مین طٰہٰ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا (۴) تحریم صدقہ مین (۵) محبت مین فاتبعونی

یحببکم اللہ - قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ معنی انما یرید اللہ
آن بود پیش عارف آگاہ کہ خدا را از لوث رجس و فساد ہست تطہیر اہلبیت
مراد - چون بود رجس ذلت و عصیان - نیست تطہیر آن بجز غفران - پس ہمہ اہلبیت
مغفور اند - و از عقوبات اخروی دور اند - یافتری ہیچ شرع و ایمان اند - گوہر درج
صدق و صفا اند - بہرہ مند اند از نبی و نسبہ - کالولد گفتہ اند مر ابیہ - جیسے
قرآن کی محبت خدا کی محبت کی نشانی ہے ایسا ہی اہلبیت کی محبت رسول علیہ السلام کی
محبت کی نشانی ہے - بعد وحی منقطع ہوئی حضرت آئمہ اثنا عشر مستفیز از فیوض وحی
ہیں - اور یہی قرآن ناطق ہیں حضرت رسولؐ نے اپنے جد ابراہیم کی سنت
پر فیض امامت سے جاری رکھنے کے لیئے سادات بنی فاطمہ کے حق میں دعا کے
اللھم صل علی محمد و آل محمد کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید
خدائے کریم نے یہ دعا مقبول فرمائی اور آپکی ذریت سے دوازدہ امام پیدا کیئے
یہانتک کہ اس فیض کا خاتمہ حضرت مہدی صاحب الزمان علیہ السلام پر ہوا اور
یہ قائم آل محمد امام عصر نظروں سے غائب ہیں انکی پیدائش کی خوشی میں شب برات
اسلام میں جاری ہے - جو شخص نماز میں آل خیر الانام پر درود نہ پڑھے
اسکی نماز کامل نہیں ہوتی شعر ہے جو سنو تو حب آل سید ابرار کے بغیر دین ہے
اسلام ہے ایمان ہے عرفان ہے - وانی لغفار لمن تاب و آمن و عمل صالحا ثم اھتدیٰ
اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اہتدا سے مراد راہ پاتا ہے بطرف آل رسول
مقبول کے - جب یہ آیہ اتری فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم
فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم و انفسنا
و انفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین - تو آنحضرت نے
فاطمہ و حسنین و علی ع کو ساتھ لے لیا - انفسنا سے آنحضرت و حضرت علی مراد ہیں

ابناء سے حسنین نساء سے فاطمہ نصاریٰ حضرت سے آخر کہنے لگے کہ اگر عیسیٰ ابن اللہ کا بیٹا نہین تو کسکا بیٹا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی کہ آدم کو نہ ماں باپ اگر عیسیٰ کو باپ نہو تو کیا عجب ہی پھر اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اگر نصاریٰ سمجھانے پر نہ قائل ہون تو اونکے ساتھ قسم کرو یعنے دونون طرف اپنی جان و اولاد سے حاضر ہون اور دعا کرین کہ جو کوئی ہم مین جھوٹا ہی اوسپر لعنت و عذاب پڑے پھر آنحضرت خود و حضرت فاطمہ و امام حسن و امام حسین و حضرت علیؑ کو لیکر گئے اون نصاریٰ مین جو دانا تھے اونھون نے مقابلہ نکیا اور جزیہ دینا قبول کیا تفسیر کشاف مین ہے کہ اس سے بڑھکر فضل اہلبیت مین کوئی دلیل نہین ہی اور آنحضرت نے جب انھین حضرات کو ساتھ لیا معلوم ہوا کہ یہ آیت خاص انہین کے لئے تھے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ قسم ہی پروردگار کی میرا رشتہ و پیوند دنیا و آخرت مین صلہ کیا گیا ہے آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص میری اولاد کا حق نہ پہچانے گا وہ تین باتون مین سے ایک سے خالی نہین۔ یا ولد الزنا ہے یا منافق یا ولد الحیض۔ رواہ ابو الشیخ والدیلمی بیہقی و بغوی نے تصریح کی ہے کہ محبت آل رسول کی فرض عین ہی اور انکا بغض حرام ہی اور شین کیونکہ اہلبیت آنحضرت کے بضعہ و جگر پارہ ہین۔ روایت ہی کہ آدمی آدمی کی تعظیم کے لئے کھڑا ہووے مگر اولاد ہاشم کہ وہ کسی کے لئے نہ کھڑے ہون۔ حدیث مین آیا کہ آنحضرت نے فرمایا ہی کہ قیامت کے دن چار شخصونکی سفارش ضرور کرونگا (۱) سادات کی تعظیم کرنیوالا (۲) اور اونکی حاجتین روا کرنیوالا (۳) اور اونکے کام مین مدد دینے والا جب وہ اوس کی طرف مضطر ہون۔ (۴) اور محبت کرنے والا اپنے دل و زبان سے۔ حدیث مین ہی ہر سبب و نسب قیامت کو منقطع ہو گا مگر میرا سبب و نسب اور ہر عورت کی اولاد کا عصبہ اون کا باپ ہوتا ہی مگر فاطمہ کی اولاد کا باپ مین ہون۔ روایت دارقطنی نے کہا کہ امام

حسن علیہ السلام آئے اور ابوبکرؓ منبر پر تھے آپنے فرمایا میرے باپ کی
مقام سے اتر آؤ۔ ابوبکرؓ نے تصدیق کی کہ سچ کہا بیشک آپ کے باپ کی
جگہ ہے اور انکو اپنی گود مین بٹھایا اور بڑی تعظیم وتوقیر کی اور رو دئے اور
کہا نہین اوگائے بال ہمارے سر پر مگر آپ کے باپ نے تیرے لیئے یہ عزت
وحرمت ہماری آپ ہی کے طفیل سے ہے اور ایسے ہی روایت ازالۃ الخفا
وغیرہ مین ہے کہ امام حسین علیہ السلام آئے اور عمرؓ منبر پر تھے آپنے
فرمایا انزل عن منبر ابی وجدی۔ اور ریاض النضرہ مین یہ عبارت ہے اذہب علی
الی منبر ابیک۔ تب انہون نے بھی مثل سابق کے کہا۔ حضرت ابو حنیفہ کوفی
اون سادات کو جو ظالمون کے ظلم سے پوشیدہ تھے مخفی امداد کیا کرتے تھے اور
اپنے شاگردون کو آپکی خدمت پر اوبھارتے تھے ایک مرتبہ ایک سید کو دو لاکھ
درہم سے امداد کی اور حضرت شافعی تو اسقدر محب سادات تھے کہ لوگون نے
آپکو شیعہ ہونے سے متہم کردیا تو آپ نے اوسکے جواب مین فرمایا ہے لو کان
رفضاً حب آل محمدٍ × فلیشہد الثقلان انی رافضی × رفض گر ہست حب آل رسولؐ
با تولا بخاندان بتول۔ گو گواہ باش آدمی و پری × کہ شدہ من ز غیر رفض بری
جاننا چاہیئے کہ سیدنا حضرت امام حسینؑ اور دیگر اہل بیت نبوت پر جو صدمات
گذرے اونکی بلندی درجات وعظمت وبقائے اسلام ومغفرت امت کا باعث
ہوئے ان امور پر سوائے کلمہ استرجاع اور صبر وشکیبائی وتابع المرضات اللہ
کے کوئی امر مسنون نہین بلکہ حضرت سید الشہدا غریب الغربا کی شہادت عین
شہادت رسول محمدؐ مستقر ہے تاکہ بمقابلہ انبیاء سابقہ اس مرتبہ عالیہ سے بھی اسطرح
فائز ہون کہ کوئی نبی مرسل اس بار کو نہ اوٹھا سکا ہو قولہ تعالیٰ فدینٰہ
بذبح عظیم اس آیہ سے مراد واقعہ کربلا ہے تفسیر نعمانی مین آخر حدیث مین آیا ہے

کہ پس وحی کی حقتعالے نے کہ ابراہیم اگر تو اسمعیل کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرتا اور محزون
ہوتا ہے اوس حزن کو تیری مصیبت حسینؑ کے جزع کرنے پر فدیہ کر دیا۔ اور مخبر شہادت
پر رسول خدا و علی مرتضیٰؑ و فاطمۃ الزہرا و حسن مجتبیٰ علیہم السلام کا راضی برضاء الہیہ
ہونا احادیث مستند مین درج ہے اور یہ شہادت باین مصائب عظیم واسطے بخشایش
امت گنہگار کے اور واسطے قائم رہنے دین اسلام کے واقع ہوی کیونکہ اسوقت مین
کثرت روافض و خوارج کے ہو گئی تہی اور وے لوگ شراب خواری و بداعمالیون مین
گرفتار تہے حتی کہ سبط الرسول کو مع دیگر اہلبیت رسولؐ کے بظلم و ستم تین دن کا بہوکا
پیاسا شہید کیا اور سرہاے شہدا کو نیزون پر مع اہلبیت نبوت کے جسمین دختران
فاطمۃ الزہرا جگر گوشہ رسول مقبول تہین دربدر شہر بشہر پہرایا پس امام مظلوم کے
صبر و شکیبائی و مظلومی نے پردہ غفلت کو امت محمدی کے نگاہون سے اوٹھا دیا
اور حق و باطل کو ظاہر کر دیا۔ اہل سنت اس دن عاشورہ کو عید بنا لیتے ہین اور بڑی
بڑی زینت کرتے ہین اسکے شرع شریف مین کوئی اصل نہین ہے نہ ظاہر نہ پوشیدہ
اہلبیت کا ذکر ماتم و سرور اور اونکی ہمدردی و تاسف جس وقت و جس محفل مین
ہو سبب برکات بخشش گناہ ہے اور یہ جو احادیث اہلسنت مین آیا ہے مہندی
لگانا و خوشی ظاہر کرنا سرمہ لگانا۔ نہانا لباس بدلنا یہ سب روایات موضوع
و منکر ہین البتہ اہلسنت مین اسدن اطعام طعام اور وسعت نفقات اور
روزہ رکھنا اور احادیث ماتم پڑہنا ضرور ثابت ہے۔ اور اہل تشیع بروز عاشورہ
کو عمل عاشورہ و احادیث پڑہنا اور سر و پا برہنہ گریبان چاک ماتم بپا کرنا اور تہہ
دل سے زار زار گریہ و بکا مشغول رہنا جیسا کہ عزیز مردہ کے ماتم مین روتے ہین اور اس
فاقہ سے رہنا فرض عینی جانتے ہین۔ دشمن اہلبیتؑ سب سے بڑہکر یہ ہین معاویہ و یزید
پلید و اولاد حکم بن ابی العاص یعنے مروان اور اوسکی اولاد مین جو بادشاہ گذری ہین

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کتاب امیر المومنین علیہ السلام مین لکھا ہے سخت بلاؤن مین گرفتار پیغمبرؐ ہوتے ہین بعدہ اوصیا اونکے۔ بعدہ مومنین صالح۔ اور یہ امر خدا کی طرف سے واسطے امتحان کے ہوتا ہے تاکہ اوسکے مراتب عالیہ پر فائز ہوا اور جس شخص کا اعتقاد سست ہے اور عمل ضعیف اوسکے لئے بلا بھی کم ہے

اور حضرات حسنین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش مدینہ منورہ مین ہوئی ہے اور یہین پر روضہ طیبہ رسولؐ ہے اور جانب جنوب ڈیڑھ کوس پر اسمین مسجد قبا۔ ہے جو آیہ کریمہ مسجد اُسس علی التقویٰ۔ شان مین اسی مسجد کے وارد ہے اور سوائے متولی مسجد کے کہ جو حاکم کی طرف سے ہوتا ہے اور سب وہان کے باشندے آجتک شیعی المذہب ہین۔ اور کل باشندے شہر کربلائے معلےٰ کے شیعہ المذہب ہین اور وہان پر ایک بڑا محلہ اہل ہند سے آباد و خورم و شاد ہے

بحوالہ وفدینا بذبح عظیم الخ تفسیر ملا فتح اللہ مین مرقوم ہے کہ جبرئیل بحکم رب العالمین ایک گوسفند بہشت سے فدیہ اسمعیل مین لیکر آئے تفاوت تفسیر

بحوالہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے گوسفند واسطے فدائے اسمعیلؑ کے بھیجے اور حضرت ابراہیمؑ نے اوسکو ذبح کیا تو اونکے خاطر مبارک مین خطور کیا کہ اگر مین اپنے فرزند کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرتا تو عجب ثواب عظیم ہاتھ آتا اسوقت حق تعالےٰ نے اونپر وحی بھیجی کہ اے خلیل جملہ خلق سے تم کسکو زیادہ تر دوست رکھتے ہو ابراہیمؑ نے کہا محمد مصطفےٰؐ کو کہ جو حبیب و برگزیدہ تیرا ہے خطاب ہوا کہ اون کے فرزندون کو دوست رکھتا ہے یا اپنے فرزندون کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا بلکہ اونکی اولاد امجاد کو دوست رکھتا ہون حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ محبوب ترین فرزندان پیغمبر آخر الزمانؐ کو دشت کربلا مین بکمال ظلم و

سورہ والصفت پارہ ۲۳ - تمام قصص

جور و تشنہ و گرسنہ شہید کرین گے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب یہ شمہ از قصہ
شہادت سنا بے اختیار رونے لگے خطاب ہوا کہ ابراہیم ثواب تیرے رونے کا
غم حسین مین برابر اوس ثواب کے ہے کہ اپنے فرزند کو اپنے ہاتھ سے قربانی
کرے انتہی۔ اور حدیث شریف حسین منی و انا من الحسین اسکی تفسیر مین مفسرین نے
یون لکھا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام ذریت و اہل بیت و سبط و ریحانہ
رسول کریم ہین اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و الہ وسلم ذریت اسمعیل
علیہ السلام ہین اگر او نکے تئین یہ مین شہادت عظیم امام مظلوم کربلا قرار
پاتے تو وجود مبارک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم دنیا مین رونق افروز
نہ ہوتا پس ذات حسین علیہ السلام سے بقاء وجود پاک نور محمدی ہوئے
جیسا کہ پروردگار فرماتا ہے وفدیناہ بذبح عظیم۔ اور بعد رسول کریم صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم شہادت حسین علیہ السلام کا شعف و ہمین اختلافات
امت نبوی و بقاء اسلام ہوئی کیونکہ لوگ شراب خواری و زناکاری و بدکاری
مین مشغول ہو گئے تھے پس اس شہادت حسین علیہ السلام نے حق و باطل کو
ظاہر کر دیا۔ اسکے بعد ایک نقشہ دوازدہ امام و وصی رسول علیہم الصلوٰۃ
والسلام ذکر کرتا ہون کہ انہین کے نور پاک سے دنیا قایم ہے اور آخری
امام انکا قایم آل محمد ہے جو ایک روز دنیا کو اپنے عدل سے پر نور اور ظلم کو
برطرف کرے گا اور ایک دین قاف سے تا قاف ہو گا۔

نقشہ اسماء مبارک چودہ آئمہ معصومین علیہ الصلوٰۃ والسلام

نمبر	اسماء مبارک	ولدیت	اسماء مادر گرامی قدر	مدفن	ولادت تاریخ	تاریخ وفات	کیفیت
١	حضرت محمد مصطفیٰ صلعم	عبداللہ بن عبدالمطلب	آمنہ بنت وہب	مدینہ منورہ	١٧- ربیع الاول	٢٨ صفر و بروایتے ١٢ ربیع الاول	
٢	فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا	بنت محمد مصطفیٰ ص	خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد	بقیع	٢٠- جمادی الثانی	٣- جمادی الآخر بقولے ١٣- لغایت [illegible]	

اسماء مبارک بارہ آئمہ ھدا علیہم السلام

نمبر	اسماء مبارک	ولدیت	اسماء مادر گرامی قدر	مدفن	ولادت تاریخ	تاریخ وفات	کیفیت
١	حضرت علی مرتضیٰ ع	عمران کنیت ابیطالب بن عبدالمطلب	فاطمہ بنت اسد بن ہاشم	نجف اشرف	١٣- رجب بقولے ٢٣ شعبان	٢١- رمضان	
٢	حضرت امام حسن مجتبیٰ سبط رسول ع	علی مرتضیٰ علیہ السلام	فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا	جنت البقیع	١٥ رمضان بقولے آخر محرم	٢٨ صفر بقولے ٧ یا ربیع الاول	
٣	حضرت امام حسین سبط رسول ع	علی مرتضیٰ ع	فاطمہ زہرا ع	کربلائے معلیٰ	٣ شعبان بقولے [illegible]	دہم محرم الحرام	
٤	حضرت امام زین العابدین ع	حسین ابن علی ع	شہربانو بنت یزدجرد	جنت البقیع	٥ شعبان بقولے ١٥ جمادی الاول یا آخر	٢٥ محرم یا ١٢ یا ١٨ محرم	
٥	حضرت امام محمد باقر ع	زین العابدین علیہ السلام	فاطمہ کنیت ام عبداللہ بنت امام حسن	بقیع	یکم رجب یا ٣ صفر	٧ ذالحجہ یا ربیع الاول	
٦	حضرت امام جعفر صادق ع	محمد باقر ع	ام فروہ بنت محمد بن قاسم بن محمد بن ابوبکر	بقیع	١٧ ربیع الاول بقولے یکم رجب	١٥ رجب بقولے شوال	
٧	حضرت امام موسیٰ کاظم ع	جعفر صادق ع	حمیدہ ام ولد	کاظمین	٧ صفر	٢٥ رجب یا [illegible]	
٨	حضرت امام موسیٰ رضا ع	موسیٰ کاظم ع	ام البنین ام ولد	مشہد مقدس	١١ یا ١٤ ذیقعدہ یا ١١ ربیع الاول یا ذالحجہ	٢٣ ذیقعدہ یا ٢ صفر	
٩	حضرت امام محمد تقی ع	موسیٰ رضا ع	ام خیزران ام ولد	بغداد	١٥ یا ١٩ رمضان یا ١٠ رجب	١١ یا آخر ذیقعدہ یا ٦ ذالحجہ	
١٠	حضرت امام علی نقی ع	محمد تقی ع	سمانہ ام ولد	سامرہ	١٥ یا ٢٧ ذالحجہ یا ٢ رجب	٣ رجب یا [illegible] جمادی الثانی	
١١	حضرت امام حسن عسکری ع	علی نقی	حدیث ام ولد	سامرہ	١٠-٨-٤- ربیع الثانی	٨ ربیع الاول	
١٢	حضرت امام محمد مہدی و ہادی و حجت و قائم و صاحب الزمان	حسن عسکری	نرجس خاتون بنت یشوعا بن قیصر روم	×	١٥ شعبان	بحالت سامرہ کے غائبین آپکی غیبت ہوئی ہے	

اور یہ امام صاحب الزمان علیہ السلام وصی و ولی و ذریت رسول صلعم ہین اور دنیا انکے وجود پاک سے برقرار ہے پانچ برس کے سن مین بخوف ظلم حکام وقت اول غیبت صغریٰ ہوئی سفیر و نائب آپکے چار ہوے اول عثمان بن سعید بعدہ اونکے محمد بیٹے پھر حسین بن روح پھر علی بن محمد سیری بعدہ غیبت کبریٰ ہوئی تب سے ظاہری نائب کوئی نرہا مدت غیبت صغریٰ کے چوہتر برس تقریبا۔

باب دوم دلائل محبت امامت اہلبیت رسول اللہ صلعم

مسجد بصرہ مین جمعہ کے دن عمر بن عبید بصری جو کہ علامہ وقت اہلسنت تھا احادیث ونصائح بیان کر رہے تھے قضاء کار ہشام صحابی امام جعفر صادق علیہ السلام وہان پہونچا اور داخل مسجد ہوا اور اوسکے قریب بیٹھا اور سوال کیا کہ اے عالم آپ آنکھہ رکھتے ہین اور اوس سے کیا دیکھتے ہین کہا اے فرزند سوال تیرا احمقانہ ہے پھر وہ مصر ہوا تب جواب دیا کہ رنگون کو آدمیون کو دیکھتا ہون پھر پوچھا اور اعضا سے کیا کام لیتے ہو کہا ناک سے بو سونگھتا ہون اور مونھ سے مزا چکھتا ہون اور زبان سے باتین کرتا ہون اور کان سے آوازین سنتا ہون اور ہاتھ سے چیزین اوٹھاتا ہون دل سے تمیز کرتا ہون اونھین جو اعضاء جوارح سے کام ہوتے ہین تب اوسنے پوچھا کہ اعضا انکو دل سے کیون احتیاج ہے باوجودیکہ یہ صحیح و سالم ہین اور کوئی نقص نہین رکھتے۔ کہا اے فرزند جسوقت کہ یہ جوارح شک کرتے ہین جیسے سونگھا اوسکا سنا یا چکھا یا چھوا ہو تب رجوع قلب سے کرتے ہین اور اوس سے حکم کرتے ہین پس وہ یقین دلاتا ہے اور شک کو زائل کرتا ہے۔ پھر اوسنے پوچھا خدا نے رفع شک واختلاف جوارح کے لئے آدمیون کے بدنمین دلکو حاکم مقرر کیا ہے اوس عالم نے دعا الغرض پھر ہشام نے پوچھا کہ اعضا دل کے محتاج ہین اور بدون اوسکے حکم کے کوئی کام نہیں ہوسکتا کہ سکتے جواب دیا کہ ہان۔ پس کہا اوسنے اے شخص الضاف کرا

کہ جسم انسان کو بدون حاکم کے خدا نے نہین پیدا کیا اور نہ تو خود اسبابکا مقرر ہے
شک کو اوسکے حکم سے برطرف کرتے ہین الا تمامی خلق کو خدا نے حیرت و سرگردانی مین
و شک و اختلاف مین چھوڑا اور ان لوگونکے لئے کوئی امام دنیا مین مقرر نہین کیا
کہ حالت شک مین اوس سے رجوع کرکے رفع حیرت کرین پس ساکت ہو گیا اور
ایسی ہی یہ دلیل امامت کی صحف ابراہیمؑ مین و صحف موسیٰؑ مین لکھی ہے۔ اور حضرت
علی ابن الحسینؑ سے مروی ہے کہ فرمایا ہم امام ہین مسلمانون کے اور حجت خدا ہین
اہل دنیا کے لئے عذاب سے اور مومنونکے سید و بزرگ و آقا ہین اور شیعونکے پیشوا
ہین اور اہل زمین کے لئے عذاب خدا سے امان ہین جیسا کہ ستارے اہل آسمانکے
لئے امان ہین اور ہم وہ جماعت ہین کہ ہمارے برکت سے خدا آسمان کو زمین پر
نہین گراتا ہے اور پانیکو زمین سے اوپر نہین اوبالتا ہے اور آسمان سے پانی
ہماری برکت سے برساتا ہے۔ اور ہماری شفاعت سے رحمت کو پھیلاتا ہے
اور ہمارے لئے نعمتین زمین سے پیدا کرتا ہے اور اگر زمین پر ہم مین سے کوئی امام نہو
زمین پھٹ جاوے اور اہل زمین اوس مین دھس جاوین۔ پس فرمایا کہ خدا نے
جس روز سے آدمؑ کو خلق کیا ہرگز زمین کو بدون حجت و خلیفہ کے نہین چھوڑا
یا ظاہر و مشہور رہے یا غائب و مستور رہے۔ الا امام و خلیفہ سے دنیا کسیوقت
روز قیامت تک خالی نہوگی۔ اور اگر یہ پیدا نہ ہوتے ہرگز دنیا مین عبادت
خدا کی نہ ہوتی ایک شخص نے پوچھا کہ خلق اللہ کو حجت غائب سے کیا فائدہ پوہنچتا ہے
کہا اسکی وہ کیفیت ہے جیسا کہ آفتاب زیر ابر سے آدمیونکو نفع پوہنچاتا ہے
امام محمد باقر علیہ السلام سے جابر جعفی نے پوچھا کہ آدمیون کو پیغمبر و امام کی کیا
حاجت ہے فرمایا کہ عالم انہی کی صلاحیت پر باقی رہے۔ کیونکہ نزول عذاب الٰہی اوسیوقت
تک نہین ہوتا ہے جب تک کہ اہل زمین مین پیغمبر یا امامؑ موجود ہو۔ جیسا کہ

حق تعالے نے پیغمبر خدا سے فرمایا ہے کہ جب تک کہ تو اور تیرے اہل بیتؑ دنیا کے درمیان مین ہین نزول عذاب الٰہی سے خلق محفوظ ہے اور پیغمبرؐ نے فرمایا کہ ستارے اہل آسمانکے لئے امان ہین اور ہمارے اہلبیتؑ اہل زمین کے لئے امان ہین پس جب ستارے آسمان سے برطرف ہونگے قیامت نمودار ہوگی اور جب ہمارے اہل بیت زمین سے جدا ہو جاوین گے قیامت اہل زمین پر برپا ہوگی اور اہلبیت سے مراد وہ جماعت ہی کہ خدا نے فرمایا ہے اے گروہ مومنان اطاعت کرو خدا کی اور اوسکے رسول کی اور صاحبان امر اپنے کے اور صاحبان امر وہ معصومین مطہرین ہین جو جمیع گناہان صغیرہ وکبیرہ سے منزہ ومبرہ ہون اور ہمیشہ جانب خدا سے مؤید وموفق ومسدد ہین اور اونکی برکت سے خداوند ونکو روزی دیتا ہی اور ہرگز یہ روح القدس سے جدا نہین ہوتے ہین اور نہ روح القدس انسے جدا ہوتا ہی اور نہ قرآن سے جدا ہونگے اور نہ قرآن انسے جدا ہوگا یعنے تمام قرآن انکے نزدیک ہے اور اوسپر انکا عمل ہے اور معنی قرآن کے انسے بہتر کون جان سکتا ہی اور یہی قرآن ناطق ہین اور درباب وصیت بنوی نص قرآنی واحادیث کتب مین موجود ہین اور تمام پیغمبران سابقہ نے بھی اپنے اپنے وصی بحکم خدا مقرر کئے ہین چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے بارہ وصی کئے اور حضرت عیسےٰؑ کے بھی بارہ شاگرد دانا تھے۔ اور اونکو وہ طاقت بخشی کہ مریضونکو شفا دیتے تھے اور مردونکو زندہ کرتے تھے اور اس جماعت کو حواریون کہتے ہین چنانچہ نص قرانی سے ثابت ہی یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس الایہ ۔ چنانچہ فضیلت اہلبیتؑ مین انا وعلی من نور واحد موید کلام ہی الفاطمۃ بضعۃ منی شاہد حال ہی۔ صاحب کتاب الدار تحریر کرتے ہین حدیث بنویؐ یا علی لحمک لحمی ودمک دمی۔ وانس بن مالک نے کہا قول تعالیٰ مرج البحرین یلتقیان۔ علی وفاطمہ ہین یخرج منہما اللؤلؤ والمرجان

هو الذی خلق من الماء بشرا فجعله نسبا و صهرا۔ یہ آیت نازل ہوئی شان میں نبیؐ و علیؑ و فاطمہ زہراؑ کے حسنؑ و حسینؑ ہیں۔ اور محمد بن سیرین سے مروی ہے۔ اور شیخ ابن حجر نے فصول المہمہ میں لکھا ہے۔ طبرانی نے جابر ابن عبداللہ اور خطیب نے ابن عباس سے اپنی تاریخ میں روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اگر دانید خدا تعالے ذریت ہر نبیؐ را در صلب آن و ذریت مرا در صلب علیؑ۔ اور اس حدیث سے اتحاد ذاتی جناب رسالتمآب کا حضرت ولایت خطاب سے آفتاب عالمتاب سے بڑھکر روشن ہے۔ اے شیر خدا نفس نبی روح بتولؑ بے مہر تو طاعت ملک نیست قبول شاہد زپے محکم یحمی این پس کنز لنل ثبیدا شدہ اولاد رسول سعید ابن منصور نے سعید ابن جبیر سے اپنے سنن میں تفسیر اس آیہ کریمہ میں لکھا ہے۔ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ۔ روایت کیا ہے ابن عباس سے کہ جب وقت یہ آیت نازل ہوئی صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ کون ہیں یہ قربا کہ مودت انکی ہمپر واجب ہوئی۔ فرمایا علیؑ و فاطمہؑ و فرزندان اونکے۔ اخرجہ بن المنذر و ابن ابی حاتم۔ و ابن مردویہ نے اپنی تفسیروں میں اور طبرانی نے معجم الکبیر میں بھی کریمہ مذکور کے یہ تحریر کئے ہیں۔ کہ نمی خواہم از شما ہیچ اجری بجز اینکہ دوست دارید اقربا و اہلبیت و عترت مرا۔ محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکیہ میں لکھا ہے کہ طلب نکرد آنحضرت بامر الہی از ما مگر مودت قربی را۔ اور جس شخص نے قبول نہیں کیا سوال نبی کو باوجود قدرت کے پس وہ فردای قیامت کو آنحضرت سے کیونکر ملاقات کرسکتا ہے اور پھر امید شفاعت کی رکھتا ہے حالانکہ اپنے نبی کی حاجت کو کہ وہ مودت فی القربا ہے پورا نہیں کیا۔ پس جان محبت اہلبیت کی کہ اخص القربا ہیں انتہی کلامہ اور یہ نص قرآنی۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ بھی اسی امر پر دال ہے اور مولوی عبدالحی فرنگی محل نے روایت عائشہ سے لکھا ہے من کنت مولاہ فعلی

مولاہ وانہ ولیکم من بعدی وانت منی بمنزلۃ ھارون من موسے
یہ خطبہ غدیر بتکرار تین مرتبہ فرمایا ہے جیسا کہ صحیح مسلم وغیرہ مین موجود ہے۔ باتفاق
شیعہ وسنی یہ حدیث نبوی کی ثابت ہے۔ انی تارک فیکم الثقلین ان تمسکتم بہما
لن تضلوا بعدی احدہما اعظم من الاخر کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی الخ
ترجمہ اسکا ازالۃ الخفا وصواعق محرقہ مین لکھا ہے بدرستیکہ چھوڑا مین نے
درمیان تمہارے دو چیزین گرانمایہ اگر دامن متابعت مین چنگل مارے رہوگے تو
ہرگز گمراہ نہوگے بعد میرے اور دونون بزرگ تر ہین ایک دوسرے سے ایک کتاب
خدا ہے اور دوسرے اہلبیتؑ میرے ہین اور یہ دونون ایک دوسرے سے
جدا نہونگے حتی کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچین۔
سید نور الدین سمہودی نے کتاب جواہر العقدین مین اور ابن عقدہ نے کتاب
مین اور طبرانی نے یہ بھی لکھا ہے۔ سئالت اللہ ذلک لھما فلا تقدموھما
فتہلکوا ولا تقصروا عنہما فتہلکوا ولا تعلموھم فانہم اعلم منکم درخواست کیا
مین نے خدا سے واسطے ان دونون کے پس انسے پیش قدمی نکرنا کہ باعث
ہلاکت ہے اور تقصیر نکرنا انکی اطاعت وتابعداری مین تاکہ گمراہی سے بچے رہو اور
مت سکھلانا اہلبیت کو کہ وہ تمسے دانا تر ہین احکام دین مجیب مین اور واضح ہو
کہ بیس صحابی سے زاید اس حدیث مذکور کے ناقل ہین۔ اور رسالہ نزل الابرار
مناقب اہل بیت اطہارؑ سے پر ہے۔ روضۃ الاحباب جلد ثانی مین جناب ام المومنین
ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ اس معظمہ نے عائشہ کو خروج سے منع کیا اور فرمایا
کہ پیغمبرؐ سے بہ تحقیق مینے سنا ہے (علی خلیفتی علیکم فی حیاتی ومماتی
فمن عصاہ فقد عصانی) یعنے علی خلیفہ میرا ہے میری زندگی مین اور میرے
مرنیکے بعد جس شخص نے نافرمانی اوسکی کی اوسنے نافرمانی میری کی۔ چنانچہ

کتب طبری وغیرہ تاریخ معتبرہ اہلسنت مین مرقوم ہی کہ صفوہ قریش بنی ہاشم اور
تابعین انکے منکر بیعت اجماعی تھے اور انصار مین سے ایک جماعت نے کہا
لا نبایع الا علیا الخ۔ اور ایسا ہی صاحب روضۃ الاحباب تحریر کرتے ہین کہ
بعض انصار نے کہا کہ ہم کسی شخص کی بیعت نکرین گے بجز علی ابن ابیطالب علیہ السلام
اور سر گروہ انکے سعد بن عبادہ تھے جنکے حق مین سید المرسلین نے دعا کی تھے
جیسا کہ باب الادب سنن ابی داؤد مین ہے اللہم صل علی سعد بن عبادہ اور صحابہ
رسول کریم اخیار علیؑ تھے سلمان فارسی و مقداد و ابوذر غفاری و عمار بن یاسر
و سعد بن عبادہ سردار قبیلہ خزرج و جابر بن عبد اللہ انصاری سعید ابوہروہ اسلمی
ابی ابن کعب۔ حذیفہ بن ثابت۔ سہیل بن حنیف۔ عثمان بن حنیف۔ ابو ایوب
انصاری۔ حذیفہ بن الیمان۔ قیس بن سعد۔ ابو الغیم بن عینان۔ عبد اللہ بن
عباس بن عبد المطلب۔ و سائر بنی ہاشم صاحب نزول الابرار نے لکھا ہی قول
سلمان اہل سقیفہ سے ایک پیرمرد کے خلیفہ بنانے مین تم لوگون نے راے صائب
لیکن حق معدن رسالت نبوی مین خطا کی شرح فخر الحسن حیدرآبادی و جامع
الاصول وغیرہ ملاحظہ ہون جامع الاصول کہ اول کتاب صحاح ستہ ہی اسکے
باب ثانی کتاب الخلافت مین مندرج ہی قول خلیفہ ثانی تخالف عنا علیا
والزبیر ومن معہما الخ فخر رازی نے کہ آئمہ اہل سنت سے ہی اپنے محاضرات
مین ابن عباس سے روایت کی ہی کہ خلیفہ ثانی نے بنی عبد المطلب سے کہا
کہ بنی عبد المطلب بہ تحقیق کے علی تم سبھون مین اولے ہے واسطے اس
امارت کے مجھسے اور ابی بکر سے قسم خدا کی کوئی کام بے اذن اونکے نہین
کرتا ہون ہر بات مین اونسے مشورہ لیتا ہون اونکی اجازت سے عمل کرتا ہون
اس قول سے صاف فضلیت ثابت و واضح ہی اور فی البدیہا معصوم غیر

معصوم سے بدرجہا افضل ہوتے ہین اور علیؑ کے معصومیت مین کچہ کلام نہین ہوسکتا آیہ تطہیر شاہد ہی۔ پس غیر معصوم صاحب امر و حجت خدا ہرگز نہین ہوسکتا

تلمیذ رشید مولوی رشید خان نے فائدہ سابعہ سوکت عمریہ مین یہ عبارت مرقوم کیا ہی انکار بر قیاس شیعی و منع ازان از جانب آئمہ اطہار علیہم السلام است و تکفیر آئمہ اہلبیتؑ بسبب ارتداد و موجب دخول نار۔

صاحب ملل و نحل شارح مواقف وغیرہ ذکر مذہب امامیہ مین لکہتے ہین کہ امامیہ زمان اول مین تہے اوپر وصول و عقاید مذہب امامیہ اپنے کہ جب وایا مین اور تمادی زمان مختلف ہوے۔ صاحب جامع الاصول کہ قبل صاحب ازالہ العین کے ملقب بفاضل جزری ہی اس حدیث کے شرح مین لکہتے ہین ان من یجدد لہا دینہا مذاہب خمس اسلام مذہب اربعہ اہلسنت و مذہب امامیہ ہے اور پہر صدی دوم مین بتصریح تمام یہ موجود ہی کہ مجددین و فقہاے مذہب امامیہ کے علی بن موسے الرضاؑ ہین اور ترزک تیموری مین بہی ذکر ہے۔ اور سیوطی و یافعی نے لکہا ہے کہ جب سلطان مامون عباسی نے امام رضا علیہ السلام کو اپنا ولی عہد و قایم مقام کیا اوسوقت سے مذہب تشیع پہیلا ہے اور رونق پایا ہے۔

مخفی مباد۔ کہ شجرہ ملعونہ جو کہ خداوند کریم نے فرقان مجید مین فرمایا ہے مراد بنی امیہ سے ہے کہ بجز ایک کے اور سبہون پر قاطبتین لعنت ہی انہون نے اپنے عہد حکومت مین جو کہ چودہ نفر گذرے انمین اول معاویہ بن ابی سفیان ہی جو کہ ۴۱ ہجری مین [illegible] گیا ہی بارہ ہزار علوی و فاطمی و شیعون کا شہید کیا انواسی برس حکومت رہی اور ہزار [illegible] انکا [illegible] ہین عالون کو حکم عام تہا کہ جو شخص مدح اہلبیت کی کرے [illegible] دیگر احادیث نبوی جو در باب فضائل اہلبیت [illegible] ابوہریرہ عاص و النس و معاویہ ہے

اور ہمونکو زر کثیر دیدے کر احادیث دروغ اطفال خورد سال کی دلون پر
نقش کالحجر کرائے گئی جب دور عباسیدن کا پونچا تو صحیح و غلط مین تمیز باقی نرہا حتی کہ
اکثرون نے جملہ احادیث کو صحیح تصور کر لیا اور امت محمدی کو ضلالت مین ڈالا
ابو عبدالرحمن نسائی صاحب سنن کہ منجملہ صحاح ستہ کے ہی انھون نے ایک جز
مناقب علی بن ابیطالب مین تصنیف کیا جب وے سنایا علماؤن نے کہا کہ کچھ
معاویہ کی شان مین بھی تصنیف کیا ہی پس عبدالرحمن نے کہا کہ اونکی بخشایش ہو جاوے
یہی انکا مناقب ہی پس اون علمانے اسقدر لاتین مارین کہ جسکے صدمہ سے وہ بیچارے
ہلاک ہوئے انہین آٹھوان بادشاہ عبدالملک عمر بن عبدالعزیز اسنے باغ فدک
امام محمد باقر علیہ السلام کو واپس دیا اور سادات اسکے زمانہ مین معزز و مکرم ہوئے خمس
و غنایم بھی سادات کو دیتا تھا۔ آخر دولت بنی امیہ مین ابو مسلم جلال نے خروج کیا اور
مردان حجاز کو مارا اور تمام بنی امیہ کا قتل عام کر کے خراب کیا۔ پس ابو مسلم نے
ابو العباس و ابو جعفر منصور پسران عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس
عم رسول اللہ کو طلب کیا کوفہ مین ملاقی ہوئے پس ابو مسلم نے ابو العباس کو پیشوا
بنایا اور سلطنت بنی عباسیہ قایم ہوئی سینتیس شخصون نے پانسو چھتیس برس حکومت
کی انمین پچیسوین سال ہارون رشید گذرا ہی۔ انھون نے بھی ذریت رسول اور انکے
تابعین کے ساتھ بڑی سختی کی۔ بعد ۶۵۶ھ ہجری مین خواجہ نصیر الملۃ والدین بن محمد بن
الحسین طوسی باتفاق ہلاکو خان بن جوجی خان کے جو کہ سلاطین مغل سے تھا دولت
بنی عباسیہ کو منہدم کیا تب سے سلطنت ترکونکی قایم ہوئی اب ناظرین پر حقیقت
حال سے بخوبی واضح ہو کہ محبان آئمہ اطہار و پیروان دین حق پر کیا کیا مظالم گذرے
اور بیچارے ہزارون بزرگوار بے قصور واسطے اظہار دین حق کے قتل کیے گئے اور قرآن
مجید پر بھی تیر باران کیا گیا مگر خاک ڈالنے سے آفتاب کب چھپتا ہی اور خدا داد عزت

و حرمت کو کون مٹا سکتا ہے باوجود ان تشددات کے خداوند کریم نے ذریت رسول
مین ہر طرح کی ترقی دی کہ یہ سب قبیلون سے فضیلت و تعداد مین افضل و اعلے ہین
یہ امر مسلمہ ہے کہ سلف سے تابع دین حق بہت تھوڑے اشخاص گذرتے آئے ہین
اور دنیا کیطرف بکثرت مرغوب اور از روے ملت فریقین کے کتب معتبرہ سے ثابت
ہے کہ اہل تشیع داخل بہشت ہونگے اور انکے اسلام حق پرست مین کسیکو کبھی کلام
نہین ہوا ہے شعر فریدالدین عطار مشرق تا بمغرب گر امام است × علی آل او مارا تمام است
شافعی رفض گر ہست حب آل رسول × یا تو لا بخاندان بتول × گو گواہ باش
آدمی و پری × کہ شدہ من زغیر رفض بری ۔ (اشعار مولانا روم) از علی آموز
اخلاص عمل × تا رہے از مکر شیطان دغل × آن چہ را بہ کار دنیا ساختن × مصطفے
ا بیکفن بگذاشتن × وما جعلنا الرویا التی اریناک الا فتنۃ للناس
والشجرۃ الملعونۃ فی القران ونخوفہم فما یزیدہم الا طغیانا کبیرا
مفسرین خاصہ و عامہ سے اکثر نے اس روایات کی تفسیر کی ہے کہ جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عالم خواب مین ملاحظہ فرمایا کہ بنی امیہ ممبر شریف پر جاتے
ہین جسطرح بندر درخت پر چڑھتے ہین اور اترتے ہین چنانچہ قاضی بیضاوی نے
بھی اسکا ذکر کیا ہے اور جو روایات تفسیر صافی مین وارد ہین اونکا محصل یہ ہے
کہ جب حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خواب دیکھا تو غمگین و ملول خواب سے
بیدار ہوے علی ابن ابی طالب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سبب اس حزن و
اندوہ کا کیا ہے فرمایا کہ مین نے اس شب کو خواب مین دیکھا کہ بنی تیم و بنی عدی
اور بنی امیہ میرے ممبر پر چڑھتے ہین اور آدمیونکو دین اسلام سے پھیرتے ہین
قولہ تعالی ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس الا بہ یعنی
آیہ تا مشرکین یہ ہین ۔ ظاہر ہوا فساد خشکی مین اور دریا مین بسبب اوس چیز کے

عمل مین لائے آئے آدمی اپنے ہاتھونسے تاکہ چاہئے خدا اونکو بخشدے اور ہرگز
کہ عمل مین لائے۔ شاید کہ وہ رجوع کرین کہہ تو سیر کرو بیچ زمین کے پس نظر کرو
ہوئے عاقبت اون لوگونکی کہ قبل اونکے تھے بہت سے اکثر اونکے مشرک لانیوالے
ولا تشتروا بعهد الله ثمنا قليلا اور نہ بدلو تم عہد خدا کو طمع دنیا سے
کافی اور قمی نے حضرت محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا
کہ ظہور فساد بحر اوہ ہی جب انصار نے کلمہ منا امیر و منکم امیر سقیفہ بنی ساعدہ مین
بوقت بناء خلافت کہا تھا قوله تعالى عذابا علينا في الدنيا والاخرة وصاحب
مجمع البیان شیخ لکھتے ہین کہ تفسیر سنعذبهم مرتين مین ابن عباس و سدی اور
کلینی لکھتا ہے کہ جو لوگ تہ دل سے ایمان نہین لائے اور شک کیا احکام شریعت
مین اونپر ایک مرتبہ عذاب ہوگا دنیا مین فضیحت و ذلت تاقیامت و دوسری بار
قبر مین بعد ازان دونون عذابونکے بازگشت اونکی طرف نار جہنم کے ہے الخير والشر
مقرونان في القرن فالخير متبع والشر محذور نیکی و بدی نزدیک ہوتی ہے ساتھ ایک کے
پس نیکوی وہ چیز ہے کہ پیروی کیجاوے اوسکی اور بدی سے پرہیز کیا جاتا ہے
واما الذين في قلوبهم مرض فزادتهم رجسا الى رجسهم الخ جن لوگون کے
دلونمین بیماری شک و نفاق و کفر کی ہے جیسے سورہ نازل ہوتے تھے ویسا ہی نجاست
کفر اونکی بڑہتی جاتی تھی تا اینکہ مرگئے وہ اپنے کفر و نفاق پر اور بازگشت اونکی
طرف بدترین مآب کے ہوئے نعمت ظاہرہ پیغمبر و معرفت الٰہیہ توحید وغیرہ ہین
نعمت باطنہ دوستی اہلبیت علیہم السلام ہے جیسا کہ جناب امیر علیہ السلام نے عرض
کی کہ یا رسول اللہ نعماء الٰہی کثیر ہین پس طیب و پاکیزہ ہے قول حقتعالی کا یہ
سنکر جناب رسالتمآب تبسم ہوئے اور فرمایا کہ گواہ رہ تجھکو علم اے ابو الحسن تحقیق
تو وارث ہے پیغمبر کے علم کا اور تو مبین اور کاشف ہے اون اختلافات کا جو میری امت مین بعد

میرے ہوگا۔ قولہ تعالی انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال
فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوماً جہولا۔ تفسیر
صافی مین بحوالہ عیون اور تفسیر ملا فتح اللہ شیرازی مین اور کافی مین جناب صادق علیہ السلام
سے مروی ہو کہ امانت ولایت امیر المومنین علیہ السلام ہو۔ علی بن ابراہیم قمی رحمہ
اللہ علیہ سے منقول ہو کہ امانت اس آیہ مین امامت اور امر و نہی ہو اور دلیل اسپر کہ مراد
امانت سے امامت ہے قول حق تعالی ہو واسطے آئمہ کے کہ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات
الی اہلہا۔ قولہ تعالی سلام علی آل یسین بموجب اقوال خاصہ و عامہ ثابت
ہوچکا ہے کہ مراد اس سے آل محمد ہین چنانچہ سدی نے ابن مالک سے کہ منجملہ ثقات
رواۃ اہل سنت ہو روایت کی ہے کہ مراد آل یسین سے محمد صلعم اور اہلبیت علیہ السلام
اونکے ہین اور ثعلبی صوری نے منصور سے اور اونے مجاہد سے اور اونے عبد اللہ
ابن عباس سے کہ یاسین بلغت سریانی انسان ہے اور مراد اس سے حضرت رسول خدا صلعم
اور اونکی اہلبیت ہین اور حبیب نافع نے بطریق اہلسنت کاوح سے روایت کی ہو کہ
اونے مجھکو خبر دی کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ لوگون نے جناب امیر سے
معنی اس آیہ کریمہ کے پوچھے حضرت نے فرمایا کہ یاسین محمد ہین اور ہم آل ونکے ہین
تفسیر صافی مین قمی سے منقول ہے کہ اس آیہ مین حقتعالی نے ذکر کیا ہو آل محمد کا اور
یاسین ایک اسم ہو اسماء مقدسہ پیغمبر خدا صلعم سے اور لفظ آل ور یاسین مصحف امام مین مفصول
ہین پس یہ فصل مؤید ہو قرات آل یسین کا اور احتجاج مین جناب امیر سے مروی ہے کہ
حق تعالی نے پیغمبر خدا کا نام اسواسطے یاسین رکھا اور آل یسین فرمایا کہ وہ عالم تھا
کہ لوگ سلام علی آل محمد کو ساقط کردینگے جسطرح کہ انہون نے غیر سلام یعنی صلواۃ
وغیرہ مین ذکر آل محمد ساقط کر دیا ہے چنانچہ اہل سنت مین متعارف اور معمول ہو کہ جب ذکر
آنحضرت کرتے ہین تو فقط صلی اللہ علیہ وسلم پر اکتفا کرتے ہین اور آل محمد کو صلواۃ مین شریک نہین

کرتے خلاصہ یہ کہ روایت احتجاج دلالت کرتی ہے قرأت آل یسین پر اور اسباب پر
کہ وہ آل محمد ہیں اللھم اجعلنا من زمرۃ التابعین الصادقین یعنی محمد و آلہ المعصومین
قولہ تعالیٰ کونوا مع الصادقین سے مراد یہ ہے کہ رفاقت اختیار کرو تم ساتھ علی اور
اصحاب علی کے اور جابر بن عبداللہ انصاری نے روایت کی ہے امام محمد باقر سے
مراد صادقین سے آل محمد ہیں۔ اور کتاب اکمال میں ہے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے مروی
ہے کہ فرمایا اون حضرت نے مجمع مہاجرین و انصار میں ایام خلافت عثمان میں کہ سلمان
فارسی نے رسالتماب سے عرض کیا کہ یہ آیت کسکی شان میں نازل ہوئی ہے فرمایا لفظ
صادقین واسطے میرے اخی علی ابن ابیطالب کے اور واسطے میرے اوصیا کے ہے بعد
علی کے روز قیامت تک منصور دوانقی نے حضرت صادق آل محمد سے پوچھا کہ کیا
ابو بکر و دوسرے نہیں ہیں فرمایا جیسے عرب کو عجم پر فضیلت ہے اور عرب میں قریش اور قریش میں
بنی ہاشم اور بنی ہاشم میں بنی فاطمہ اور جیسے بنی حسن امامت بنی حسین کے مقر ہیں اور
بنی حسین بغیر کے منکر اور بجز خوارج کے آئمہ آل محمد کو تمامی امت صادق جانتی ہے پس
اقتدا آل محمد کا فریضہ سے ہوا اور طاعت اونکی نص قرآنی سے بھی واجب ہوئی صالح
المومنین علی ابن ابیطالب ہیں واولوا الارحام بعضکم اولیٰ ببعض فی کتاب اللہ
من المومنین والمہاجرین الخ تفسیر صافی میں قمی سے منقول ہے کہ یہ آیت امامت
میں نازل ہوئی ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آیت امامت میں
نازل ہوئی اور یہ جاری ہوئی اولاد حسین بن علی میں بعد اون حضرت کے پس ہم
اولیٰ ہیں ساتھ امارت و ساتھ رسول خدا کے مومنین و مہاجرین و انصار سے اور
ملا فتح اللہ شیرازی نے اپنے تفسیر میں فرمایا ہے کہ اس آیہ سے اولویت خلافت و امامت بچند
وجہ سے استدلال ہو سکتا ہے اسلئے کہ النبی اولیٰ بالمومنین سے پیغمبر ہمارے سزاوار تر ہیں
جمیع مومنین سے اور حضرت امیر بدلیل انفسنا انفسکم مرتبہ نفس پیغمبر میں ہیں پس یہ

اولی ہین جمیع مومنین سے جملہ امور مین کہ منجملہ اوسکے خلافت و امامت ہے علاوہ اوسکے غدیر خم مین پیغمبر خدا نے فرمایا من کنت الست اولی بکم من انفسکم سب نے کہا بلی یا رسول اللہ پس فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ سب نے کہا بخ بخ یا رسول اللہ اور آیہ اولوا الارحام سے بھی تمسک کرنا خلافت و امامت علی پر ممکن ہے اسلئے اولی بولایت ہونا موقوف ہے تین چیز پر ایک قرابت دوسرے ایمان تیسرے ہجرت اور بیچ جمیعت امت فی دعوی خلافت کا پانچ شخص پر کیا ہے امیر المومنین ع و عباس و خلفائے ثلاثہ خلفائے ثلاثہ اگرچہ مہاجر و بر تقدیریکہ مومن تھے لیکن قرابت نہین رکھتے تھے اور عباس اگرچہ قرابت رکھتے تھے اور مومن تھے مگر مہاجر نہ تھے بلکہ طلیق تھے پس خلافت منحصر ہوگئی ساتھ امیر المومنین ع کے وجہ اختصاص و حصر یہ ہے کہ جناب امیر علیہ السلام جامع جمیع اوصاف ثلاثہ ہین پس باوجود شخص جامع الاوصاف اور کوئی اولی بخلافت بہ نص قرآنی نہین ہے —

قل لا اسئلکم علیہ اجراً الخ — مراد قربا سے بنا بر مذہب صحیح اہلبیت پیغمبر ہین اور صاحب مدارک و بیضاوی نے بھی تصریح کی ہے کہ جب یہ آیہ نازل ہوا تو لوگون نے پیغمبر خدا سے عرض کیا کہ یہ اہل قرابت آپکے جنکے مودت ہمپر واجب ہے کون ہین حضرت نے فرمایا علی و فاطمہ و بناہما یعنے دونون فرزند اونکے حسنین ع یہ قربا میرے ہین جنکی مودت تمپر واجب ہے بلاشبہ یہی حضرات موصوفین ہین اور موید اسکے اکثر روایات مخالفین ہین چنانچہ صاحب خلاصۃ المنہج فرماتے ہین کہ کشاف مین منقول ہے کہ جب یہ آیہ نازل ہوا تو صحابہ نے پیغمبر خدا سے پوچھا کہ یا رسول اللہ من قرابتک الذی وجبت علینا مودتہم قال علی و فاطمۃ و ابناہما — اور ثعلبی نے کہ مشاہیر اہلسنت سے ہے بیان کیا ہے کہ مراد آقائے سید انبیا سے کہ لوگ جنکی محبت پر مامور ہین علی بن ابیطالب ہین اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہین اور آئمہ معصومین علیہم السلام ہین بعد اسکے روایت ام سلمہ جو آیہ تطہیر مین

تذکرے منقول ہی اور بعد اسکے مذکور ہی کہ کواشی نے اپنی تفسیر موسوم بہ تبصرہ مین ضحاک
اور عکرمہ مشاہیر مفسرین سے نقل کی ہے کہ معنی آیہ کریمہ یہ ہین کہ اے محمدؐ کہو اون سے
کہ مین واسطے امر معروف اور نہی منکر کے تمسے کوی مزد اور اجر نہین چاہتا بلکہ مین
یہ چاہتا ہون کہ تم بپاس خاطر میرے اقارب کا احترام اور تعظیم جسطرح چاہیے بجا لاؤ اور
یہ طریقہ ہمیشہ خلفاً عن سلف مرعی رکھو اور یہ اقارب میرے جنکا ذکر اس آیہ مین
ہیں علی ابن ابیطالب اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام ہین اور ان دونون کی ذریت
ہی پس بموجب اس روایت کے ذریت حسنین بھی اقارب مین داخل ہوے اور اونکی
محبت بھی جملہ خلق پر فرض ہی اور صاحب کشاف نے کشاف مین ذکر کیا ہی کہ موید
قول مذکور وہ حدیث ہی جو زید ابن علی نے اپنے جد بزرگوار علیؑ ابن ابیطالبؑ سے
روایت کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے جناب رسول خداؐ سے شکایت کی
ایک گروہ کی کہ جو مجھپر حسد کرتے تھے پس حضرت نے فرمایا کہ اے علی تم اسبات پر
راضی نہین ہو کہ چوتھے اون چار شخصون کے ہو جو بہشت مین میرے گرد ہونگے
تم اور فاطمہ و حسنؑ و حسینؑ اور ازواج ہماری راست وچپ اور اولاد ہماری پشت
پس ہونگی اور یہ بھی کشاف مین پیغمبر خداؐ سے مروی ہی کہ بہشت حرام ہی اوس
شخص پر کہ جو میرے اہلبیت پر ظلم کرے گا یا میری عترت کو ازار پہنچاوے اور جو
اولاد عبد المطلب مین سے کسی کے ساتھ کوی نیکی کرے اور وہ اوسکے مکافات
نکر سکے تو مین بروز قیامت جب وہ نیکی کنندہ مجھسے ملاقی ہوگا اوسکے عمل کے مکافات
کرونگا اور ثعلبی کہ اصحاب حدیث اور مشاہیر اہل سنت سے ہی اوسنے ابطال
قول بعض متعصبین مین جو قایل اسکا ہی کہ یہ آیہ منسوخ ہی اپنی تفسیر مین بیان کیا ہی
کہ محبت و مودت اہلبیتؑ کی اصول دین اور ارکان اسلام سے ہی اور خلاف
اسکا کفر ہے بلکہ موجب خروج اسلام اور مستلزم نار جہنم ہی پس کیونکر ایسی آیت منسوخ

ہو سکتی ہے اور دلیل اسپر یہ ہے کہ عبداللہ بن حامد اصفہانی نے باسناد خود جریر بن
عبداللہ بجلی سے روایت کی ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جو دوستی آل محمد پر مرے
وہ شہید اور تائب اور مغفور اور کامل الایمان اور مرحوم مرا ہے اور ملک الموت اسکو
مژدہ بہشت دیتے ہیں اور وہ بہشت میں اس ناز و نعم سے رہتا ہے جس طرح عروس
بزینت تمام خانہ شوہر میں لیجاتے ہیں اور جو میری دوستی آل محمد پر دو دروازے بہشت
کے اوسکے قبر میں کھولیں گے اور قبر اوسکی زیارت گاہ ملائکہ رحمت ہوگی اور بے حساب
داخل بہشت ہوگا اور جو شخص مری دشمنی آل محمد پر مرے درمیان اوسکے دونوں آنکھوں کے
لکھدینگے کہ آیس من رحمۃ اللہ یہ ناامید ہے رحمۃ اللہ تعالی سے۔ قولہ تعالی انما
یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ الآیہ
ملا فتح اللہ نے اپنی تفسیر میں بیان فرمایا ہے کہ خلاصہ معنی اس آیہ کے یہ ہیں کہ اے
اہلبیت پیغمبر ارادہ الہی متعلق ہوا ہے ساتھ اسبات کے کہ خطیئات و سیئات آثام
سے تمکو دور رکھیں تا دامن عصمت تمہارا گرد عصیان سے آلودہ نہو اور صغیرہ و کبیرہ
سے معصوم رہو احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں عطا بن رباح سے نقل کی ہے کہ حضرت
ام سلمہ نے فرمایا کہ ایک روز جناب فاطمہ زہرا کھانا پکا کر کاسہ چوبی ظرف سفالے
میں پیغمبر خدا کے پاس لائیں اوس روز حضرت میری گھر میں تشریف رکھتے تھے جب فاطمہ
نے وہ کھانا سامنے حضرت کے حاضر کیا تو پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اے نور دیدہ علی کو اور میرے
دونوں فرزند و نکو بلاؤ کہ میرے ساتھ یہ کھانا کھائیں جب وہ حاضر ہوئے تو حضرت نے
اونکے ساتھ وہ طعام تناول فرمایا پس حضرت جبرئیل پیشگاہ رب جلیل سے یہ آیہ
لیکر حاضر ہوئے اور پیغمبر خدا نے ایک عبا اون بزرگواروں پر ڈالی اور فرمایا
اللہم ہؤلاء اہلبیتی وخاصتی بارخدایا یہی سب یعنی فاطمہ اور علی اور حسنین
اہلبیت میری اور مخصوص میرے ہیں فاذہب عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا

پس دور کران سے رجس کو اور طاہر کر اونکو طاہر و پاک کرنے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ
کہتی رہین کہ جب مین نے یہ دعا حضرت سے سنی تو حضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ
ا معلم مین بھی آپ کے ساتھ ہون حضرت نے فرمایا انک علی خیر یعنے تو میرے اہلبیت
سے نہین رکھتی مگر تو زن نیکو متصف بصفات حمیدہ و خصال پسندیدہ ہو اور مضمون
اس روایت کا ابو الحسن اندلسی جامع صحاح ستہ نے بھی ذکر کیا ہے اور عبد اللہ بن محمد بن عمران
فضلاے اہل سنت سے ابو الحمیرہ سے روایت کرتا ہے کہ مین دس مہینے برابر رسول خدا
صلعم کے ساتھ ہر روز مین دیکھتا تھا کہ حضرت وقت صبح دروازہ پر لیے جناب امیر و حضرت فاطمہ
کے تشریف لا کر دست مبارک اپنا دروازہ پر رکھکر فرماتے تھے کہ السلام علیکم
اہل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و علی و فاطمہ و حسنین حضرت کے جواب مین کہتے تھے وعلیکم السلام
یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جب سید عالم جواب اسکا سنتے تھے تو فرماتے تھے انما
یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ اور بعد تلاوت
آیہ کریمہ کے مراجعت فرما کر اپنے مصلے پر جاتے تھے اور مشغول نماز ہوتے تھے
تفسیر صافی مین قمی سے مروی ہے کہ اس آیہ مین مخاطبت ازواج پیغمبر کی منقطع ہوئی اور
حق تعالی نے خطاب کیا اہلبیت رسول کیطرف اور فرمایا انما یرید اللہ۔ پھر
عطف کیا نساء پیغمبر کی طرف اور فرمایا واذکرن ما تتلی الآیہ پھر عطف کیا آل محمد کیطرف
اور فرمایا ان المسلمین والمسلمات الخ بعد اسکے زید ابن علی بن الحسین سے
روایت کی ہے کہ اکثر جہلا گمان کرتے ہین کہ حق تعالے نے اس آیہ مین ازواج پیغمبر
مراد لیا ہے پس یہ زعم اونکا کاذب اور وہ آثم ہین بخدا اگر مراد الہی اس آیہ سے ازواج
ہوتے تو وہ فرماتا لیذہب عنکن الرجس ویطہرکن تطہیرا۔ اور کلام بہ تانیث
ہوتا جیسا کہ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن وغیرہ مین ہے اور عیاشی نے حضرت امام محمد
سے روایت کی ہے تفسیر قرآن سے زیادہ بعید تر عقول رجال سے نہین ہے

ایک ہی آیت میں اول آیت کسی چیز میں نازل ہوتی ہی اور اوسط آیت کسی شے میں اور آخر آیہ کسی شے میں بعد اسکے فرمایا انما یرید اللہ الخ - میلاد الحجا بلید اور غائب فے میں جناب صادق علیہ السلام سے تفسیر اس آیہ کریمہ میں مروی ہی کہ مراد اس آیہ سے ائمہ علیہم السلام ہین اور ولایت اونکی جو اس ولایت مین داخل ہوا وہ بیت پیغمبر میں داخل ہوا اور اسی حدیث کے آخر مین مذکور ہی کہ جس شخص نے ہمارے اور بند اکہ ہمنے کبھی اپنے رب مین شک نہین کیا اور کتاب علل مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیہ پیغمبر خدا ؐ و حضرت فاطمہؑ و علیؑ و حسنینؑ کی شان مین نازل ہوا پس جب رسول خدا نے انتقال کیا تو جناب امیر علیہ السلام سے اور بعد اونکے حسنؑ اور بعد اونکے حسینؑ اہلبیت اوسکے اس آیہ کی تاویل واقع ہوئی اولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ من المومنین والمہاجرین الخ - اور علی بن حسین تھے اور بعد اونکے اور ائمہ ہین جو اولاد حضرت زین العابدینؑ ہین اوصیا ہوے پس طاعت اون سب کی طاعت الٰہی اور معصیت اونکے معصیت خدا عز و جل بعد اسکے صاحب تفسیر فرماتے ہین روایات نزول آیہ کریمہ شان خمسہ آل عبا مین طریق مخالف و موافق سے کثیر و لا تحصی ہین اور مجمع مین اکثر روایت اس بارہ مین طریق عامہ سے منقول ہین جو اون روایات کے دیکھنے کا ارادہ رکھتا ہو اوس مین دیکھ لے - بعد ذکر روایات سابقہ کے مذکور ہی کہ مجمع مین ابو سعید خدری اور انس بن مالک اور واثلہ بن اصقع اور عائشہ و ام سلمہ سے مروی ہی کہ یہ آیہ مخصوص ہی ساتھ رسول خدا اور فاطمہؑ اور علیؑ اور حسنین علیہم السلام کے اور ابو حمزہ ثمالی نے بھی نقل کی ہے کہ یہ آیہ شان آل عبا میں ہے اور ثعلبی نے باسناد خود مجمع سے روایت کی ہی کہ میری ماں بمعیت میری عائشہ کے پاس گئی اور عائشہ سے کہا کہ تو نے روز جمل خروج کیا اور حکم الٰہی قرن فی بیوتکن سے انحراف کیا عائشہ نے کہا یہ قضا و قدر الٰہی سے ہی پس مین نے عائشہ سے حال حضرت

اوسنے کہا تو نے اوس شخص کے نسبت استفسار کیا جو پیغمبر کے
امیر علیہ السلام کا پوچھا
نزدیک بہترین مردم ہے اور شوہر بہترین تم سب عورتون کا ہے یعنے حضرت فاطمہ ع کا
بخدا کہ مین نے دیکھا کہ پیغمبر خدا ص نے علی ع و فاطمہ ع و حسنین ع کو زیر جامہ جمع کیا اور
اوس جامہ کو اونکے سر پہ کھینچا اور فرمایا کہ بار خدایا یہ اہلبیت ع اور خویشان نزدیک میرے
ہین پس رجس انسے دور کر اور انکو پاک و پاکیزہ کر بوت معیت سے عائشہ کہتی ہین کہ
مین نے کہا یا رسول اللہ مین بھی آپکے اہلبیت ع سے ہون فرمایا دور ہو تو میرے
اہل سے نہین ہے کہ اہل میرے یہی چارون ہین انتہی۔ بعض متعصبین بمقتضائے
عداوت اس تخصیص کے نفی کرتے ہین اور ازواج کو بھی مصداق آیہ کریمہ مین
شریک جانتے تھے جیسا کہ صاحب مدارک و بیضاوی نے لکھا ہے۔ لامحالہ مراد
اس آیہ سے اہل بیت خمسہ آل عبا ہین ازواج سے مراد نہین ہوسکتی اسلئے کہ وہ
فریقین کے نزدیک معصوم نہین ہوسکتے پس یہ خاص ہے ارباب عصمت و طہارت
کے ساتھ۔ قولہ تعالے وجعلنا للمتقین اماما الخ۔ سے مراد علی بن ابیطالب ع
اور آئمہ معصومین علیہم السلام ہین قمی سے روایت ہے کہ ازواجنا سے مراد خدیجہ
و ذریاتنا سے حضرت فاطمہ ع و قرۃ العین سے مراد حسن و حسین ع ہین۔ قولہ تعالے
ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ
وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ الآیہ۔ قولہ ثم اورثنا
الکتاب الخ۔ تفسیر ملا فتح اللہ مین حضرت امام محمد باقر ع اور حضرت امام جعفر صادق
علیہم السلام سے مروی ہے کہ یہ آیہ خاص ہمارے واسطے ہے اور حق تعالے نے ہمین
ہمکو مراد لیا ہے نہ ہمارے غیر کو۔ اور اسی تفسیر مین سفیان ثوری سے اور اونے
سند لیکے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا عبد اللہ نے مجھکو خبر دی کہ حضرت امیر ع نے فرمایا
کہ مینے رسولخدا ص سے اسکے تفسیر مین اسطرح سے سنا ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مراد الذین

اصطفینا من عبادنا سے تمہاری ذریت ہے اور جب روز قیامت ہوگا ذریت
تمہاری برگزیدہ قبرون سے اوٹھیگی اور اونکے تین گروہ ہونگے ایک گروہ وہ کہ بے توبہ
دنیا سے گئے ہین - دوسرا گروہ وے لوگ ہین سیئات اور حسنات اونکے برابر
ہونگے تیسرے وہ لوگ جنکے حسنات راجح ہونگے اونکے سیئات پر - اور ابو حمزہ ثمالی سے
مروی ہے کہ مین مجلس شریف حضرت امام زین العابدین مین حاضر تھا کہ دو شخص
اہل عراق سے حضرت کے پاس آئے اور عرض کیا یا ابن رسول اللہ ہمکو خبر دیجئے اس آیہ
امام نے فرمایا کہ اے اہل عراق تمہارا اعتقاد یہ ہے کہ یہ آیہ امت محمد کی شان مین نازل
ہوا ہے پس بنا بر اعتقاد کے لازم ہے کہ تمامی امت محمد جنتی ہین ہو پس جب مین نے
حضرت سے یہ کلمہ سنا تو عرض کیا پھر یہ آیہ کن لوگون کے شان مین نازل ہوا ہے حضرت
نے فرمایا نزلت واللہ فینا اہلبیت اور تین بار بتکرار یہی کلمہ ارشاد کیا پس
مین نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ ذریت علی بن ابی طالب سے ظالم لنفسہ خود
کون ہے فرمایا جسکے سیئہ و حسنہ دونون برابر ہون اور ایک دوسرے پر غالب
نہ ہو پھر مین نے پوچھا کہ اون مین مقتصد کون ہین فرمایا وے لوگ تا جرگ جو اپنے
گھرون مین عبادت خدا مین مشغول اور تلاوت کتاب مین اوقات اپنی صرف کرتے
ہین پھر مین نے کہا یا ابن رسول اللہ اون مین سابقین بالخیرات کون ہین فرمایا جو راہ
خدا مین جہاد کرتے ہین اور لوگون کی طرف راہ راست کی دعوت کرتے ہین مثل
حضرت امیر اور اونکی ذریت کے کہ اہل عصمت و طہارت ہین اور بروایت دیگر
حضرت امام جعفر صادق ع سے مروی ہے کہ یہ آیہ حق اولاد علی بن ابی طالب مین نازل
ہوا سابق آئمہ ہین اور مقتصد صلحائے ذریت ہین کہ رتبہ امامت نہین رکھتے اور
ظالم گنہگاران اولاد علی ہین - اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے دو شخصون نے
مجلس مامون مین اسی آیہ سے سوال کیا کہ عام ہے یا خاص حضرت نے فرمایا خاص ہے

ذریت پیغمبر میں - بعد اسکے فرمایا کہ وراثت ظاہر آیہ میں متعلق ہے ساتھ اہل اصطفا کے
جیسا کہ یہ آیہ کریمہ ولقد ارسلنا نوحًا وابراھیم وجعلنا فی ذریتہما
النبوۃ والکتاب فمنہم مھتد وکثیر منہم فاسقون - کہ نبوت و کتاب
متعلق مھتدین سے ہے نہ فاسقین سے - اور اسامہ بن زید نے روایت کی
کہ رسول خدا سے لوگوں نے اس آیہ کو پوچھا حضرت نے فرمایا کہ سابق ہمارا سابق
ہے اور مقتصد ہمارا ناجی ہے اور ظالم ہمارا مغفور ہے - اقول یعنے اس حدیث میں
حضرت نے مصداق اس آیت کا خاص اپنی ہی ذریت کو فرمایا بعد اسکے ملا [illegible]
علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہمارے علمانے اس آیت سے بعد تحقیق اہلبیت کے پیغمبر
روایات مذکورہ کے بچند وجہ امامت آئمہ ہدی پر استدلال کیا ہے اول یہ کہ حضرت [illegible]
نے فرمایا علم اور ارثا اور میراث یا بسبب ہوتی ہے یا بہ نسبت اور حضرت امیر المومنین
اور آئمہ معصومین ؑ دونوں وجہوں سے وراثت پیغمبر میں نسبًا بواسطہ جد و پدر پیغمبر خدا کے
اتصال رکھتے ہیں اور سببًا بواسطہ حضرت فاطمہ زہرا ؑ کے جب حق تعالی نے کتاب
رسول خدا کو کرامت فرمائی پس بعد پیغمبر کے بجز اہل استحقاق کے اور کسی کو نہ پہونچے
گی اور وہ حضرت امیر المومنین اور ائمہ طاہرین ہیں اور یہ حدیث نحن معشر الانبیاء
اعتبار سے خارج ہے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہے وورث سلیمان داود
یرثنی و یرث من آل یعقوب - پس لامحالہ اہلبیت پیغمبر بعد پیغمبر وارث
کتاب اللہ ہیں اسی وجہ سے پیغمبر خدا نے اپنے اہلبیت کو حدیث ثقلین میں کتاب
خدا سے مقرون کیا اور فرمایا انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی
اہلبیتی - دوسرے یہ کہ حق تعالی نے فرمایا ہے الذین اصطفینا اور جنکو خدا نے
مسند اصطفا پر بٹھایا ہو وہ لامحالہ مصطفا اور برگزیدہ ہے اور وہ انبیا و آئمہ ہیں
نہ اور لوگ اسلئے کہ جو برگزیدہ خدا ہیں وہ [illegible] اسی واسطے کہ لائق

شانِ حضرت کبریائی نہین ہے کہ اہل عصیان کو برگزیدہ کرے پس واضح ہو کہ اہل اصطفا اہل عصمت ہین اور ہر گاہ ہم لوگون مین سے کوئی ایسے شخص کو جو بظاہر متصف بصلاحیت ہو نہ باطنًا بنظر اوسکے ظاہر حال کے مقرب اپنا کرتا ہے اور انواع نوازش و عنایات بنسبت اوسکے عمل مین لاتا ہے اور جب اوسکو شخص مقرب کے خبث باطن کا علم ہوتا ہے تو وہ اپنے پاس سے اوسکو دور کرتا ہے پس خداوند عالم کہ عالم ظاہر و باطن ہے کیونکر ایسے شخص کو برگزیدہ کرے گا جو مرتکب گناہون کا ہو اور دائرہ ایمان سے قدم باہر رکھے بہتر یہ ہے کہ حق تعالی نے اس آیہ مین اون لوگون کو بشارت بہشت کی دی ہے اور اہل عصیان کو بشارت بہشت کی دینا موجب اغراء بالقبیح ہے اور حقیقت قبائح سے بھرا ہے اگر کوئی کہے کہ ظلم مستلزم معصیت ہے پس منافی تمہارے قول کا ہوا جواب اسکا یہ ہے کہ مراد ظلم مذکور آیہ سے انبیا نے اپنی طرف نسبت دی ہے چنانچہ حضرت آدم نے کہا ہے ربنا ظلمنا اور یونس نے کہا سبحانک انی کنت من الظالمین کہ جسسے مراد ترک مذہب ہے جو مستلزم ہے نقصان ثواب کا اور ظلم اصل لغت مین بمعنی نقصان کے ہے جیسا کہ آیہ و لم تظلم منہ شیئا مین لم تظلم معنی لم تنقص ہے اور صاحب مجمع نے کہا ہے کہ مفسرین نے مرجع ضمیر منہم مین اختلاف کیا ہے ابن عباس و قتادہ کے نزدیک راجع ہے طرف عباد کے اور تقدیم کلام یہ ہے فمن العباد ظالم لنفسہ اور یہ مختار علم الہدی علیہ الرحمہ ہے اور اسکے توجیہ اسطرح پر کی ہے کہ ہر گاہ حقتعالی نے کتاب توریت اون اشخاص کو کہ جنکو اپنے بندون سے برگزیدہ کیا تھا عطا فرمائے تو بعد اوسکے بیان فرمایا کہ تعلیق وراثت بعض عباد کے ساتھ نہ جملہ عباد کے ساتھ اس جہت سے ہے کہ اونمین بعضے بسبب کسب معصیت کے ظالم نفس خود ہین اور بعض دیگر مقتصد ہین کہ معصیت بھی کرتے ہین اور طاعت بھی اور ایک گروہ سابق بالخیرات ہین کہ اصلا معصیت اونسے صادر نہین ہوتی پس اسی جہت سے وراثت متعلق ہوئی اسی گروہ سابق سے۔

کے نزدیک ضمیر منہم کے الذین اصطفینا کی طرف
من جملہ عباد ہے اور باقی مفسرین نے اختلاف کیا ہے بعضوں کا قول یہ ہے کہ جملہ
راجع ہے مگر احوال فرق ثلاثہ مین اختلاف کیا ہے بعضوں کا قول یہ ہے کہ جملہ
مومنین ناجی ہین اور مولد اسکے وہ حدیث ہے جو ابو درداء نے نقل کیا ہے کہ
رسول خدا سے سنا کہ حضرت اس آیہ مین فرماتے تھے کہ سابق بیحساب بہشت
جائیگا اور مقتصد کا حساب بآسانی کرینگے بعد اوسکے بہشت مین جائیگا لیکن ظالم
کو مین قیامت پر قائم رکھینگے اور بعد مشقت بسیار وہ بہشت مین جائیگا اور
لوگ ہین جو کہین کے الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن کہ بعد اس آیہ کے مذکور ہے
اور ہمارے اصحاب نے بشر بن عبد العزیز سے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ظالم النفسہ ہم مین سے وہ شخص ہے جو حق امام
نہ پہچانتا ہو اور مقتصد وہ ہے جو حق امام کا عارف ہو اور سابق بالخیرات امام ہے
اور یہ سب امر زندہ و رستگار ہین اور زیاد بن منذر نے حضرت ابو جعفر علیہ السلام سے
روایت کی ہے کہ ظالم النفسہ ہم سے وہ شخص ہے کہ عمل صالح بھی کرتا ہے اور سیئات
بھی اوس سے ظاہر ہوتی ہے اور مقتصد وہ ہے جو متعبد باحکام شریعت ہو اور اوسمین
جد و جہد کرتا ہے اور سابق بالخیرات علی بن ابی طالبؑ اور امام حسنؑ و امام حسینؑ
ہین انتہی۔ قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول
و اولی الامر منکم الایہ مراد اولی الامر سے آئمہ معصومین علیہم السلام ہین
جیسا کہ مذہب علماء امامیہ رضوان اللہ علیہم کا ہے اسواسطے کہ خدائے عالم نے
اطاعت اولی الامر کو مماثل و قرین اطاعت خدا و رسولؐ کا فرمایا ہے اور ظاہر ہے
کہ اطاعت خدا و رسولؐ واجب ہے علی الاطلاق۔ یعنی ہر وقت اور ہر حال مین
پس اطاعت اولی الامر بھی واجب ہوگی علی الاطلاق۔ اور جسکی اطاعت واجب
ہو علی الاطلاق یعنی جملہ اقوال اور جمیع احوال مین پس وہ ضرور ہے کہ معصوم ہو

باطن اوسکا مثل ظاہر کے نیک ہو اور خطا و غلط سے محفوظ ہو اور حکم بہ قبیح نہ کرے
ورنہ اتباع اوسکا حالت خطا و وقت گناہ مین حرام ہوگا باجماع اور یہ خلاف
اطاعت متعلقہ ہے پس ضرور ہوا کہ اولی الامر معصوم ہون اور عصمت خطا و عصیان
اور سہو و نسیان سے بجز آئمہ اہل بیت علیہم السلام کے اور کسی مین نہین پائے جاتے
امرا و علما جنکو اہلسنت مصداق اولی الامر جانتے ہین مراد اس آیت سے نہین ہو سکتی
اسواسطے کہ اختلاف و تناقض اقوال علما و جور و ظلم حکام اظہر من الشمس و ابین من الامس
ہے اور شان خداوند حکیم و کریم کی ارفع و اعلی ہے اس سے کہ جملہ احوال میں اطاعت
ایسے اقوال مختلفہ اور احکام باطلہ کی کافہ رعایا پر واجب و لازم گردانے لمؤلفہ

وتلك حجتنا اتیناها ابراهیم الخ و ذکریا و یحیی و عیسی و الیاس کل من الصالحین
الایہ - فخر الدین رازی نے لکھا ہے کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ حسنؑ و حسینؑ ذریت
رسول اللہؐ سے ہین اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو ذریت حضرت ابراہیم
سے گردانا ہے باوجود اسکے کہ حضرت عیسیٰ منسوب تھے طرف ابراہیمؑ کیجانب مادر سے
پس اسی لیے حسنؑ و حسینؑ اگرچہ منسوب ہین طرف رسولخداؐ کے جانب مادر سے واجب
ہے ہونا اونکا ذریت رسولخداؐ سے اور کہا جاتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے
استدلال کیا ہے اسی آیت سے اس امر پر سامنے حجاج بن یوسف بادشاہ کے انتہی
اور حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ حضرت نے انہین دونون کے حق مین فرمایا
کہ یہ دونون بیٹے میرے امام ہین کھڑے ہون یا بیٹھین - اور انہین کے حق مین فرمایا
کہ یہ سید جوانان بہشت ہین - اور بہ تحقیق کہ صحابہ خطاب کرتے تھے واسطے ہر ایک کے
حسنین علیہم السلام سے اور اونکی اولاد سے ساتھ ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
از ترمذی باب فتن قال رسول اللہؐ - اذا مشت امتی المطیطیاء وخدمها
ابناء الملوك ابناء فارس والروم سلط شرارها علی خیارها - جسوقت چلے گی امت میری

مشیت منکرین کی اور خدمت کرینگے اوسکے ابناء ملوک فرزندان فارس و روم مسلط ہو جائینگے شریر امت کے اوپر نیکو امت کے۔ اسپر غور کرنا چاہئے کہ واقعہ مشیت منکرین پر کب سے شروع ہوا اور فارس و روم کب فتح ہوا امام فخر رازی نے تفسیر کبیر مین جہان بسم اللہ کو ثابت کیا ہے وہان یہ لکھا ہے ومن اقتدی فی دینہ بعلی فقد اہتدی والدلیل علیہ قولہ اللہم ادر الحق معہ حیثما دار۔ ترجمہ جس کسی نے پیروی کی دین مین ساتھ علی کے پس تحقیق کے ہدایت پائی اوسنے اور پہونچ گیا حق کو اور دلیل ہے اوپر قول پیغمبر بار خدایا پھیر حق کو اوسکے ساتھ جسطرف کہ وہ پھرے

حضرت داؤد علیہ السلام کی آخر عمر مین حضرت سلیمان علیہ السلام پیدا ہوئے جب بحکم خدا عزوجل حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام کو وصی کرنا چاہا تب اونکی امت نے قبول نہین کیا اور کہا صغیر سن مین وصی نہین ہو سکتے۔ تب حضرت داؤد علیہ السلام نے بحکم رب العالمین اپنی امت سے کہا کہ کل جسکا عصا شاخین نکل کر سبز ہو جاوے وہ میرا وصی ہوگا چنانچہ وعدہ معہودہ پر حضرت سلیمانؑ کے عصا مین شاخین روئیدہ ہوئین اور شادابی پیدا ہوئے اوسوقت اونکی امت نے اونکو اپنا امام اور خلیفہ داؤد کا جانا۔ الحمد للہ کہ حضرت علی مرتضی علیہ السلام کی عمر شریف بروقت وفات جناب رسالتمآب تینتیس برس کے تھی چنانچہ جب نبی خدا اکتیس برس کے ہوئے ولی خدا اوسی سال متولد ہوئے اور سن مبارک آن حضرت کا تریسٹھ سال کا تھا جب انتقال فرمایا ہے پس اس حساب سے صغر سنی بھی ولی خدا کی ہویدا ہے۔ واضح ہو کہ یہ دو حدیث نبوی صحیح کتب فریقین مین موجود ہین اول مثل اہلبیتی کمثل سفینۃ نوح من رکب فیہا نجا ومن تخلف عنہا غرق میرے اہلبیت کشتی نوح کے مثال ہین جو انکے پیرو ہوگا وہ عذاب

آخرت سے نجات پائے گا اور جو انکے خلاف کرے گا اور ان کا تمسک نہ ڈھونڈے گا
وہ عذاب آخرت مین گرفتار ہوگا۔ دوم ستفترق امتی علی ثلاثۃ سبعین
فرقۃ واحدۃ منہا ناجیۃ والباقیۃ ہالک بہت جلد میرے امت
مین تہتر فرقہ ہونگے ایک ناجی و رستگار باقی زیانکار ہلاک ہونگے۔ بیشک فرقہ ناجی
وہی ہے جو پیروی رسول و اہل بیت رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہو اہلبیت
علیہ السلام وہ ہین جو بدلیل آیہ کریمہ انفسنا الایہ نفس رسول ہین اور آیات قرآنے
آیہ تطہیر وغیرہ اوپر صادق ہین اور مثل رسول معصوم ہین گناہان کبیرہ وصغیرہ سے
منزہ و مبرہ ہین اور جنہون نے اپنے رب مین کبھی شک نہین کیا اول عمر سے آخر عمر
تک یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت
رسالتہ فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب۔ تفسیر اس آیہ آخر مین قمی کہتے ہین کہ
اے محمد جب تم نبوت سے فارغ ہو علی کو امامت پر نصب کرو چنانچہ غدیر خم مین
فرمایا ہے اور کافی مین منقول ہے کہ فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ اے محمد جب
تم فارغ نصب علم دین ہو پس اعلان وصی کرو اور اونکے فضل کو ظاہر کرو تا آنکہ فرمایا من
کنت مولاہ فعلی مولاہ اور مراد اولے بالتصرف ہوتا ہے اور قمی کہتے ہین جب تم حج الوداع
سے فارغ ہو امیر المومنین علی بن ابی طالب کو منصوب بامامت کرو و قولہ تعالے
الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم
الاسلام دینا الایہ اکثر مفسرین و محدثین اہلسنت نے مثل ثعلبی و حافظ بن عقدہ
و محمد حرزی و ابن جریر شافعی و ابن مغازلی نے اور سیوطی نے تفسیر اتقان مین ابن
مردویہ سے روایت کی ہے ابو سعید خدری سے اور ابوہریرہ سے اور خطیب خوارزمی
نے کہ فضلای اہلسنت سے ہے روایت کی ہے حذیفہ بن الیمان سے اور اونہون نے
ابوذر غفاری سے اور اسیطرح ابو القاسم عبد اللہ بن عبد اللہ نے بھی نقل کیا ہے اور

اکثر علماء وفضلاء اہلسنت نے نازل ہونا اس آیت کا ماجرائے غدیر خم مین بیان کیا ہے
کہ جناب رسول پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگون کو ہدایت کی طرف جناب
امیر کے غدیر خم مین اور حکم کیا اوس زمین کو خس وخاشاک سے صاف کریں پھر
بلایا علے ابن ابی طالبؑ کو اور اونکے دونون بازوؤن کو حضرت نے تھانبا اور بلند
کیا اون دونون کو یہانتک کہ سفیدی زیر بغل نمایان ہوئی پس رسالتمآب نے
فرمایا اللہ اکبر علے کمال الدین واتمام النعمۃ ورضا الرب برسالتی والولایۃ لعلی
ابن ابی طالب۔ محصل معنی یہ ہین کہ مین شکر تا ہون پروردگار کا اوپر کمال دین کے
اور اتمام نعمت کے اور راضی ہونے پر پروردگار کے ساتھہ رسالت میرے کے
اور امامت علی بن ابی طالبؑ کے بعد میرے پھر حضرت نے فرمایا من کنت مولاہ
فعلے مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ
یعنے جس شخص کا حاکم وآقا مین ہون پس علی اوسکا حاکم وآقا ہے۔ خداوندا دوست
رکھہ اوس شخص کو جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھہ اوس شخص کو جو دشمن رکھے علیکو اور مددگاری کر اوسکے
جو مددگاری کرے علی کی اور مخذول ومنکوب کر اوسکو جو دست بردار ہو مددگاری
علی سے۔ اور سید سمہودی نے کہ علماء معتمدین اہل سنت سے ہے اس روایت کو
کئی طریق سے نقل کیا ہے۔ اور صحیح بخاری وصحیح مسلم مین منقول ہے کہ ایک یہودی نے
حضرت عمر سے کہا کہ تمہارے قرآن مین ایک آیت ہر کہ تمہارے پیغمبر پر نازل ہوئے
اگر وہ ہماری کتاب مین ہوتی تو جس روز نازل ہوئی اوس روز کو ہم اپنا روز عید
قرار دیتے۔ حضرت عمر نے فرمایا وہ کون آیت ہر اوس یہودی نے آیہ مذکورہ کو پڑھا
پس حضرت عمر نے کہا مین جانتا ہون جہان نازل ہوئے۔
احتمال اکمال دین سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ پہلے دین ناقص تھا اب کامل ہوا
جواب یہ ہر کہ دین خدا ابھی ناقص نہ تھا پہلے ہی کامل تھا لیکن وہ کمال زمان

خاص تک تھا اور احتمال نسخ وتبدیل کا رکھتا تھا بحسب مصالح وحکم کے
تبدیل ہوجاتا تھا اور یہ کمال تا بقیامت ہی اور بعد نازل ہونے اس آیات کے
کوئی حکم منسوخ نہیں ہوا یہ آخر فریضہ تھا بعد اسکے کوئی فریضہ نازل نہیں ہوا پس
بنا بر اس حدیث کے کمال فرائض آلہی نصب امامؑ سے ہوگا کہ بعد پیغمبر خدا صلعم کے
یہ حاکم باحکام شریعت اور حجت خدا کافہ خلق پر ہے

اثبات تقیہ۔ واضح ہو کہ فرق ہے درمیان تقیہ و نفاق کے۔ جو مسلم بخوف دشمن
دین ظاہر مین اوسکے موافقت کرے وہ دیندار ممدوح ومتقی رہتا ہے عند اللہ
اور جو مسلم ظاہر مین بخوف حاکم دین موافق شرع ہو اور باطنًا مخالف وہ مسلم منافق
ہے صحیح بخاری مطبوعہ بمبئی ۱۲۸۸ہجری کے پارہ بست وہشتم صفحہ ۱۰۱۷ سطر ۲۴ مین
بتصریح مرقوم ہے۔ قولہ تعالی من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ
مطمئن بالایمان الایہ وقال عز وجل الا ان تتقوا منھم تقاۃ الایہ وھی تقیۃ
انتہی یعنے تقاۃ بمعنے تقیہ ہے پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۱۸ مین حاشیہ پر موجود ہے اور
حاشیہ پر ہے التقیۃ الی یوم القیامۃ کہ تقیہ روز قیامت تک ثابت ہے اور یہ تقیہ مختص بعہد رسول
اللہ نہیں ہے انتہی یعنے جسطرح دین رسول تا قیامت باقی وغیر منسوخ اوسیطرح یہ حکم
تقیہ بھی شرع رسول مین تا قیامت باقی وغیر منسوخ۔ آیہ اولی کی تفسیر مدارک وتفسیر حسینی مین
اسطرح لکھا ہی کہ کفار قریش بعض صحابہ کے ایذا آزار مین مشغول ہوے مثل عمار و پدر اونکے
یاسر و مان اونکی سمیہ رضی اللہ عنہم کے اور ان سبکو اسلام سے پھرنے پر طرف کفر کے اکراہ
کیا پس اونہون نے ثبات قدم ایمان پر کرکے جفای قوم پر صبر کیا تا حدیکہ والدین
عمار نے شربت شہادت نوش کیا اور عمارؓ نے بیتاقتی اور ضعف بدن سے تحمل
ایذاے کفار کا نہ رکھکر حسب رضاءی قوم یہ کہا کہ اٰمَنۡتُ بالجبت والطاغوت
پس یہ خبر رسول اللہ کو دیکئے کہ عمار نے کیش کفر اختیار کر لیا حضرت رسول اللہؐ نے

اور ایمان اوسکے گوشت
فرمایا کہ ایسا نہین ہے بلکہ عمار از سر تا بقدم ایمان سے پر ہے
خون مین ملا ہوا ہے پس عمار گریہ کنان خدمت رسالت مآب مین حاضر ہوئے پس خود
حضرت نے اپنے دست پاک سے اشک عمار کو پاک کیا پس حق تعالی نے یہ آیت
بھیجے۔ من کفر باللہ من بعد ایمانہ جو شخص کافر ہو جاوے ساتھ خدا کے بعد ایمان
اپنے کے وہ مرتد ہے مثل ابن خطل و الجمہ و غیرہ کے وہ معرض غضب مین ہے الا مَن اُکرِہ
وقلبہ مطمئن بالایمان الخ مگر وہ شخص کہ اکراہ کیا جاوے کفر پر۔ درحالیکہ قلب اوسکا
مطمئن رہے اور آرام پاوے ساتھ ایمان کے اور عقیدہ اوسکا قلبًا متغیر نہوئے یعنے
مثل عمار کے پس وہ مومن رہا عند اللہ یعنے اگرچہ زبان سے کلمہ کفر بخوف جان کہنا
ہوا اور اسیکا نام تقیہ ہے آیہ ثانیہ کی تفسیر مدارک مین کہ تفسیر معتبر اہل سنت ہے ومن یفعل
ذالک فلیس من اللہ فی شیٔ الا ان تتقوا منھم تقاۃ یعنے جو مسلمان تولا و
دوستی کرے دشمنان دین سے پس نہین ہے وہ شخص دین سے کچھہ رکہنے والا مگر
یہ کہ ڈرو تم اور تقیہ کرو تم ضرر ہاے کافرون سے ڈرنیکو اور تقیہ کرنیکو جب
ہووی کافر تم پر تسلط پس خوف کرو تم اوس سے اپنے نفسون اور اپنے مال پر اوس وقت
جائز ہے واسطے تمہاری ظاہر کرنا موالات و دوستی کا اعداء سے اپنے اور مخفی رکہنا اپنے
دل مین معادات اور اپنے دشمنی کو اونسے۔ پس جبکہ مال کے بچانے مین تقیہ صحیح ہے
پھر ایمان تو نفیس ترین اشیا ہے اسکے دشمن سے چھپا کے اپنی جانکو بچانا و محفوظ کرنا شرعًا
بموجب خدا و رسول عین طاعت باری ہے نہ جھوٹ ہے نہ عاجزی۔ جیسا کہ صحیح بخاری کے
پارہ یازدہم صفحہ ۳۷۹ مین حال صلح حدیبیہ حضرت رسول کے وقوع تقیہ کا ظاہر
ہے جبکہ کفاران قریش نے رسول اللہ کو مقام حدیبیہ روکا اور امادہ بقتل ہو کر بیت اللہ
جانے اور عمرہ بجالانے سے مانع ہوئی پس حضرت نے باوجود چودہ سو لشکر جرار معہ
جناب حیدر کرار غیر فرار مصالحہ فرما کے جان کو بچایا اور اوس صلحنامہ مین لکھا بسم اللہ

ورسول اللہ کے لکھنے سے مانع ہوے حضرت نے قبول کرلیا اور بصراحت نامہ مین صاف تقیہ کو ظاہر کردیا تا بعد میرے میری عزت وآل پر کہ وہی خلفاء اثنا عشر اور ائمہ ہدی خلق کے ہین کوئی اعتراض وشک حالت خوف وتقیہ مین اونکے نکرے اور معلوم رہے کہ دشمنان دین سے تقیہ محل خوف مین طاعت حکم خدا وعین دین اللہ ہے پس محو الفاظ بسم اللہ ورسول اللہ سے اوس حالت مین نہ خدا کے رحمن و رحیم ہونے مین خلل آیا نہ حضرت کے رسالت مین اختلال ہوا۔ جب خود حضرت رسول اللہ بخوف اعداء دین بحالت رسالت تین برس شعب ابی طالب مین چھپین اور تین روز غار مین مخفی ہوکر بخوف کفار مکہ سے ہجرت طرف مدینہ کے اختیار فرماوین اور کچھ تغیر حضرت کی رسالت حقہ مین نہ آوے تو نائب وخلفا بحق اونکے اگر خوف دشمن دین سے بحالت خلافت وامامت چھپین یا تقیہ ظاہر مین بسر کرین تو کوئی تغیر لازم نہین آتا ہی یہی حال ہو شیعیان علیؑ کا جیسا کہ خرقیل باسی کتمان ایمان بر فرعون سے ممدوح خداوند عالم رہے قولہ تعالے قال رجل مومن من ال فرعون یکتم ایمانہ الخ یعنے کہا مرد مومن نے ال فرعون سے جو چھپا رکھا تھا ایمانکو اپنے ہمارے دشمن فرعون سے یعنی درحالیکہ فرعون نے اپنے تئین خدا کہلواتا تہا۔ اور یہ خرقیل ابن عم تھے فرعون کے سالہا دراز اونکو فرعون کے پاس رہنا پڑا تھا ساتھ کتمان ایمان کے انہون نے ظاہر مین اتباع کیا مگر باطن مین اوسکو باطل وکافر جانا کئے اور خداء برحق کو معبود مطلق۔ پس خداے علیم نے اپنے رسول غیور سے اونکے تقیہ کا مظہر ہوکر اونکے ایمان باطن کو ظاہر کردیا تا کہ امت رسول آگاہ ہو جاوے کہ مومن کو تقیہ اعداء دین سے باعث زوال ایمان نہین بلکہ کتمان ایمان دشمن ایمان سے عین ایمان ہے۔

بیت قصہ حضرت ابراہیم مین خود الہ برحق نے اصنام باطلہ کو بلفظ الہ تعبیر کیا اور فرمایا

کوئی خلل ہو اور اللہ باطل
فراغ الی المتھم الایہ۔ اس تعبیر سے نہ اللہ برحق مین کسی مقام پر غیر کو بحالت تقیہ صدیق
کو کوئی شرف حاصل ہوا پس اگر امام برحق نے اہل باطل کو کیا مفید ہو گا قولہ تعالیٰ صالح المومنین
وغیرہ فرمایا تو اہل حق کو کیا مضر اور اہل باطل کو کیا مفید ہو گا قولہ تعالیٰ عم یتساءلون عن النبا العظیم
الخ سے مراد حضرت علی ابن ابیطالبؑ ہین قولہ تعالیٰ عم یتساءلون عن النبا العظیم
الخ سے مراد حضرت علی ابن ابیطالبؑ ہین کہ صادق آل محمدؐ فرماتے ہین کہ یہ سورہ
الخ صاحب صافی کافی سے روایت کرتے ہین اور کتاب عیون مین ہے کہ جناب رسالتمآبؐ
شان مین امیر المومنینؑ کے نازل ہوا ہے اور کتاب عیون مین ہے کہ جناب رسالتمآبؐ
شان مین امیر المومنینؑ کے نازل ہوا ہے۔ باب اللہ نبا عظیم صراط مستقیم مثل
فرماتے تھے کہ یا علی تم حجۃ اللہ۔ طریق الی اللہ۔ باب اللہ نبا عظیم صراط مستقیم مثل
فرماتے تھے کہ یا علی تم حجۃ اللہ۔ طریق الی اللہ۔ شان علی بن ابیطالبؑ کے یہ
اعلے ہو اور عمرو بن عاص نے باوجود تبغض و عداوت شان علی بن ابیطالبؑ کے یہ
شعر کہا ہے۔ ھو النباء العظیم و فلک نوح۔ و باب اللہ و فصل الخطاب۔ یعنی
علی نباء عظیم ہو اور کشتی نوح اور باب اللہ ہین۔ خلاصۃ المنہج مین حافظ ابو نعیم
اصفہانی نے کہ اکابر اہلسنت سے ہین سدی سے روایت کرتے ہین کہ رسالتمآبؐ نے
فرمایا کہ نباء عظیم ولایت علی ابن ابیطالبؑ ہے حدیث شریف فطوبی للمصداق و
پس خوشحال اوسکا جو ولایت علی کی تصدیق کرے والویل للمکذب بولایۃ
اے وائے ہو اوسپر جو تکذیب ولایت علی کرے۔ اور اسحاق بن محمد بصری نے بسناد محمد بن
حسین بن شمعون سے روایت کی ہے کہ مین نے ابو جعفرؑ سے سوال کیا تفسیر النباء عظیم
فرمایا کہ ہم وہ نباء عظیم ہین جسمین تمنے اختلاف کیا اور ہماری خلافت پر تنازعت
کی اور ہماری ولایت سے رجوع کیا بعد قبول ولایت کے اور اپنے ستم سے ہلاک ہوے
بعد اسکے کہ ہمارے تلوار سے نجات ملی تمکو کفر سے) ہر گاہ حقتعالی عظمت شان نباء عظیم
بیان کر چکا اور وعدہ وعید کر چکا اب آگے تنبیہ فرماتا ہے انتہی۔
ووھبنا لھم من رحمتنا وجعلنا لھم لسان صدق علیا الخ اور دیا ہم نے
اسحق و یعقوب کو رحمت اپنی سے اور کی ہمنے واسطے اونکے زبان صدق مثل علی

کتاب مبین و کتاب معانی و تفسیر صافی مین آئمہؑ سے منقول ہے کہ ہم ہین جو امام مبین
کہ ظاہر کرتے ہین حق و باطل کو اور جناب رسول خداؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ بہ تحقیق
کہ علی وہ امام ہے کہ جس مین حقتعالی نے علم کل شی کا احاطہ کیا ہے اور احتجاج مین
پیغمبر خدا سے مروی ہے فرمایا اے گروہ مردم حق تعالی نے مجھ مین سب علوم کا
احصا کیا ہے اور مین نے ہر علم کا احاطہ کیا ہے امام المتقین مین اور کوئی علم ایسا
نہین ہے جو مین نے علی کو نہ تعلیم کیا ہو۔

قولہ تعالی وجعلها کلمة باقية فی عقبه سدی نے منقول ہے کہ مراد عقب
حضرت ابراہیم علیہ السلام سے آل محمد ہین خلاصۃ المنہج مین ہی کہ مراد کلمہ سے کلمہ
طیبہ ہے اور تفسیر کلمہ باقیہ فی عقبہ سے مراد امامت ہے اسلیئے کہ امامت تا قیامت
انکے درمیان مین باقی رہے گی اور تفسیر صافی و اکمال سید سجاد و علل عافی و مناقب
صادق آل محمد و احتجاج وغیرہ مین منقول ہے کہ کلمہ باقیہ فی عقبہ سے مراد آل محمد ہین

قولہ تعالی والذی جاء بالصدق وصدق بہ الخ حافظ ابو نعیم نے کہ علماء اہلسنت
سے ہین ابن عباسؓ سے اور مجاہد نے حضرت آئمہ ہدیٰ سے روایت
کی ہے جاء بالصدق محمدؐ ہین اور صدق بہ علی بن ابی طالبؑ ہین شب
معراج کو پیغمبر خدا سے خطاب ہوا کہ میری تصدیق علی کریگا اور وہ صدیق اکبر ہے
فہو الصدیق الاکبر اور موید اسکے وہ حدیث ہے کہ پیغمبر خداصلعم نے فرمایا
الصدیقون ثلثة۔ یعنے صدیق تین ہین حزقیل مومن آل فرعون۔ دوسرے
حبیب نجار صدیق آل یٰسین تیسرے علی ابن ابی طالب صدیق آل محمد۔ عمار نے پیغمبر خدا
صلعم کے روبرو کسی جنگ مین فضیلت امیر المومنینؑ مین یہ آیہ پڑھا رسولخدا
نے فرمایا صدقت یا عمار۔ زید بن حسان سے مروی ہے کہ مین ابتداء اسلام مین جعفر کے
پاس گیا مین نے پوچھا کیا کہتے ہو فرمایا لا الہ الا اللہ وانا رسولہ مین نے

کہا کہ اس قول پر کون آپکی تصدیق کرتا ہے فرمایا علے و خدیجہ اسیوجہ سے انحضرت نے
فرمایا ہے کہ سات برس تک ملائکہ مجہپر و علے پر صلوۃ بہیجا کئے
حمعسق مراد ح سے حوض کوثر ہے م سے ملک امت محمدی ع سے عترت اہلبیت
اللہ اصطفے میں بیچنا ہی مشہور کہ کیا رتبہ اوسکی رفعت کو نہیں پونہچ سکتا ہے ق سے
محمود او او سے۔ قولہ تعالیٰ ان اللہ اصطفے آدم ونوحا وآل ابراھیم وآل عمران
علی العالمین الخ۔ تفسیر اہلبیت رسالت مین وارد ہی کہ آل عمران علی ابن ابیطالب ع
اور اولاد امجاد آن حضرت ہین کہ نام ابو طالب کا عمران تہا اور احادیث کثیرہ مین
یہی مضمون وارد ہے اور ابن عباس و ابو ذر غفاری نے آن حضرت صلعم سے
روایت کی ہے کہ آل ابراہیم ہم ہین اور آل عمران علے ابن ابی طالب ع ہین
کذا فے خلاصۃ المنہج۔ و عاشر بحار فضل مکارم الاخلاق

حکایت

ایک نقل مشہور ہے کہ جب نادر شاہ بادشاہ حوالے نجف اشرف مین پونہچا
معرکہ کربلا کے نسبت اوسے کچہ شک واقع ہوا اور ارکین سلطنت سے کہا
کہ یہ امر غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ سبط الرسول جگر گوشہ بتول کے مقابل مین ہزاروں
مسلمان جمع ہو کر جنگ کرین اور کچہ بھی اونہین خوف خدا اور پاس رسول اللہ نہو ایسا
واقعہ امر محال معلوم ہوتا ہے علماؤن نے کتب معتبرہ سے ثابت کیا مگر اوسنے کہا
کہ جب تک مین اپنی آنکہ سے پورا واقعہ نہ دیکہونگا ہرگز یقین نکرونگا اوسکا حکم
نادر شاہی قہر الٰہی تہا پس اوسنے کہا کہ دو نشان میدان جنگ مین نصب ہون
ایک نشان رسول اللہ اور دوسرا بنام یزید پلید۔ اور حکم نافذ کیا کہ سب مخلوق
عرب اس میدان مین تاریخ معینہ پر جمع ہوجاوے اور جو لوگ نشان رسول ص کے

نیچے جمع ہونگے وہ قتل کئے جاوینگے اور جو لوگ نشان یزید کے نیچے مجتمع ہونگے اونکو جاگیر و منصب ملینگے اور یزیدیون اور حسینیون سے باہم جنگ مقابلہ و مقاتلہ ہوگا پس انجام کار بجز سادات اور چند احباب کے اور کوئی شخص نشان رسولؐ کے نیچے نہ آیا اور نشان یزید کے نیچے ہزارہا مردمان نابکار مجتمع ہوگئے جنکی تعداد شمار سے باہر تھی پھر سادات سے جنگ شروع ہوئی اور ہزارون کو مار کر چند سید بھی درجہ شہادت پر حمایت دین اسلام مین فائز ہوکر گلگشت چمنستان جنت الماوا ہوئے اور سعادت ابدی حاصل کی اوسوقت اوس بادشاہ کو یقین کامل ہوا کہ مظلوم کربلا کے معرکہ مین کچھ کلام نہین اب بھی ہزارون نابکار سگ دنیا موجود ہین پس سادات کو بہت انعام واکرام دیا اون نابکارونکو بذلت وخواری وہان سے نکلوا دیا

واضح ہو کہ امت محمدی مین بموجب حدیث شریف تہتر فرقے ہین اور ان تہتر کے اصل دو ہین شیعہ وسنی - ایک امامت علی اور دوسرے امامت ابوبکر کے قائل ہین فرقہ اول مین اٹھارہ یا بیس فرقے شامل ہین اور فرقہ ثانیہ مین ترپن یا پچپن اور یہ جملہ فرقے شہادتین اور صانع خدا اور انبیا اور وصول شرائع کا اقرار کرتے ہین اور بموجب حدیث نبوی مسلمہ فریقین صرف ایک فرقہ ناجی ہے اور باقی ہالک ہین داخل ہین - اب حضرات مومنین مسلمین سے محل سوال ہے کہ فرقہ ناجی کون ہے کہ جسکی تلاش بلا تعصب مذہبی ہر ایک پر واجب و لازم ہے وہ محبت اہلبیت اور انکی غلامی ہے کہ بدون آل رسول پر درود بھیجے نماز ناقص رہتی ہے اور بغیر محبت اہلبیت ایمان کامل نہین ہے

شعر

زرفض گر ہست حب آل رسول	یا تولا بخاندان بتول
گو گواہ باش ادمی و پرے	کہ شدہ مین نہ غیر رفض برے

محبت اہلبیتؑ یہی دین یہی ایمان یہی عرفان ہے اور سب عبث ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ مصنفہ شاہ سید علی حسن صاحب جائسی

تعالی اللہ زہے شان امیر یثرب و بطحا
علی حبه جنة قسیم النار والجنه
نوید و آل من والاه از بہر محب او
عبث در معنی من کنت مولا میزنی ہر جا
علی افضل علی اکمل علی اجمل علی اعدل
علی امجد علی اوحد علی اسعد علی ارشد
علی حیدر علی صفدر علی داور علی یاور
علی صابر علی قاہر علی ذاکر علے شاکر
علی ہادی علی مہدی علی قاضی علی مفتی
زہی طیب زہی طاہر زہی باطن زہی ظاہر
عبادت دیدن شخصے بارشاد نبے آمد
نبوت کرد استثنا حدیث منزلت گوید
بروز حشر آن سرور پئے کوثر بود ساقی
حدیث مصطفے شاہد کہ بے حکم شہ مردان
احب الخلق عند اللہ جناب مستطاب او
رسول و ابن عم او چو یک جان اند دو قالب
پس نام نبی نامش رقم بر عرش شد انجم
نہ تنہا نام او ثبت است بر دروازہ جنت
در آدم بود نور او بنور مصطفے توام

فروغ شرع پیغمبر چراغ ملت بیضا
امام الانس والجنه وصی مصطفے حقا
وعید عاد من عاداه آمد از پئے اعدا
علی مولا باین معنی کہ پیغمبر بود مولا
علی عالی علی والی علی یعلو ولا یعلے
علی اعظم علی اکرم علی اعلم علے اتقے
علی ایمان علی قرآن علی سلطان علی آقا
علی عابد علی ساجد علی زاہد علی اتقے
علی سرور علی رہبر علی بہتر علی اولے
زہی صورت زہی سیرت زہی طاعت [illegible]
یکے کعبہ دوم قرآن سوم روی شہ والا
کہ او از احمد مرسل چو ہارون است از موسی
لوای حمد را حامل کلید جنت الماوی
گذشتن از صراط حشر باشد توام عنقا
حدیث طیر را بر خوان اگر شک میبرد انجا
ازین نفسے نبی او را بگفته خالق یکتا
کہ در کتم عدم بودہ نشان آدم و حوا
کہ مرقوم است بر ہر شاخ و برگ سدرہ [illegible]
کہ بودہ بے نشان عرش جلیل و کرسی اعلے

وصلی اللہ علی نور چو وقت لغت میخوانی
ز آدم تا رسول اللہ ولی باہر نبی بودہ
علی در بطن مادر بود در ذکر خدا ہر دم
رسول اللہ چو می آمد بنزد مادر حیدر
وے میگفت تسلیمات اے پیغمبر برحق
نبی میگفت یا حیدر سلام کبریا بر تو
بر این جائے کہ بودہ جا دست رحمت یزدان
بوقت زادن عیسے صدا از آسمان آمد
ورائے حیدر صفدر کرا این منقبت حاصل
تحت آن شاہدین شیر خدا شیبکہ نوشید
شب معراج پابوس پیغمبر عرش اعظم شد
علی را جائے معراج آمدہ دوش شہنشاہی
درینجا ہست مضمونی اگر از ایمان سازم
حدیث در صحاح آمد کہ رب عالم و آدم
نخواہد گفت مضمون را کہ شاعر خود نتراشید
علی باب ہر مدینہ مصطفے شہر علوم آمد
مقرر کردہ در مسجد محمد مسکن پاکش
علی را ہر چہ جائز بود در مسجد بحکم رب
ہرای سد ہر باب از پیغمبر حکم نافذ شد
کسے کو باب علم مصطفے از در جہان باشد
ہر اللہ ہست چنان آن قوت بازوی پیغمبر

حدیث نور یاد آری کہ چشم دل شود بینا
مگر در چشم ظاہر بین یقین مصطفے تنہا
عبادت را ابراد ناری خدائش عالم جانہا
درین مدت کہ بود در شکم آن معدن التقوے
حبیب خالق اکبر امین رب بے ہمتا
امام المتقین شاہ ولایت معدلت پیرا
فدائے حیدر صفدر کف پایش رسید آنجا
کہ بیرون حضرت مریم رود از مسجد اقصے
کہ شد در خانہ پاک خدائے لم یلد پیدا
چکیدہ از زبان پاک احمد بہر و منتجے
بیان قربت او آیہ قوسین او ادنے
کہ در شانش خدا فرمود سبحان الذی اسرے
تفسیری گشت این قائل شود از ہر طرف غوغا
نہاد و دست بر دوش محمد در شب اسرا
کسی گو روضۃ الاحباب را دیدہ ست تقصیرا
دخول بیت بے دروازہ کی ممکن شود حاشا
علی مانند ہارون ست یعنی یا بن ایما
نجائز بود بہر غیر شاہ لافتے اصلا
مگر دروازہ حیدر بحکم خالق دانا
چرا دروازہ ایوان علم الانبیا شد وا
نمودہ کاتب وحی بہامی اوج ما اوحی

ورائے او مقصود است از من یشتری نفسه
مخاطب اهل ایمانند هر جائیکه در مصحف
ز تفسیر کلام الله اگر پرسی شود ناطق
بود فرض خدا تعظیم او چون مصحف صفات
اگر از رجعت خورشید می پرسی مکرر شد
کسے لاتغربی یا شمس حتی تنتهی گفته
رسید و برد و مغرب مگر تا ختم توصیفش
برائے مدح ایثارش نزول هل اتی کافی
زیاده بخشش جودش طمع را کرد آسوده
چه گویم مدح سیانی که باشد ذوالفقار او
نموده در ماه آن حربے ضرب از بهر پیمبر
بگوش سید لولاک و شیر کبریا آمد
عیان چون روز خندق گشت آن شان ید اللهی
محمد گفت آن کار نمایان از علی سرزد
عیان شد زور بازویش چنان در غزوهٔ خیبر
چه اهل حارث و مرحب که وقت حمله حیدر
بود جنگ حنین و بدر یا جنگ گر باشد
بیاد قصهٔ بیر العلم را حرز بازو کن
غلام شاه مردان شو که باشد دستگیر تو
کسے کز حب احمد دم زند بے الفت حیدر
خدا داند خدا جوی نبی را زور بازوی

نیامد غیر او حامل برائے آیهٔ نجوی
میان آن همه بوده امیر المومنین مولا
که ۳۰۰ صد آیه نازل شد بشان شو...
منم قرآن ناطق هست ارشاد شاه ...
یکے در عهد پیغمبر دوم در عهد آن آقا
به هنگامیکه در بخشش چو طوطی بود شکر خا
باعجاز شه مردان بجنبید آفتاب از جا
سخایش از بیان بیرون عطایش خارج از احصا
گدائے آستان او سپهر ملک استغنا
بحدت غیرت برق الصبوت بهتر از جوزا
که گشته حامل وحی خدا بر همتش شیدا
صدائے لافتیٰ الا علی از کوشک مینا
که ابن عبدود شد طعمهٔ شمشیر برق آسا
که از اعمال جن و انس تا محشر بود اعلی
که باشد نوع انسان ها برون از حیطه یارا
چو دست مرتعش لرزد زمین و گنبد خضرا
ازان دست خدا آمد شکست لشکر اعدا
شواهد هر چه را موجود انکارش بود بیجا
بحکم خالق عالم اذا ضاقت بک البلوی
خلل اندر دماغ او بجد از صورت سودا
ز خلقش بوستان بوی ز فیضش قطرهٔ دریا

فذت را النعمات او کند هم تهنیت گوهر
چه می پرسی زشان آنکه باشد ابن عم او
چو نام عم او خواهی بگویم حضرت حمزه
برادر جعفر طیار کاندر گلشن جنت
زهی شاهی که باشد زوجه او بنت پیغمبر
دل و جانم بود قربان براه هر دو فرزندش
از آن دو هر یکی بوده سوار دوش سلطانی
چه فرش خواب شان پرسی بگویم سینه شاهی
یکی آن گشته الماس یعنی حضرت شبر
دوم شاه شهیدان آن غریب بیکس و مضطر
سوالی میکنی هر جا عبث از فقر پر داری
اکنون انصاف میخواهم که غیر از حیدر صفدر
بگو آنرا که میدارد گمان شیعگی با من
نیم سنی ولیکن ای متعصب الامان گویم
سخن سنجیده میگویم مضامین چیده میگویم
نه بیم از طاعنان دارم که حق ابرز باد
فدای احمد ام الم جبین ... می عالم
غلام شاه مردانم نثار شش گوهر جانم
... آن ... همه ... سزاوارم
غلام آن ... ام که درگاهش بود جای
... روضه رضوان

بسوی خاک گر بینید شود رشک گل رعنا
امام المرسلین مصداق یسین ثم طه ها
زننگ بجز جانبازی هنر پیشه بیجا
دو بالش از زبر جد داد خلاق جهان آنرا
جناب سیده آن افتخار مریم و سارا
دو سبط شافع محشر دو نور دیده زهرا
که آمد از برای او براق آسمان پیما
که او را خلعت لولاک آمد چیست بر بالا
خدیو کشور حلم و امام تارک الدنیا
که از تحت الثری تا عرش گشته ماتمش برپا
برای عاشق مضطر چه حاجت بر ز استفتا
این عز و شرف گشته نه هرگز در جهان پیدا
نباشد غیر حق عالم برای هر چه در دلها
پسند خاطرم انصاف از دنیا و مافیها
کتب را دیده میگویم چه باک از طعنه بیجا
خدای دو جهان دارم ندارم از کسی پروا
ز درد عشق می نالم بجسم آید قرب ...
همیشه منقبت خوانم بطرز بلبل شیدا
ز حب ساقی کوثر بود در ساغرم صهبا
جنابش برتر از عرش و زمینش از فلاک بالا
چه اصل نافه آهو چه قدر عنبر سارا

هوای صحن ایوانش نسیم رحمت یزدان ثواب طوف درگاهش بهار گلشن عقبی

صفای آستانش را بباشد صبحدم عاشق شعاع نیر اعظم نثار شمسهٔ زیبا

علو قبهٔ پاکش مشیر گنبد گردون حریم مجمع النورش چو طور آمد تجلی را

چه نسبت چادر مهتاب با صحن گاهش که این چون فرش روشن هست وان مثل شب یلدا

بیا و برگ کاهی کن ز صحرای نجف حاصل که اندر خوابگاه قبر گردد دستهٔ گلها

صبا خاک جنابش را بگفته اینچنین روزی که این کحل البصر زیبد بچشم نرگس شهلا

ادب بخشد و گویا شد که ترک بوالفضولی کن بود مخصوص این مرتبه برای دیدهٔ حورا

عجب نحلی که گر موری بود در پردهٔ ظلمت شمار موی مژگانش نماید دیدهٔ اعمی

جهان جان قربانش چه عظمت آن مکان دارد نفس در دیده می آید ملک از عالم بالا

نشان خاک بوسیها هویدا از لب حوران فروغ جبهه سائیها پر اظهار از سیما

سزاوار حریمش پردهٔ چشم ملک آمد برای فرش آن ایوان نه زیبد قاقم و دیبا

بصیرت هر که را حاصل تغافل کی روا دارد زیارت نعمتی باشد چه نعمت نعمت عظمی

بگفتم نعمت عظمی ولیکن عشق می گوید که فرض عین میداند کسی کو عاشق شیدا

ز جذب عشق آقای من این امیدها دارم که رخت از هند بربندم بسوی روضهٔ والا

بگرد روضه اش گردم زنم بر آستان بوسه شوم داخل در آن روضه که چون خلد برین افزا

ضریح پاک را بوسم شوم قربان آن مرقد بریزم اشک از چشم زنم در شوق واویلا

بحق عز و شان آن رسول هاشمی یارب که کردی از برای او زمین و آسمان پیدا

برای حضرت زهرا و هم آن ساقی کوثر که بهر تشنه کامان قیامت او بود سقا

بحق رابع آل عبا آن سبز پیراهن که از باغ سیادت ذات او سرو سهی بالا

برای آن شهید کربلا کاندر عزای او زمین چون بید لرزید و فلک شد لاله احمرا

موفق کن بتوفیقی که زود از فیض تائیدت شوم سوی نجف راهی کنم امروز را افزا

خموش اے حسن نادان کہ در مدح شہ والا
بطرز شاعران دیگر دعای بر زبان آری
ہمیشہ تا زقران است حب شاہ دین واجب
سرور عزت دارین از بہر محب او

دبیر آسمان گوید ندارم طاقت املا
کہ فرمان اجابت را بر ایشان در ازل امضا
ہمیشہ تا بار شاد پیغمبر و ثمنش اشقیا
عدوے فاتح خیبر بود در دو جہان رسوا

خاتمہ اشعار

باب سوم آغاز نسب اولاد امام زین العابدین علیہ السلام موجودہ ہند

واضح ہو کہ سید الساجدین امام زین العابدین بن حضرت امام حسین سبط رسول علیہم الصلوۃ والسلام انکی مان شاہ زنان عرف شہربانو دختر یزدجرد بن کسرے شہریار بن پرویز بن ہرمز بن نوشیروان ملک عادل کی شہربانو کی ہمشیرہ خورد مہربانو تھی اور یہ عقد محمد بن ابی بکر مین آئین۔ اور آپ کو ابن الخیرتین کہتے ہین اس سبب سے کہ برگزیدہ خدا عرب مین ہاشم تھے اور برگزیدہ فارس نوشیروان اور آپکا نسب دونون سے ملتا ہے۔ لکھا ہے کہ آپ اسقدر روتے تھے کہ رخسار مین نشان پڑ گئے تھے کسینے عرض کی اتنا رونا۔ فرمایا یعقوب کا ایک بیٹا آنکھون سے نہان ہو گیا تھا حضرت یعقوب اسقدر روئے کہ اندھے ہو گئے تھے مین نے بہتر اپنے سامنے شہید ہوتے دیکھے۔ داغ ہجران بر دل من کمتر از یعقوب نیست ٭ او پسر گم کردہ بود و من پدر گم کردہ ام آپکا رنگ مبارک وضو کے وقت یاد الٰہی مین زرد ہو جاتا تھا آپ ہر روز ہزار رکعت نماز پڑہتے تھے آپکو دوبارہ حجاج ملعون نے بحکم عبد الملک زنجیرون مین قید کر کے مدینہ منورہ سے شام کے جانب لیجا راہ مین اپنے ہاتھ پانون زنجیر سے نکال لئے اور زنجیر پارہ پارہ ہو گئی اور آپ مدینہ کو واپس آئے اور شہادت حضرت زینب کی اسی سفر مین ہوی۔ عبد الملک نے اس واقعہ سے آگاہ ہو کر ایک

اونٹ درہم کالاد کر حضور اقدس مین بھیجا۔ ایام حج مین ملک ہشام مکہ معظمہ مین حج اکرنیکو آیا تہا کثرت مردمانسے حجر اسود تک نہین پونچ سکتا تہا کہ اوسی حالت مین ایک کمل سیاہ اوڑہے ہوئے آپکا گذر ہوا حاجیونسے قطعاً اور راستہ خالی کردیا اور دست مبارک کے بوسہ لیئے ایک شخص نے ہشام سے پوچہا کہ یہ کون بزرگ خدا رسیدہ ہے اوسنے کہا مین نہین جانتا کوئی عرب ہوگا۔ ابو الفرس فرزدق شاعر حاضر تہا اوسنے برجستہ یہ قصیدہ پڑہا۔ جسکے چند اشعار کا ترجمہ مولوی جامی نے کیا ہے ؎

آن کس است این که مکه و بطحا — زمزم و بو قبیس و خیف و منا

حرم و حل و بیت و رکن و حطیم — ناودان و مقام ابراهیم

مروه و سعی صفا و حجر عرفات — طیبه و کوفه و کربلا و فرات

عند اک آمد بقدر او عارف — بر علو مقام او واقف

قرة العین سید الشهدا است — زهره شاخ دوحه زهرا است

میوه باغ احمد مختار — لاله باغ حیدر کرار

ذات او حضرت ست منزل او — حامل دولت ست محمل او

از چنین عجز دولت ظاهر — هم عرب هم عجم بود قاصر

جد او را به مسند تمکین — خاتم الانبیا است نقش نگین

لائح از روی او فروغ هدی — فائح از خوی او شمیم وفا

برنکو سیرتان و بدکاران — دست او ابر موهبت باران

بلکه آن ابر بر همه عالم — گر بریزد نمی نگردد کم

هست زان معشر بلند آئین — که گذشتند زاوج علیین

حب ایشان دلیل صدق و فاق — بغض ایشان نشان کفر و نفاق

گر شمارند اهل تقوی را — طالبان رضای مولی را

اندران قوم مقتدے باشند	واندران خیل پیشوا باشند
گر بپرسد ز آسمان بالفرض	سائلے من خیار اہل الارض
بزبان کواکب انجم	ہیچ لفظے نیاید الا ہم
ہم غیوث اللہ اذا ہو ہمو	ہم لیوث الشرے اذا نہبو
ذکر شان سابق است در افواہ	در ہمہ خلق بعد ذکر اللہ
سر ہر نامہ را رواج افزا	نام ایشان ہست بعد نام خدا

ملک مذکور نے جب یہ قصیدہ سنا فرزدق کو قید کیا امام ہمام علیہ السلام نے بارہ ہزار درہم قید خانہ مین بھجوا دیے۔ آپنے ستاون برس کے سن مین ولید ابن عبدالملک کے زہر سے وفات پائی۔ آپکے چھ فرزند تھے امام محمد باقر وعبداللہ باہر انکے ماں فاطمہ کنیت ام عبداللہ بیٹے مین حضرت امام حسن سبط رسول اللہ کے اور زید شہید وعمر اشرف انکی ماں دختر مختار بن عبیداللہ ثقفی تھین اور حسین اصغر وعلی اصغر ان دونوں کی ماں ام ولدہ تھین عقب اول حضرت امام محمد باقر پانچوین امام ہین اور انکی نسل سے سات امام ہمام ہوے منجملہ اونکے بارہوین امام محمد مہدی صاحب الزمان علیہ السلام ہین جو قائم آل محمد نظرون سے غائب ہین اور ایک روز ظہور فرماوینگے اور دنیا کو عدل سے پر کرینگے اور ایک دین ہوجاویگا قاف سے تا قاف **عقب دوم** عبداللہ باہر کی اولاد ہند مین خواجہ امین الدین دکنی از نسل خواجہ مہدی واماد نظام الملک گذرے ہین **عقب سیوم** زید شہید کے بہت شاگرد وخلیفہ تھے اور کمالات نفسانی اور مجاہدات روحانی سے مستغنی اور فضل وشجاعت اوس بزرگوار کی مشہور اور کتابون مین مرقوم۔ دربارہ آپکے رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فرزند میری ذریت سے قایم بحق شہید ہوگا اور سولی پر کھینچا جاوے گا وہ امام مجاہدین ہے روز قیامت کو

وہ اور اوسکے اصحاب اوسی حال سے بارگاہ منتقم حقیقی مین اوینگے اور فرشتے اوسکو
بشارت بہشت دینگے۔ ہشام بن عبدالملک بن مروان کے ظلم سے کوفیان
پرو غا گئے اپنے کو شیعہ کہتے تھے اور در اصل دشمن اہل بیت دشمن بنی امیہ تھے
اور حضرت علی اور حسنین علیہ السلام کے ساتھ جو معاملہ کیا اظہر من الشمس وکتب
تواریخ مین مذکور ہے پس انہون نے خروج کرنا چاہا رئیس نہ رکھتے تھے آخر کو شیعون نے
بالکر کیا کہ امر معروف واجب ہے اور ظلم بنی اُمیہ خلق سے اوٹھانا فرض عین اگر ہم خروج
سے سکوت کرین تو کافر ہوجاوین اور غرض یہ تھی کہ بقیہ اہلبیت رسول م کا خاتمہ
کرادین اور اکثر شیعونکو ہمراہ لیکر زید کے پاس آئے اور اسقدر الحاج کیا کہ زید
امادہ ہوگئے اور حضرت زید نے خروج کیا بیس ہزار پیادون نے آپ سے بیعت
کی اور پھر اکثرون نے بیعت شکنی کی حتی کہ صرف ستر تھ نفر سردار صحابہ باقی رہے
کوفیون کی بیوفائی سے تب آپکو بہت حسرت ہوئی چونکہ مخالفان بہت کثیر تھے
اور موافقان نہایت قلیل آخر کار بعد شہادت اصحاب مذکورہ کے حضرت زید نے
خود بنفس نفیس مقاتلہ عظیم کیا اوسی اثنا مین ایک تیر پیشانی مبارک پر لگا جسکے صدمہ
سے گھوڑے سے زمین پر گرے ایک خادم آپکو ایک شیعہ کے گھر اوٹھالی گیا
پس روح مطہر ریاض خلد کو پرواز کر گئی تب ملازمین نے پوشیدہ قبر کھودی اور
دفن کیا اور بخوف نشان قبر نہین بنایا اور پانی اوسپر جاری کر دیا یوسف ثقفی
حاکم وقت نے بہت تلاش کیا سراغ نپایا پھر اوسنے غلامان زید کو طلب کر کے
زد و کوب کیا بالآخر ایک غلام نے بخوف جان پتہ بتلا دیا اوسنے قبر کھودوا کر
شہید کیا اور سر مبارک ہشام کے پاس روانہ کیا اور جسم پاک کو برہنہ دروازہ [?]
پر لٹکایا حق تعالے کے حکم سے مکڑی نے اوسکے عورتین پر جالا تانا اور آدمیونکی
نظرون سے پوشیدہ کر دیا بعدہ بدن مبارک کو سولی دیا اور پھر جلایا اور خاک کو

حضرت مین ذوالاقب سے وہی لوگ اہل کوفہ انکو امام کہنے لگے اور وہ گروہ اور اسکے
اولاد زیدیہ کہلائی - آپکے چار بیٹے یعنی یحیی احسین ذوالدمعہ - عیسے موتم الاشبال
محمد - بجز یحیے شہید کے اور سب معقب ہوے حسین ذوالدمعہ کی مان محسنہ دختر
محمد عبد اللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب انکے تین بیٹے متولد ہوے یحیی محدث
حسین ابا عبد اللہ علے شبیہ رسول اللہ - حسین ذوالدمعہ اپنے باپ کی شہادت کے
وقت ہفت سالہ تھے اونکو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے پرورش کیا اور متبنی اپنا
کر کے علم ظاہری و باطنی سکھلایا انکے تالیفات و تصنیفات بہت ہین اور شاگرد
و اصحاب بکثرت تھے یحیی محدث بن حسین ذوالدمعہ انکی مان ملیکہ دختر داود بن حسن
مثنی بن امام حسن سبط رسول ہین انکے سات بیٹے معقب ہوے اونمین سے ایک حسین فقیہ
ہین جنکی اولاد سے سید کمال الدین ترمذی وارد ہند قصبہ کتھیل مین سکونت پذیر ہوے
انکی اولاد کا ذکر انشاء اللہ بہ تفصیل آئے عقب مین لکھا جاویگا - حسین فقیہ کے دوسرے
بھائیون کی اولاد مین وارد ہند - سید محمد سہروردی ساکن جہوسی خانقہ بہار - و
سید محمد گیسو دراز گل برگہ دکن و سید محمد پیر دمریا عظیم آبادی - و سید حمزہ صاحب
حبس روم سکنہ سنگدیپ اولاد ابو الفرح غزنوی انکے فرزند سید حامد مورث سادات
بہیرا مین اور انکے نسل سے آدہیرو فتحپوری و ہنٹی پرگنہ ہسوہ ضلع فتحپور و اکادسی
و سمولی و کالنجر و بر در کوٹ و کوٹلہ و دلمئو مین مضاف الہ آباد ہین اور سادات
بریلی قسمت رو ہیلکھنڈ و سادات داود نگر ضلع گیا احاطہ بنگالہ اسی خاندان سے
ہین و سید نور الدین مبارک - و سید فخر الدین یہ اولاد سید تاج الدین محمد سی ہین اور
نسل سید ابو الفرح واسطے سے - انکی اولاد ملقب بہ سادات بارہا ہوا اسمین سادات
کندری جانسٹھی - میران پور - کاریٹھی - جہاری - وکیسہ پرگنہ سکندرہ ضلع الہ آباد و
ولی جبر ہی - جہابری - نیتن پوری - گنند پوری - بڈہی - گلاوٹی ضلع میرٹھ - و ظفر آباد

متصل جونپور و بالگرام و سراوان و سادات رسول دار۔ عقب چہارم عمر زہری
ایکی اولاد شاجہان پور کے قریب قصبہ نیاگانون مین پائی جاتی ہے اور اُس
خاندان مین عقد بیوہ گان بھی جاری ہے اور رواج پایا گیا ہے۔ عقب پنجم حسین
اصغر کی اولاد مین سید احمد تختہ کی نسل سے سید احمد زاہد مدفون سوانہ متصل لاہور
وارد ہندمین ایکی اولاد اجا مین سادات داعی پور و بعض شاخ بالگرام و سادات
سانڈے و بالی وغیرہ و سادات لڈہی علی پور چورہ و بعض شاخ کالپی و سادات
شاہ پور دہورہ و سنایا و غازی پور و سادات سرائے میر اور سادات قصبہ
بوندری ضلع کرنال ہین اور اولاد حسین اصغر سے اور سادات جانگانہ ضلع سہارنپور
و سادات ہندا و ری ضلع بجنور و سادات ملقب بمرعشی سید قوام الدین خان
پدر امیر معروف شکن خان وارد دہلی و قاضی نور اللہ شستری شہید ثالث مدفون
اگرہ مین۔ قطعہ تاریخ وفات ظالم اطفائے نور اللہ کرد قرۃ العین نبی را مرید
سال قتل حضرتش ضامن علی۔ گفت نور اللہ سید شد شہید۔ عقب ششم علی اعز
اولاد مین سلطان ادہم ابراہیم شاہ و سید آدم صوفی بن شاہ ابراہیم ثانی و سید
امین الدین و سید محمد یوسف ملک ہند صوبہ دکن مین گذرے ہین۔

ذکر نسب و حال التشریف آوری میر سید کمال الدین ترمذی کیتھلی فردوس مکان اعلی اللہ مقامہٗ

بدانکہ سید السادات عالی خاندان والا دودمان مقدس احفاد احمد مختار و بزرگترین
اولاد حیدر کرار میر سید کمال الدین ترمذی بن سید عثمان بن سید آبا بکر بن سید
عبد اللہ بن سید محمد طاہر بن سید ابو طاہر بن سید عبد اللہ ثانی بن سید علی زید
بن سید حسن ظفری بن سید احمد محدث بن سید عمر الاعلے بن سید یحیی محدث بن حسین

ذوالدمعہ بن سید ابوالحسن زید شہید بن حضرت سید الساجدین امام زین العابدین ع
بقیہ اہلبیت رسول کریم پسر مظلوم کربلا سید الشہدا سبط رسول اللہ یعنی حضرت
امام حسین علیہ السلام بن حضرت یعسوب الدین علی مرتضی شیر خدا ابن عمران کنیت
ابی طالب علیہم السلام کہ خداوند عالم نے اولاد مرتضوی علیہ السلام کو فرقان
مجید مین آل عمران سے خطاب فرمایا ہے جیسا کہ تفسیر اہلبیت علیہ السلام مین آیا ہے
پس واضح ہو کہ سید باکمال سید کمال الدین ترمذی نے واسطے دعوت اور
ظاہر کرنے دین اسلام کے اغاز ۸۹۸ ہجری مین متوجہ خطۂ ہندوستان ہوے
حتے کہ قصبہ کیتھل مین پونہچکر بمقام سیلہ گڑہ استقامت کیا اور ایکہزار آدمیونکو
شرف اسلام سے مشرف کیا کہ اونکے سردارون کے نام بہی تاہنوز حصار
سیلہ گڑہ مین مشہور و زبان زد خلق اور دیوار حصار پر مرقوم ہین۔
نقل ہے کہ ایک روز حضرت سید صاحب تالاب انیکا پر جو اب السۃ مشہور ہے
بسیر و تفرج و تماشاء قدرت صانع حقیقی کے مجوس تھے کہ ناگاہ دختر پرہی سیکر
راجہ راے پتھورہ یعنی مسماۃ انیکا دیوی نے اپنی عادت معبودہ پر واسطے غسل
کے علے الصباح معہ کنیزون کے پونہچے دیکھا کہ ایک شخص الشمس کالمنیر قیام پذیر
ہے آپکے اوٹھادینے اور رنجیدہ کرنیکی خواہش کی فوراً بتائید ایزدی اوسکی
زبان گونگی ہوگئی اور اس باتکا شہرہ ہوا پس اوسکے ملازمون نے مفصلاً
یہ ماجرا قلمبند کرکے بحضور مذکورہ دار الخلافت دہلی التماس کیا وہانسے فرمان
استطلاب جناب مین نافذ ہوا آنحضرت عند الطلب دربار دہلی مین رونق افروز ہوے
جب آپکی سیادت و لوطن سے مہاراجہ مذکور واقف واگاہ ہوا کہا ہمارے شاشتر
مین مرقوم ہے کہ وجود سید پر آتش سوزان حرام ہے اگر آپکا اذن ہو امتحان کیا جاوے
سید صاحب اعلی اللہ مقامہ نے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالے رحیم و کریم و قادر و قدیر ہے

راجہ مسطور نے عادت مذموم پر کہ صدہا مظلومان اہل اسلام کو مقتول کیا تھا
انبار آتش روشن کر کے حضرت کو اوس مین بٹھایا مگر بحکم جناب باری عز اسمہ ذریت
خلیل اللہ پر بطفیل پنجتن پاک علیہ الصلوۃ والسلام و ببرکت سیادت و نار گلنار
ہو گئی یعنے آپکی جسم پاک پر اوسکے گرمی کا کچھ بھی اثر نہین ہوا جب ارکان دولت
شاہی نے حضرت کو مطمئن بیٹھے ہوے دیکھا راجہ کو خبر کیا وہ اس حال کے مشاہدہ
سے بہت نادم و منفعل ہو کر عفو جرائم مین معذرت کی اور کہا جہان آپکی
طبیعت مبارک چاہے قیام فرمائے فرمایا کہ اس فقیر کو سایہ اوس درخت
اراک کا پسند و راحت ناک ہی پس راجہ صاحب نے بمعاینہ اس حال کرامت
اشتمال کے فرمان معافی موضع بہانہ کا کہ کتھیل سے جانب دکن بفاصلہ نو کوس
واقع ہی موشح بمہر خود کر کے باعزاز و اکرام جانب قصبہ کیتھل کے روانہ کیا اور اپنی
لڑکی کو لکھا کہ یہ بزرگ سید زادہ جناب الٰہی سے قربت و نسبت رکھتا ہے
جانبیکہ بدل و جان مصروف و منہمک رہو بہ تعمیل حکم پدر وہ دختر ہر روز
ایکبار خدمت پر انوار سید ابراہیم حاضر ہو کر برکتون و فیضون سے
مالا مال ہوتے تھے اور باطنا اسلام قبول کر لیا زنار کفر کو جسم سے دور کر دیا
اوس دختر نیک اختر کا مزار ابادی دہلی دیرینہ مین متصل خانقاہ حضرت خواجہ
بختیار کاکی قریب لات کے روشن و ہویدا ہے جای استقامت مذکورہ بالا چند
سال قیام کر کے واسطے قدمبوسی اپنے پدر بزرگوار کے عازم وطن مالوفہ ہوے
دوسرے مرتبہ بغرض دعوت اسلام و ہدایت کافہ انام کے معہ خلف الرشید ملک
پیر سید ابراہیم قصد دیار ہندہ کا کیا پس آپکی رفاقت و جان نثاری مین چند
نامورون نے اپنے وطن سے جدای کو منظور کیا ناگہان اوسی ایام مین سلطان
شہاب الدین غوری معہ لشکر جرار با احتشام کے اثناء راہ مین آپسے اکر ملاقی ہوا

اور فرمایا کہ جب سے ہم یہاں آئے ہیں سید بخیر استمداد دین رسول اللہ ہند کو جانا خالی بلا
سے نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ فقیر کو تاب نہ بودی کافی ہے انجام کار سلطان موصوف عازم
جہاد ہند ہو گیا مگر بعض ضرورت و بنا بر اصرار اقربا و اعزا چند سے قیام سید صاحب
ممدوح کا ترمذ میں ضروری و لازمی پیش آگیا تب آنحضرت نے اپنے فرزند جبار جگر گوشہ
سید بے کرار غیر فرار میر سید ابراہیم کو ہمراہ کیا اور واسطے نجابی شاہ کے بارگاہ قاضی
الحاجات میں دعا مانگی اور فرمایا کہ یہ فقیر زادہ استیصال منکران رسالتماب میں بہرہ
اندوز ثواب ہوگا سلطان عرش آشیان نے نشان اسلام کا معہ خطابت فقیر نثار
میر سید ابراہیم کو تفویض کیا اور قلعہ ہانسی کی طرف متوجہ ہوئے بعون پنجتن پاک
صدہا شہروں پر فتحیاب ہو کر قلعہ ہانسی پر جو بلندی میں کوہ عظیم تھا کہ اوس پر ظاہر ہو جانا
گذر محال تھا پہونچے اور مثل شیر غرندہ نعرہ حیدری کر کے ایسا حملہ سخت کیا کہ اکن
قلعہ کے دل ہل گئے اور باوجود کثرت مشرکین کے مقابلہ و جہاد کے عاری ہوئے اور
تھوڑے دنوں کے جنگ میں صدہا نابکار فی النار و السقر ہوئے بالآخر عاجز ہو کر
قدمبوسی شاہ میں حاضر ہو گئے مگر اسی مجادلہ و مقاتلہ میں ملک میر سید ابراہیم نے
سیکڑوں نابکاروں کو اہل جہنم کر کے خود بھی حلہ شہادت زیب تن فرما کر فردوس بریں
داخل ہوئے مزار پر انوار اون بزرگ کا قلعہ کے اندر پورب و دکھن کے گوشہ پر مثل
آفتاب جہانتاب کے روشن ہے آپکے خانقاہ ملقب بشاہ نجف مشہور اس واقعہ کے چند
دنوں بعد سید احمد توختہ جد علیہ الصلوۃ و السلام بطلب سلطان مذکور شہر ترمذ سے
بغرض اقامت ہندوستان معہ قبائل و عشایر کے منازل سفر کو طے کر کے قصبہ
کتھیل ضلع کرنال میں متوطن فرمایا چونکہ وہ نواح نہایت دلکشا اور راحت بخش آب و ہوا روح
افزا تھی رونق افروز ہوئے اور ہند ہوئے پادشاہ سلطان شہاب الدین آپکے
تشریف آوری کی خبر سنکر نہایت درجہ محظوظ ہوا اور باعزاز و اکرام تمام قصبہ نذرکو میں

آباد کیا اور شمروان سکنہ سیدگڈہ کو بمقتضاے بیدینی مانند قارون کے تحت الارض کو سپرد کیا
اور سہی رامدیال زناردار معروف کنگراسی ہنڈانی آپکی کرامات اور چشمہ فیضانکے مشاہدہ سے
مشرف باسلام ہوا اور مورخین نے لکھا ہے کہ آپکے توجہ افضال سے ایکہزار آدمی مشرف اسلام
سے مشرف ہوے احفاد امجاد و فرزندان اوس جناب کے قلعہ کے اندرون حصار فتح آباد مستقرار
مین مابقی آٹھ فرزندونکو اپنی حین حیات مین کما ذکرہ فی الاخرہ رخصت و تودیع کیا اور خود
جہاد مین ۱۴- رجب سنہ ۵۱۹ ہجری کو شربت شہادت نوش فرما کر راہی ملک بقا چمنستان جنت
الماوی کے سیر کنان ہوے تاریخ وفات آنحضرت مصنفہ شیخ عبداللہ لاہوری بیت
وفات یافتہ سید کمال روز جہاد بباغ جنت داخل شدہ بسال خطی اسمای پاک
فرزندان الصاحب کمال عدیم المثال میر سید حسام الدین صدر الاکابر و میر سید سعید الدین
و میر سید علیم الدین اول ذیوقار با فضل و کمال خان بہادر میر سید رکن الدین خان و میر سید
عزیز الدین و ملک سید ابراہیم شہید سردار نامدار مذکور الصدر و میر سید نظام الدین متوطن
حوالی دہلی اولاد نامعلوم و سلطان میر سید جلال الدین غازی و میر سید نصیر الدین فخر الزمان
و میر سید لغت الدین مرحوم خوردسال مدفون کیتہل بالین خواجہ سبز خط و ملک میر سید
قطب الدین معزز بارگاہ سلطانی جرار پیشہ نبرد حال تفصیل وار اقامت فرزندان
سید کمال میر حسام الدین مدفون کیتہل آپکی اولاد قصبہ کیتہل و احمد آباد
و فیض آباد مین ہے اور آپکی اولاد سادات کیتہلی کے قرابت دار سے
خاندان قادریہ کیتہلی سے ہوتی ہے میر سید سعید الدین جن صوبہ مدارس
مین واقع ہے بٹن کو تشریف لے گئے اور وہین سکونت پذیر ہوے خان
بہادر میر سید رکن الدین خان نے خاص احمد آباد گجرات ملک دکھن مین
مسکن و ماوی اپنا کیا آپکی اولاد امجاد با عزاز وہان پر موجود ہے میر سید
عزیز الدین رزمگاہ سنبہل مین درجہ شہادت پر فائز ہوے آپ کا مزار

پرانوار قصبہ نہٹور مین زیارت گاہ خلایق کی ہے سلطان میر جلال الدین غازی باعث
ملک روہیلکھنڈ مین گئے آپ کی اولاد ضلع مشرقی بجنور خصوص قصبہ نہٹور مین
بکثرت آباد ہے اور باعزاز عہدہ جلیلہ پر ممتاز میر سید اشرف گنج بخش آپ کے
فرزند مشہور و معروف گزرے ہین اور امیر السادات میر سید ضیار الدین
حسنی الحسینی بن سید حسن عسکری بن سید محمود بن سید احمد بن سید اشرف مذکور عہد شاہی مین
افسری افغانان جہار ہزاری پر سرکار سنبھل مین مختار تھے واسطے تسخیر بنٹہ گنگلشرہ کے
معہ افواج کثیر تشریف لے گئے وہان پر مدتون محاربہ عظیم رہا انجام کار کثرت
و دغابازی و حیلہ سازی کفارون سے معہ گیارہ ہزار جوانان جنگی کے شربت
شہادت کو نوش کیا مزار خانقاہ اوس بزرگ کا قصبہ جہوسا مین مابین دواب
واقع ہے آپکی شجاعت وغیرہ تفصیلاً تاریخ ناصری وغیرہ مین مسطور ہے آپکے
فرزند میر سید حسن قایم مقام پدر ہوے اور کثیر الاولاد - ملک میر سید قطب الدین
آپ کا مرقد مبارک تالاب ملک سر پر کتھیل مین واقع و منور ہے آپکی اولاد
ملقب ملک قصبہ کتھیل و فیض آباد مین مشہور ہے بمطابق ملفوظ کمالیہ -
مگر مرات مسعودی بلانون و تذکرۃ السادات شہور سے واضح ہے کہ آپ کے
صرف ایک لڑکی تھی اوس دختر نیک اختر سے سید محمد عارف پیلی والہ برگزیدہ
زمان متولد ہوا اس بزرگوار کے صرف ایک بی بی دختر مسماۃ حفیظن تھین وہ
میر سید محمود سادات بونذری سے کہ عمدہ ترین زمانہ تھے منعقد ہو کر صاحب
اولاد ہوئین میر سید نصیر الدین فخر الزمان نے تربیت متصل سلہٹ واقع بنگال
قریب آسام کو رونق افروز کیا آپ کے اولاد امجاد وہان پر موجود ہے
اور آپ کی شاخ عقب بنگال تک پونہچی اور قصبہ کنگر اضلع پرنیا مین سکونت
گزین ہوے چنانچہ سادات حوالی انجوار اور شجاع الملک حسام الدولہ میر

محمد جعفر خان و عالیجاہ میر قاسم علی خان بہادران جو صوبہ جات بنگال و بہار
و اوڑیسہ پر حکمران تھے آپ کی پاک و پاکیزہ نسل دختری سے علاقہ رکھتے تھے
اور بعض سادات سرانوان و جمیعاً سادات سامانہ جو کہ متصل سنپت و پانی پت کے
ہے نسل سید کمال سے ہین — میر سید علیم الدین محمد اول بہت ذی وقار با فضل و کمال
تھے قنوج مین تشریف فرما ہوے اور منجانب شاہ عہد جلیلہ پر ممتاز تھے چنانچہ
سید شہاب الدین قنوجی وغیرہ انہین بزرگوار کی نسل سے گذرے ہین آپ کے
فرزند رشید سید تاج الدین محمد انکے فرزند سید سراج الدین محمد ہوے آپکے بھی
دو فرزند تھے سید شریف الدین محمد و سید محمد سید شریف الدین محمد کے پوتے سید
العارفین سید علیم الدین بلانوین خلد مکان اعلی اللہ مقامہ بن سید ابو القاسم
مورث سادات بلانون پرگنہ سدہور ضلع بارہ بنکی ہین کثیر الاولاد ہین آپ سرکار
جونپور مین منصب پنجہزاری پر سرفراز تھے آپکی اولاد دہوہ ضلع رائے بریلی و کٹوارہ
ضلع کہیری لکیم پور و نرولی پرگنہ ردولی ضلع بارہ بنکی مذکور وغیرہ مین تعلقداران
سندیافتہ باعزاز و اکرام ہین اور خاص قصبہ بلانون مذکور الصدر اور اوسکے
حوالی بہت موضعون مین آنحضرت کی اولاد امجاد علاوہ رؤسای نامدار سے
دو سو پٹی دار قابض علاقہ جات و باتوقیر ہین اور اونمین بعض خان بہادری
و وکالت وغیرہ کے خطابات سے منجانب گورنمنٹ ممتاز ہین — اور میر سید محمد
فرزند ثانی میر سراج الدین مذکور کے فرزند اکبر میر سید عبد اللہ آپ کے فرزند
ارجمند با اقبال و جاہ میر سید احمد عرف سید منجھلے عہد سلاطین اپنے مین باعزت
و ذی حشمت ہوے آپکے بعد آپکا نواسہ میر صدر الدین سلطان ابراہیم سلطانان
لودی کے زمانہ مین بغایت محترم ہوا کہ شاہان ممدوح سے ذاتی [illegible]
[illegible]
[illegible]

سید شاہین تھے آپکے دو فرزند نامدار متولد ہوئے سید عبدالغفار و سید عبدالمقتدر
سید عبدالغفار یعنی آنکا بڑا عالیشان باون ہزاری تھے محاصلات اوسکا محض محتاجوں پر
تقسیم ہوتا تھا اور آپکے خوان نعمت پر روز مرہ انواع و اقسام کے نعمت چنے
جاتے تھے اور عام خلائق اوسکے لذات سے لطف اوٹھاتے تھے۔ اب قنوج سے
قصبہ پہانی ضلع ہردوئی کو تشریف فرما ہوئے اور نواب نامور سید صدر جہان
نواسہ سید صدر الدین مذکور الصدر ہیں سید عبدالمقتدر اپنے عم نامدار کے
بعد نہایت عالیشان ہوئے کہ ہند میں شرق سے غرب تک کمالات صوری و
معنوی میں مشہور و معروف ہوئے اور سلطنت سلطان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ
و جہانگیر شاہ میں صاحب نوبت و صدر الصدور تمام ممالک کے ہم پلہ وزرای سلطنت
تھے و خلائق چہار دانگ ہندوستان میں آپکے جود و کرم کا شہرہ تھا اور ہر شخص
ممنون احسان اور شاہنشاہ موصوف نے اکثر اوقات بشرف سیادت و نقابت
آپکی تعریف فرمائی اور بجائی خود برائے ماتم پرسا مادر عبداللہ خان والی توران کے
ولایت فارس کو روانہ کیا آپ کا محبوب ترین فرزند میر سید نظام کمال سخاوت
و شجاعت و خدا پرستی میں مملو تھا سلطان عادل شہاب الدین محمد شاہ جہان بادشاہ نے
کمال جوہر شناسی سے تو بخطاب مرتضی خانی پر مفخر و سربلند کیا نواب سید صدر جہان
کی اولاد امجاد قصبہ پہانی مذکور میں بکثرت موجود ہے خواجہ سبز خط بن سید حامد
ہمشیرہ زادہ آنحضرت بعد چندے ولایت ترمذ سے اپنے ماموں سید کمال الدین
اعلی اللہ مقامہ کی خدمت میں حاضر ہوئے بالآخر اوس نوجوان جرار نامدار نے بہی
آغاز شباب میں اپنی جان کو ترقی دین مبین میں تصدق کر کے درجہ شہادت پر
فائز ہوئے سید یوسف خلف الرشید آپکے قصبہ نعوٹ میں جو قصبہ متصل ہے ابنا ...
[illegible] مہک [illegible] موسی آپکے چار فرزند متولد ہوئے سید عزیز اللہ [illegible] سید

بہاء الدین و سید معز الدین و سید شرف الدین عرف سید حسین آپکی اولاد امجاد

قصبہ مذکور میں موجود ہے

مناجات کمالیہ

خداوندا کہ سمیعاً بصیرا — بقدرت علےٰ کل شیٔ قدیرا

ذہی مومن از اکرام و اندر — تو جنت نعیماً و ملکاً کبیرا

دران ملک باشد ہوای قوی خوش — درو نیست شمساً و لا زمہریرا

محمد تو طہٰ و یسین براوہ — کلاہ سرا و سراجاً منیرا

بنص قرآن ار کرده مومن — کہ ذکراً بگویند ذکراً کثیرا

بمثل کلامت کہ گفتن تواند — و لو کان بعضاً لبعضاً ظہیرا

بغضب بر منافق کے در در آید — ببطن جہنم و ساءت مصیرا

کسے را کہ نامش وہی بر یمینش — بلطف تحاسب حساباً یسیرا

کسے را کہ بر پشت نامش رسانی — فیدعو ثبوراً و یصلیٰ سعیرا

کسے را کنی صادق الوعد او — شود ایمن از شر مستطیرا

بروزیکہ از قبر بیرون شوند — بمحشر چو خیزند اکثر غفیرا

دران روز یارب بفریاد من رس — نباشم چو موزا علےٰ قمطریرا

چہ داند کسے حال درماندگان را — تو دانی کہ ہستی علیماً بصیرا

کمال حسینی بسا جرم دارد — تو ئے عفو کن یا الٰہنا خبیرا

نقشہ مزار مبارک سید کمال الدین کیتھلی

قبرستان

مزار مبارک

مقبرہ پختہ

تالاب آنکا

چاہ پختہ

باغیچہ

حجرہ پختہ

مسکن مجاور

بارہ دری

پل تالاب آنکا
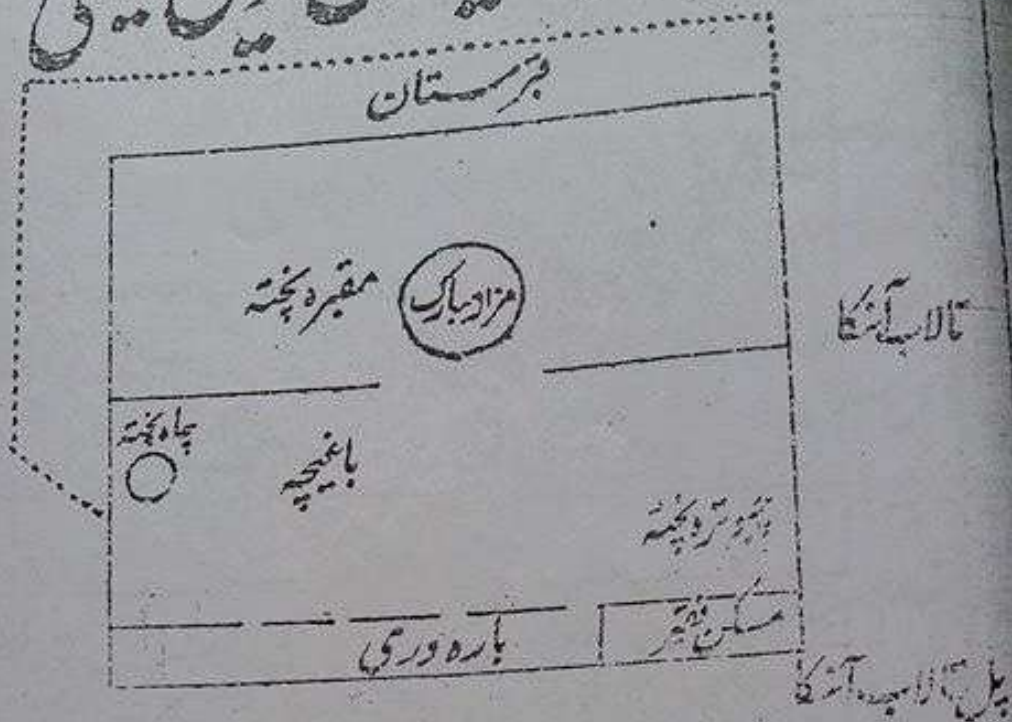
سڑک پختہ

مزار مبارک سید کمال الدین کیتھلی مین دو درجہ مین ہین جس درجہ مین مزار ہے وہ ایک گز بلند ہے اور عمارت مزار ایسی پختہ ہے کہ گویا آج تیار ہوی ہے اور وہ مقفل رہتا ہو کنجی اوسکی میر محمد حسین کلید بردار پدر میر احمد حسین کرنیل کے پاس ہے اور چاہ پختہ ایک ہزار روپیہ کی تیار کیا ہے اندر حصار اور بیرون حصار کے درخت برگد و گوندنی و کنبی کے بہت بڑے پرانے قدیم زمانہ کے معلوم ہوتے ہین اور ہر سال نہم۔ رجب تاریخ وفات کو بارہ دری مذکور مین فقرا و مساکین بہت دور دور سے جمع ہوتے ہین اور آمدنی معافی مزار سے اوس جماعت کی مہمان نوازی ہوتی ہے اور پورب و پچہم دروازہ بیرونی سے اور سڑک پختہ بونڈری ہوکر کرنال کو گئی ہے اور اسی مقام سے جہند و تھانیسر پٹیالہ کو دو سڑکین گئی ہین مقام نہایت پرفضا لایق دید ہے۔ عبارت چاہ تالاب بحر خار

آن از مقدس احفاد احمد مختار آن از بزرگترین اولاد حیدر کرار آن مقتدای اہل یقین رئیس قوم
حضرت سید علیم الدین ویرا علیم الدین بلانوین گویند جمیع سادات آن قصبہ از فرزندان اویند
از بزرگان روزگار و در لباس اغنیا کسب سلوک اہل تصوف را ابر یا مید داشت از سادات
ترمذیست اکمل مرید مخدوم جہانیان بود با حضرت شیخ اخی جمشید راجگیری طریقہ مواخات
ومصاحبت ومحرمیت داشت چنانچہ وی از امر بادشاہ برائے اظہار اسلام وتذلیل کفر
بہ بلانون آمد مخدوم اخی جمشید از اتحاد باک نہاد بہ بلانون آمدہ و با موافقت سید بنائے
قلعہ انداخت وفرمود کہ سادات اسلام تا قیام قیامت باقی مانند میر سید علیم الدین را
با حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر خیلی نیازمندی بود بیشتر مکاتبات حضرت سلطان
برائے سید واقع شدہ اند (واز آن تصدیق سیادت وعالی نسبی ہویدا است)

تذکرہ سید العارفین اعلی اللہ مقامہ

سید السادات سید العارفین میر علیم الدین بلانوین بن سید ابو القاسم قنوجی مذکور الصدر
اتقیائے زمانہ وصلحائے یگانہ سے تھے اور اوس زمانہ کے مشاہیر روزگار واکابر نامدار
مین شمار کئے جاتے تھے اور چاروں طرف سے فقرا ومساکین آپکی عنایت واخلاق کا
شہرہ سنکر دور دراز سے آیا کرتے تھے اور آپکے فیض سے مالا مال ہوکر واپس جاتے تھے
سید باکمال عدیم المثال باوقار تھے کمالات وکرامات آپکی بیشمار مشہور ہین اور سرکار
بادشاہ جم جاہ فریدون فر سکندر صولت جمشید خصلت سلطان ابراہیم شاہ برادر کہتر
مبارک شاہ شرقی جونپوری مین منصب پنجہزاری سوار او پر ممتاز تھے اور اپنی پرفکری
اور قوت بازو سے کئی مقام پر جو لوگ بادشاہ سے سرکش تھے اونکو زیر کیا
اور اون مقامون پر بحکم شاہ قلعہ وحصار تعمیر کرائے انہین سے قلعہ میران پور
کٹھور مین مضاف سلطانپور وقلعہ بلانون خاص مین مضاف بارہ بنکی وقلعہ
راسے بریلی معہ یک چاہ پختہ کہ جسکا قطر نو گز کا ہے ابتک وہان پر موجود ہے

اور صلح حقیقی کی قدر کا نمونہ ہے سلطان مذکور بخیال عالی نسبی کمال محبت سے بدرجہ
غایت محبت رکہتے تھے اور بہت توقیر کرتے تھے بالآخر اپنی دختر نیک اختر کے ساتھ
عقد بہی کر دیا تہا اور راجہ ڈہیگر اینشیا جو کہ اب تعلقہ رونی و پوکہر امشہور ہین
یہ راجہ اولاً بوجہ تعصب بادشاہ سے برخلاف تہا اوسکو دم زدن مین پونہچتے ہی گرفتار
کر کے سلطانی بارگاہ مین حاضر کر دیا اور اوسکے قصور معاف کرا دے اور سند علاقہ
مذکور کی جدید با خلعت فاخرہ دلوا دیا اور ایسے ہی اکثرون کو اپنی خوش اسلوبیون سے
حاضر دربار شاہی کر دیا اور بہت بڑے بڑے کار نمایان کئے پس سلطان مذکور نے
اس صلہ مین اور بغرض اظہار اسلام و تذلیل کفر کے ایک لاکھ بیگہ زمین مزروعہ موسوم
بہ پٹہ بلانون کہ یہ ریاست راجہ سین بہترا کی تہی جو کہ شاہی معتوبین تہا اوسے بطریق
انعام مع جاگیر کے سید العارفین کو مرحمت فرمایا یہ راجہ بت پرستی مین نمرود مردود کے
مثل تہا اور مسلمانونکی صورت سے متنفر اوسے قتل کیا اور پٹہ مذکورہ عطیہ شاہی
اپنی تصرف مین لائے چونکہ دریای گومتی کے ایک کنارہ بلند پر میدان پر فضا پایا جاتا تہا
اور ہے اور ہواے سرد امواج دریا سے ٹکر کہاتی ہوی اوس مقام سرسبز کو دوبالا
رونق دیرہی تہی سبزہ خوابیدہ نے دور دور تک فرش زمردی بچہایا تہا
اوسے نہایت پسند فرمایا اور قلعہ اشرق مستحکم بنا کر سکونت اختیار کی

قطعہ تاریخ بلانون

حبذا سید علیم الدین ✿ شیر ہیجا معین دین حق ✿ آنکہ سید کمال جدش بود ✿ مقتفے پشت در قضا صدق
نسبتش شیخی بہ نزد شہید ✿ اکرم آل فاتح خندق ✿ ساخت این قلعہ چون لب دریا ✿ جگر کفر شد ازان شق
خواست تاریخ آن نحیف نزدل ✿ ہاتفے گفت قلعہ اشرق — سید العارفین کے سولہ بیٹے اور دو بہتیجے تہے
اور علاوہ فوج کثیر کے چند اشخاص ایسے تہے کہ رفاقت و جان نثاری مین بے مثل و بہادری و استقلال مین

گروہ عظیم کے مانند سمجھے جاتے تھے مثل شیخ مجھاری خادم و تاراچند دیوان و میان
سانڈ و سید عالم و سید جین و سید کسم و سور خان لبین و کسل سنگ امیٹھیا وغیرہ
پہلوانان و سید مہر و دارا خطیب و ملک شمعون مصاحبین خاص یہ لوگ
قنوج سے ہمراہ رکاب تھے اور ہر صورت مین مطیع و فرمان بردار تھے ان
سبھون کو بحسب حیثیت دیہات و اراضی عطا فرمایا تھا چنانچہ اولاد اکثرونکی
ابتک اون خطون پر قابض ہین شیخ مجھاری کی اولاد مین خاندان قاضی کا ہے
تاراچند دیوان کی اولاد مین قانون گویان کا خاندان ہے۔ اور چکپارا پر قابض
ہین۔ میان سانڈ کی اولاد مین خاندان مریاشیان بلائون کا ہے سید جین
لاولد سید عالم کی اولاد مین سادات علم پور ہین۔ سید کسم کا اصلی نام شاید سید
قاسم ہو انکی زوجہ کسبھی بنت سین قوم بھران تھی انکی اولاد سادات کسبھی ہے
سور خان لبین کی اولاد مین پٹھان اسوری کے ہین۔ کسبل سنگ کی اولاد مین
امیٹھیا بلولی کی ہین۔ سید مہر و دارا خطیب کی اولاد فیض آباد کے قرب
ہین پائی جاتی ہے۔ ملک شمعون کی اولاد برہری وغیرہ مین تا ہور سیر پائی
ہوی ہے۔ اور سید العارفین کی تین بیبیان منکوحہ تھین شاہزادی بنت
سلطان ابراہیم شاہ شرقی سے کوی عقب باقی نہین ہے عقب سید العارفین
چار بیٹون سے قایم ہوا مثل اربعہ عناصر کے سید قطب شاہ عرف سید میران
و سید طیب انکی مان قنوج کی سیدانی تھین اور ولایتی بی بی مشہور تھین
یہ دونون برادر معہ اپنے دیگر بارہ بھائیون کے اور معہ دو اعزا اور رفقا و سپاہ
کسی جنگ خونخوار مین بمقابلہ راجگان جوار شرکان کے ہمراہی اپنے پدر بزرگوار
کے شربت شہادت نوش فرماکر فردوس بریں مین داخل ہوے مصرع تاریخ
وفات عالم اسرار کز علم نبی ۱۸۳۲ھ ہجری ان دونون فرزندان مسطورہ کا عقب اکثر و بیشتر

ہو ہو کر اپنا سید ملوک و سید قبول مین شامل ہو گیا ہے فی زمانہ یادگار صرف سنگورہ مین باقی
ہے بالآخر عقب سید العارفین کا دو بیٹون سے قائم و برقرار ہے جو کہ اوس زمانہ جنگ مذکورہ مین ایک
کم سن اور دوسرے نہایت صغر سن تھے سید ملوک و سید قبول کہ یہ دونون ایک
مان سے ہین بی بی وجیہہ النساء عرف شاہجہان دختر ... اختر از دودمان بدخشانی
بہر ملوی شمس آبادی جواب مشہور سورجپور ہے پرگنہ دریاباد ضلع بارہ بنکی مین
اور یہ قوم ترک شجری سے تھے اور انکا سلسلہ نسب شاہان سلجوقی سے ملتا ہے
بعدہ ابناء سید ملوک و سید قبول چار فرزندون سے اور عقب برادر زادگان دو بہرے
شش جہت مین برقرار و شہر و دیار ہے۔ فصل اول اعقاب سید ملوک
اس بزرگوار کے تین بیٹے تھے سید میر انجی۔ سید میر۔ سید غلام مصطفےٰ ان بزرگوارون
کی مان شیوخ زادی انصاریان قصبہ سدھور کی بیٹی تہین اور یہ لوگ تا ہنوز اپنے
قرب و جوار مین بہت معززین مین کہلاتے ہین۔ مورث اعلی انکے مخدوم خیر الدین
انصاری ہولایت ہرات سے ہند مین آئے اور قصبہ مذکورہ مین سکونت پذیر ہوے
مشمولہ بلا لون فرع اول ذکر سید میر انجی مورث سادات قصبہ میر انپور وغیرہ و
سید میر انجی علیم و خلیق و منکسر مزاج تھے اونسے سید ملوک ثانی اونسے سید اکبر عرف
شاہ بدہنی ہیبت اللہ اونسے پانچ بیٹے ہین سید قاسم و سید حمید و سید اعظم عرف
سید بہاریہ و سید ناصر میان و سید سلطان۔ گل اول سید قاسم اپنے مادری
ورثہ پر بجای سید حسن اپنے نانا حقیقی کے سکونت پذیر باشندہ ہوئے چونکہ انکے
... اونکو اپنا جا ... کیا لہذا انکے اور بھائیونکو اس جائیداد سے
کچھ حصہ نہ ... اور اونکی پدری جائیداد صرف ایک بھائی کی اولاد مین پہنچے
جائیداد باقی ماندہ ... سون پر تقسیم ہوئی بعد چندے صرف پسر چہارم و پنجم کے
پسری اولاد ... پدری پر باقی رہی۔ سید قاسم انکی اولاد کا ذکر فصل سوم تذکرہ

برادرزادگان مین لکھا جاویگا۔ گل دوم سید حمید بن سید اکبر انسے سید علی عرف
دوندے انسے زوجہ محمد حیات میرانپوری مادر سید کرم صالح و سید غلام محمد ...
موضع حمیدپورا نہین کا اباد کردہ ہے گل سوم سید اعظم عرف سید پہاڑا انکی صرف
دو لڑکیان تہین دختر کلان زوجہ سید نعیم بن سید باز بن سید سلطان صاحب اولاد بسیر
و دختر خورد زوجہ سید منصور بن سید قطب شاہ بن سید ناصر میان صاحب اولاد یک پسر
چارون قابض جائیداد ٹیٹی پہاڑ ہوے گل چہارم سید ناصر میان انکے تین بیٹے
متولد ہوے سید قطب شاہ و سید اسلام و سید عزیز سید قطب شاہ متقی تھے
اور جذب و کمالات مین مشہور و معروف اونسے سید منصور اونکے دو بیٹے ہوے
سید ناصر و سید علی اصغر سید ناصر کی اولاد مین مولوی سید مقصود علی حدیث خوان
جواہر رقم میر مجلس سید واڑہ نامور گذرے ہین سید مقصود علے و سید اصغر علے
لاولد و سید نوازش علے لاولد پسران سید عابد علی بن سید شجاعت علی بن سید ناصر
مذکور سید مقصود علی کے صرف ایک لڑکی صاحب اولاد تہی بی بی صیقل جو کہ سید
تلطف حسین میرانپوری کی مان ہین دوسری بیٹی اشرف النساء ہین جو کہ مصطفے آباد
مین میر کلن کو منعقد ہوئین لاولد فوت ہوئین۔ سید علی اصغر برادر سید ناصر کثیر
الاولاد ہین لہذا انکا ذکر بعد کو لکھا جاوے گا مناسب یہ ہے کہ پہلے سید اسلام کا
ذکر کیا جاوے اونسے سید بقاء اللہ عرف سید کابلی اونسے سید دانیال و زوجہ
عابد علے دانیال سے عنایت اللہ لاولد فوت ہوے سید عزیز برادر سید اسلام
انکے دو بیٹے تھے سید تقی و سید کمال سید تقی کے فرزند سید علے اکبر تھے انسے
تین لڑکیان تھین ایکے بی بی امانی ناکتخدا دوسری زوجہ نصرت اللہ کہر گا تیسری
زوجہ مقصود علے میرانپوری دختر نمبر ایک نے صرف سید پایا دختر نمبر ۳ نے بوجہ قرابت
قریبہ شوہر ایکے سید عزیز و سید اسلام دونون حصون پر قابض و دخیل ہوے

اور وہ کُل جائیداد سید تلطف حسین کو مادری ورثہ سے پونہچے۔ سید کمال برادر سید نجف
کے دو بیٹے تھے شیر محمد و ارمان علی۔ شیر محمد کے تین فرزند تھے دو پسر و یک دختر شفقت علے
و بشارت علی و زوجہ محمد پناہ سرلے پیر۔ شفقت علی اونسے ایک لڑکی تہی زوجہ جواد علے
میرانپوری بشارت علی کے بہی ایک لڑکی تہی پہلے علی اکبر دوسرے سید نوازش علے
کہرگا کو منسوب ہوئین۔ اور سید ارمان علی برادر شیر محمد کے زوجہ بشارت علی و محمد حیات
عرف چہیدا انکے دو لڑکیان تہین فصاحت بی بی لاولد و بی بی قدرت سید مہابت علی
سمری کو منسوب ہوئین آمدم برسر مطلب سید علی اصغر نبیرہ سید قطب شاہ بن سید ناصر میان
انکے جملہ خاندان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے انکے ایک فرزند عبد الرسول متولد ہوا انکی ماں دختر
سید حاتم علے موتکپوری تہین۔ اونسے نادر محمد پیدا ہوے انکے چار فرزند تہے دو پسر
اور دو دختر مبارک علی و پیر علے و زینب زوجہ شیر علے و رحمانی زوجہ سید رحیم ان سبکی
ماں بنت سید اڑاڈہ میان موتکپوری ہین سید مبارک علی کے دو بیٹے ہین اور ایک دختر
سید منعم علے و سید درویش علی۔ سید درویش علے زاہد و خلیق و سلیم الطبع تہے اور اپنے
ماتحتون پر بہت مہربان رہتے تہے زوجہ اولا انکی بی بی راحت بنت سید عاشق محمد
موتکپوری تہین لاولد فوت ہوئین او زوجہ ثانیہ بی بی فرحت بنت سید پیر علے ہین
افسوس کہ اونسے کوئی اولاد پسری نہین ہے اونکی ایک دختر نیک اختر مسماۃ بی بی
خاتون باندی تہین اونسے سید غالب حسین جرگانوین تہے جو پدر بزرگوار سید محمد
کاتب الحروف کے ہین۔ سید درویش علے کی ایک ہمشیرہ مسماۃ بی بی عظیما زوجہ نواز
زیدپوری تہین اونکی نسل سے فی الحال سید اعجاز حسین و سید بنیاد حسین تعلقدار ان
زیدپور میں موجود ہین۔ ان تینون کی ماں مسماۃ بتیا دختر سید کرم تہین اور یہ سید کرم
سید عاشق محمد موتکپوری کے بہائی تہے۔ سید منعم علے چکلیدار تہے انکے دو بیٹے
متولد ہوے سید حسن رضا و سید تفضل حسین ان دونون کی ماں

میران پوری کے بیٹے ہین سید حسن رضا اونکے ایک بیٹے سید تلطف حسین انکی ماں دختر سید مقصود علے تلطف حسین کے سید لطف حسین یہ بزرگ اصلاح اخوان مین مشیر اور رہبر مجلس سلکہ تھے تمام پرگنہ کے لوگ عام اخلاق سے انکا فیصلہ و پنچایت عام پسند ہوتا تھا اور کبھی اوس سے کوئی گریز نہین کرتا تھا حق تو یہ ہے کہ یہ ہر ایک کے کام مین بدل وجان مستعد ہو جاتے تھے

تاریخ وفات

چون جناب سید عالی نسب لطف حسین	شد لب کوثر رفیق شاہدین شیر الہ
گفت رضوان زسر القاحروف نقطہ دار	تاسع عشر جمادی آخر آمد سال و ماہ

انکے چھ فرزند ہین تین پسر اور تین دختر سید ارتضے حسین فی الحال رئیس قصبہ ہین انکے عالی ہمتی اور پر فکری مثل آفتاب کے روشن ہے اور منشی سید مرتضی حسین مرحوم و مغفور و مولوی سید مجتبے حسین و زوجہ سید یادگار حسین و زوجہ سید محمد جرگانوی و زوجہ سید طاہر حسین مصطفے آبادی انکی ماں دختر سید حید حسین موتکپوری ہین سید ارتضے حسین انکے ایک فرزند ہے سید خادم عباس مدعمرہ انکی ماں خان بہادر سید بنیاد حسین قادر پوری کی بہن ہین۔ سید مرتضے حسین انہون نے ۲۲ صفر ۱۳۱۶ھ انتقال کیا۔ انکے اللہ تعالے چار فرزند ہین دو پسر و دو دختر سید اقتدا حسین و سید ابرار حسین طولعمرہم ان سب کی ماں دختر سید تقی حسین جرگانوی ہین۔ سید مجتبے حسین انکے ایک فرزند سید اصطفی حسین میر حامد مصطفے آبادی کے نزکی سے ہے اللہ تعالے اوسکے دراز عمر کرے ... زوجہ ثانیہ ہین بی بی دختر سید رضا ... علی ... وفات ... سید تقفضل حسین برادر سید حسن رضا بن سید منعم علے انکے ایک ... مولوی سید امداد حسین ... سید نور ... علی امداد حسین کی ماں دختر سید تیغ علے

میرانپوری ہین اور یہ زوجہ ثانیہ ہین اور زوجہ اولی سید تفضل حسین دختر جنگ علی
قادرپوری تھی یہ دونون باپ بیٹے مدد سرائے مین ترکہ شوہری پر ساکن و اباد ہین

تذکرہ اولاد سید پیر علے نمبر ۲ مذکور الصدر ۔ سید پیر علے کے دو پسر و دو دختر
تھے سید جعفر علے لاولد و سید قدرت علی و زوجہ درویش علے میرانپوری و زوجہ سید
امام بخش قادرپوری سید قدرت علی کے چار فرزند تھے دو بیٹے دو بیٹیان شوکت علی
حشمت علی لاولد و زوجہ سید حمید حسین جرگانوین و زوجہ سید عبید و میرانپوری انکی
مان سید مہدی سرائے میر کی بیٹی تھی سید شوکت علے انکے دو فرزند تھے یک لڑکا
و ایک لڑکی سید امان علے و بی بی محسنہ زوجہ سید مخلص حسین زیدپوری انکی مان
حاجی سید قاسم علے کی بیٹی ہین سید امان علے کے دو فرزند یک پسر و یک دختر سید
ظہور الحسن و زوجہ سید ہدایت حسین سنگورہ انکی مان سید حمید حسین جرگانوین
کی بیٹی سید ظہور الحسن انکے فی الحال تین فرزند ہین زوجہ اولی سے ایک لڑکی ہے
سید زوار حسین سرائے سالم کو منعقد ہوی ہے زوجہ ثانیہ سے سید محفوظ حسین
و سید مسلم حسین انکی مان سید فضل علی دہدہرہ کی دختر ہین اور رودہ از درخشان
بدخشانی کی نسل سے ہین۔ گل پنجم عقب سید سلطان بن سید اکرم
یہ مرد عارف تھے انکے چار فرزند متولد ہوے تھے سید حبیب و سید عالم و سید باز
و سید سلیمان ذکر اولاد سید حبیب انکے سید لطف اللہ ہدایت اللہ انکے دو بیٹے
تھے یار محمد لاولد فوت ہوئے دوسرے عاشق محمد انکے بھی دو بیٹے متولد ہوے یکے
مکارم علے اونسے صرف ایک لڑکی پیدا ہوئی جو سید ہادی کہرگا کو منسوب ہوے
لاولد فوت ہوی پسر دوسرے محمد حیات ہین انسے دو بیٹے پیدا ہوئے سید کرم صلاح
و سید غلام صلاح سید کرم صلاح ذی علم تھے اور شہر لکھنؤ رسالہ مرزا الف بیگ خان
مین ملازم تھے آپکے قلمی کتابین موجود ہین آپکے تین فرزند ہوی دو لڑکیان

اور ایک لڑکا بی بی مہرن لاولد فوت ہوئین اور بی بی بخشن سید دلدار علی سنگورہ کو منعقد ہوئین و سید غلام نبی انکے صرف ایک لڑکی پیدا ہوی بی بی گھورن زوجہ سید کاظم حسین سنگورہ یہ اپنے باپ کے جانشین ہوے انکے آٹھ فرزند ہین چار پسر اور چار دختر سید اظہر حسین - محمد عظیم - اطہر حسین - محمد عسکری - و زوجہ اولی سید ظہور الحسن میرانپوری و زوجہ سید واجد حسین نگرالوی و زوجہ سید زوار حسین سنگورہ و زوجہ سید حافظ حسن تھلورپوری ذکر سید غلام صلاح بن سید محمد حیات مذکور سید غلام صلاح انکے ایک بیٹا سید فضل امام متولد ہوا انکے صرف ایک لڑکی تھی بشیرت جو سید محمد ضمیر برادر سید مخلص حسین زیدپوری کو منعقد ہوی اور لاولد فوت ہوے چونکہ فضل امام و مخلص حسین یہ دونون باہم خالہ زاد بھائی تھے اور سید عبد الغفار مرچیا کے نواسہ تھے اس قرابت سے علی یوسف پسر مخلص حسین کو فضل امام مذکور نے اپنا جانشین کیا اونسے علی نصیر و علی ظہیر متولد ہوے جو کہ تاہنوز حصہ فضل امام واقعہ مرچیان و میران پور وغیرہ پر مالک و قابض ہین - سید فضل امام کے ایک لڑکا مولوی سید کرم حسین مسماۃ پھول کلی ام ولد سے موجود ہے اور وہ زوار و محدث شاعر ہی اوس سے چار فرزند ہین دو لڑکے اور دو لڑکیان مرتضے حسین و ناظر حسین اور آبائی مکان مرچیان مین آباد ہے ذکر اولاد سید عالم پسر دوئمی سید عالم انکے دو لڑکے تھے اور ایک لڑکی تھی اور ایک لڑکی سید حسین و سید میر سید حسین کلان انسے سید مراد انسے سید مبارک محی الدین انسے سید جہاد انسے سید جواد علی انسے سید غلام علی انکے ایک لڑکی تھی بی بی حسن باندی سید فضل حسین جگانوین کو منعقد ہوئین ان زوجہ اول سے سید علی حسین متولد ہوے اور اپنے نانا کے بجای میرانپور مین جانشین ہوے سید میر پسر دوئمی انکے دو بیٹے بدر السلام و محمد صالح تھے

[illegible] السلام کے بیٹے سید تراب انسے شیر علی و خدا بخش لاولد سید شیر علی کی صرف
تین لڑکیاں تھیں بی بی واصلہ سید جواد علی کو منعقد ہوئیں انسے سید غلام علی
مذکور متولد ہوئے اور بی بی میکن سید مظفر علی جرگانوین کو منعقد ہوئیں ان سے
پانچ بیٹے سید خادم حسین وغیرہ پیدا ہوئے اور انہیں مغفرت کے اولاد سے جمیع سادات
جرگانوان ہیں اور انکی ماں سید نادر محمد میرانپوری کی بیٹی تھیں اور بی بی سکینہ
[illegible] تھیں سید خیرات حسین زیدپوریکے ناناکو منسوب تھیں لاولد فوت ہوئیں
سید شیر علی کے ایک کنیز زادہ سبحانی بھائی اسکے ایک بیٹا زین علی عرف جبن پیدا ہوا
انکے دو بیٹے ہوئے میر نوروز علی لاولد - میر وزیر علی صاحب اولاد پسر دوئم
سید میر محمد صالح مذکور تھے انسے سید مبارک انسے سید [illegible] لاولد فوت ہوئے
سید عالم کے دونوں بیٹوں کا حصہ سید غلام علی کو پونچا [illegible] زوجہ ولی سید
فضل حسین جرگانوین کو پونچا - ذکر اولاد سید باز پسر سومی سید سلطان
مذکور سید باز انکے تین بیٹے تھے [illegible] سید کریم سید انظام انکے
دو بیٹے تھے سید قائم و سید تاج محمود [illegible] کلاں انکے محمد زمان انکے سید ملوک
انکے سید غلام حیدر انکے اولاد سادات [illegible] مشہور ہیں انکی دو بیٹے تھے
علی بخش و غلام سرور - سید علی بخش کے چار بیٹے تھے نبی بخش و درویش علی
و اکبر علی یہ تینوں بیٹے لاولد فوت ہوئے چوتھے بیٹے سید عید و انسے سید کرم حسین
پیدا ہوئے [illegible] لاولد فوت ہوئے [illegible] اولاد علی بخش یہاں سے منقرض ہوا
غلام سرور [illegible] تین بیٹے و یک بیٹی سید جلال الدین و سید بدلو و سید آصف علی
زوجہ سید [illegible] بلانوین سید جلال الدین کے دو فرزند تھے ایک لڑکا اور
ایک لڑکی [illegible] سید تاج الدین انکی بی بی [illegible] سماۃ خیرن دختر [illegible] علی نقی خان
[illegible] لاولد انتقال کیا [illegible] بی بی سراجا سید غلام حضرت [illegible] سید ریاست علی

داعی پوری کو منعقد ہوئین لاولد فوت ہوئین اور یہ اونکی زوجۂ اولی تہین انجام کار
سید جلال الدین کے نسل منقرض ہوی سید بدلو پسر دومی انکے ایک بیٹی اور دو بیٹے
موجود ہین بی بی سعیدل زوجہ میر محمد علے مصطفے آبادی و سید ظل حسین و سید اکبر حسین
انکی ماں دختر سید گدا علے قصبہ کی تہین سید ظل حسین کے چار بیٹے ہین سید عباس حسین
و اسد امام و سید اعجاز حسین و سید زوار حسین و زوجہ سید عنایت حسین جرگانوین
تا کتخدا ہین انکی ماں سید رحمت علی مصطفے آبادی کی بیٹی ہین۔ ذکر اولاد پسر سیومی
غلام سرور مذکور۔ سید واصف علی انکے تین بیٹے تھے مدت علی و سعادت علی و سید
صادق علی سید مدت علی کے تین بیٹے سید علی رضا و سید محمد رضا و سید کریم رضا
سید سعادت علی پسر دومی کے سید التفات حسین و پسر سیومی سید صادق علی کے
تین بیٹے سید سجاد حسین و سید امجاد حسین و سید عباد حسین انکی ماں رمضان علے پسر
مدار بخش لاکھوپور کی بیٹی تہین۔ سید تاج محمود پسر دومی سید نظام اونکے سید پرویز تھے
انکے ایک بیٹا سید جعفر نامی تہا جو کہ اپنے ناہنال مصطفے اباد مین آباد ہوا اور وہان
تا ہنوز اونکی نسل قایم ہے اور کثیر الاولاد سر براوردہ و معزز سید جعفر مذکور کے
ایک لڑکی تہی مسماۃ بی بی ننہی یہ سید راحت علی خان داعی پوری کو منعقد ہوئین اور
یہ بی بی اپنی جد کی جائداد پر میران پور مین قابض رہین اور یہ گہر ملقب بہ نگمیت تہا
انکے دو بیٹے تہے سید بشارت علی و سید رفعت علی سید بشارت علے کے تین
میان تہین زوجہ سید مہدی حسین سانڈوی مادر سید قطب الدین حسین خان و دوسرے
زوجہ منشی علی نقی خان انکے ایک بیٹا غلام علی خان تہا اونسے بے بے مقبولن عرف
مقبولن پیدا ہوئین انکا نام مبارک النسا و سعادت النسا بھی ہے یہ مولوی سید علے خان
ادیبی کلکتہ داعی پوری کو منسوب ہوئین اور صاحب اولاد سیومی بی بی دائم زوجہ سید جعفر
ریاست علی بن رفعت علی اور یہ غلام حضرت کی ماں ہین ان غلام حضرت کی دوسرے شادی

دختر امام علے مصطفے آبادی کے ساتھ ہوی لاولد فوت ہوئین اور سلسلہ نسل منقرض ہوگیا
انکی جائداد دستاویزی نوت سے موتمکپور مین پہونچی ذکر اولاد سید رحیم

پسر دویمی سید باز

سید باز کے انکے دو بیٹے تھے سید دائم و سید بدر جہان
سید دایم کے سید بدے انکے دو بیٹے اور دو بیٹیان تھین سید دوست محمد
و سید شاکر محمد لاولد و مادر محمد مسیح سرائے میر و زوجہ غلام علی قصبہ سید دوست محمد
کے دو بیٹے بزرگ علی و خادم علی - بزرگ علی کے دو بیٹے سید شمشیر علے
و سید تیغ علی سید شمشیر علے کے دو لڑکے و دو لڑکیان ضرغام و ذو الفقار علے
نیسان زوجہ تفضل حسین میرانپور مسماۃ مینڈا زوجہ شمشیر علی سنگور و طیب
سید ضرغام علی کے دو اولاد حکیمہ زوجہ پنجتن بخش مرچیا و سید فدا حسین
جو مرچیا مین آباد و موجود ہین سید ذو الفقار علے کے صرف ایک لڑکی تھے
سید ابراہیم علے سرائے سالم کو منعقد ہوی اولاد شمشیر علی ختم ہوگئی اب
رہے سید تیغ علی بن بزرگ علی انکے چار فرزند تھے ایک اولاد پسرے
تین دختری مسماۃ بی بی بہناز زوجہ ثانیہ حاجی سید قاسم علی و مسماۃ بی بی کرامت
زوجہ صمصام حیدر رہبانی مادر ذو الفقار حیدر و مسماۃ بی بی اگھاون زوجہ محمد حسن
مرچیا و میر سیف علی انکے دو بیٹے میر شعبان علی و میر بدلو -

ذکر سید خادم علی بن دوست محمد مذکور

سید خادم علی انکے ایک بیٹا سید جواد علے تھا انکے تین فرزند ہوے
ایک پسر و دو دختر مسماۃ بتول زوجہ محمد تقی سرائے میر لاولد و بی بی زہرہ زوجہ
شمشیر علی پسر بزرگ علے و حاجی سید قاسم علے انکے دو لڑکیان تھین

بی بی کمرجن زوجہ اولی سید مخلص حسین نیدپوری جو لاولد فوت ہوئین دوسری لڑکی مسماۃ بی بی
کلثوم تہین جو سید شوکت علی کو منسوب ہوئین اور شوکت علی کی مان سرائے میر کی تہین دختر خرد
سید صدی بن سید اولاد علی اس بی بی سے سید الطاف علی متولد ہوئے اونسے ظہور حسین انکو عدالت
سے حصہ حاجی قاسم علی ملا اس جہگڑہ مین حصہ شعبان علی وغیرہ گاؤ خورد ہو گیا اب وہ بہرائچ مین رہتے
ہین ذکر دیگر اولاد سید رحیم مذکور۔ سید بدر جہان انکے سید مکارم علی انسے سید روشن علی
انکے تین بیٹے سید امام بخش و سید احمد بخش و سید خدا بخش یہ تینون بہائی لاولد فوت ہوئے انکا کوئی
یادگار باقی نہین رہا۔ ذکر سید کریم پسر سیومی سید باز مذکور۔ سید کریم انکی امان اللہ انکے سید فتح محمد
انکے سید رحیم ثانی انکے صرف تین بیٹیان تہین بی بی عاقبت زوجہ سید منعم علی میرانپوری بی بی خیرالنساء
زوجہ شیخ حسین علی بجنوری و بی بی دومہ زوجہ سید خدا بخش لاولد دختر کلان مذکور سے سید حسن رضا
سید تفضل حسین متولد ہوئے اور دوسری بیٹی بجنوری سے فیض علی عرف ہینگا انسے امیر علی
وسولن زوجہ علی بخش سہراے سالم متولد ہوئین اور امیر علی مسماۃ بی بی نغل متولد ہوئین اور کاظم حسین
سہراے ... منعقد ہوئین سید رحیم نے اپنی بیٹے میر سید حسن رضا اپنی نواسہ کو مالک و قابض کیا
بعد امیر علی کو بعقد پسر سید حسن رضا دی اور وہ اب مسماۃ نغل کے قبضہ مین ہے سید سلطان
معروف ... شاہ ان انسے سید جعفر متولد ہوئے انکے ایک لڑکا سید عبدالرحیم پیدا ہوا انکے صرف ایک
لڑکی تہی ... ناصر مذکور ابن صدر کو منعقد ہوئی اور اونسے شجاعت علی پیدا ہوئے فرع دوم تذکرہ
سادات سرای میر شمولہ بلا نون مولوی سید میر ابن سید ملوک ابن سید العارفین سید علیم الدین
اعلی اللہ ... متقی و مقبول تھے انکی ایک بیٹا سید محمد عرف سید عمر انسے فتح محمد انسے سید محب اللہ
متولد ہوئے انکی مان جرگا نو انکی بہن انسے سید ارزان علی انکے سید لبساون سید غلام مصطفی
متولد ہوئے سید غلام مصطفی انسے مفتی سید محمد پناہ و محمد محسن محمد محسن کے سید بہند انکے تین فرزند سید
اولاد علی و زوجہ حاجی قاسم علی و زوجہ میر قدرت علی میرانپوری ہر دو صاحبہ ولاد سید لبساون
بن سید ارزان علی مذکور انکے سید جوزی انکے دو پسر و تین دختر تہین امام الدین لاولد و دلاور علی

انسے نثار علی لاولد فوت ہوئے سید محمد پناہ بن سید غلام مصطفےٰ مذکور الصدر انکے دو بیٹے تہے سید محمد تقی
و سید حسن تہے کی انکی ماں شیر محمد میرانپور کی بیٹی تہین سید محمد تقی کی زوجہ حاجی قاسم علی میرانپور کی بیٹی تہین
لاولد فوت ہوے سید حسن تہے کی انکی تین شادیاں ہوئین پہلی بی بی اکبر کا پہول کی تہین لاولد فوت
ہوئین دوسری زوجہ دختر سید علی رحم کرکاسی سید فضل امام متولد ہوئے تیسرے زوجہ دختر سید حیدر علے
چہراس سے سید انعام حسین پیدا ہوے مولوی سید فضل امام کے سات فرزند ہوئے دو پسر پانچ دختر
سید علی اکرم و سید حسین احمد و زوجہ میر فتح علے بیہٹا و زوجہ سید نظیر حسین مصطفےٰ آباد و زوجہ سید علے
پناہ سرائے میر و زوجہ سید علی حسین جرگانوین و زوجہ سید علی اصغر چہراس ان سب کی ماں
بی بی سعیدن سید صابر علے کہر کہاپہول کی بیٹی تہین سید علے اکرم کے تین فرزند
دو پسر و ایک دختر سید ناصر حسین و سید ناظر حسین موجود و زوجہ سید حبیب حیدر قادر پور کے
انکی ماں دختر سید خادم حسین جرگانوین ہین سید ناصر حسین منشی بے نظیر ہین الحال انکی اولاد
دختری ہے سید ناظر حسین خوشنویس بخط عربی و فارسی انکے پسر سید محمد احسن و محمد محسن
درعمر ہم ہین۔ سید حسین احمد بن سید فضل امام مذکور کے ایک لڑکی زوجہ سید ناظر حسین ہے
اور ایک لڑکی سید محمد نذیر ہے دختر دوسری مرحومہ زوجہ اولی سید محمد عسکری سرای میر
تہی جسنے انتقال کیا انکی ماں دختر سید انعام حسین مقتول ہین سید انعام حسین مقتول کے
تین فرزند دو پسر و ایک دختر سید علی پناہ و سید علی صفدر و زوجہ سید حسین احمد سرائے میر
انکی ماں سید حسین بخش قادرپور کی بیٹی ہین سید علی صفدر انکے چار فرزند سید حسن عسکری
و تین لڑکیاں زوجہ ثانیہ سید ناصر حسین سرائے میر زوجہ سید تجمل حسین سمرے و زوجہ
سید امیر حیدر تعلقدار ہوا۔ سید حسن عسکری کی زوجہ اولی بنت سید حسین احمد سے
ایک لڑکا ہے سید زین العابدین اور زوجہ ثانیہ سید علی حسین جرگانوین سے ایک
لڑکی ہے سید علی پناہ بن انعام حسین کے پانچ فرزند ہین چار پسر ایک دختر سید
معصوم حسین و سید محمود حسین و سید امیر حمزہ و سید ابو محمد و زوجہ

سید محمد حسین سمری انکی مان سید فضل امام کی بیٹی ہین

فرع سوم ذکر سادات جرگاوان و مصطفے آباد وغیرہ

میر سید غلام مصطفے بن سید ملوک تحمل شعار پسر کلان سید العارفین سید علیم الدین اعلی اللہ مقامہ
انکے ایک فرزند سید بدر جہان متولد ہوے یہ بزرگوار نورانی صورت رکھتے تھے اور سجدہ کا
نشان آنکی پیشانی پر نمودار رہتا انکے دو بیٹے ہوے سید صدر جہان کریم النفس و دوسرے
سید ملوک الشجاع انکی مان سید میر انجی میرانپوری کی بیٹی ہین سید صدر جہان کی زوجہ اول
سے جو کہ خاندانی بی بی تھین صرف ایک لڑکی تھی وہ سید پرویز میرانپوری کو منعقد
ہوئین اونسے ایک پسر سید جعفر متولد ہوے اور زوجہ ثانیہ غیر کفو سے تین فرزند ہوے
گدا و بکھاری و دوسی نا تحدا گدا و بکھاری کو سید صاحب بہت عزیز رکھتے تھے اور چاہتے
تھے کہ اپنا جانشین کرون اس خبر سے سادات میرانپور برخلاف ہوے اور سید جعفر کو
مصطفے آباد مین لاے اور بہ جبر برادری سید صدر جہان نے اپنے نواسہ سید جعفر مذکور کو
اپنا جانشین کیا اور اونکی اولاد تعلقہ و املاک پر تا ہنوز مالک و قابض ہے اور میر گدا
و بکھاری کو صرف دو موضع یعنی رسول پور و برہٹری گذارہ مین دیا اونکی اولاد شاہی زمانہ
مین سید غلام محمد بعدہ سید فقیر بخش و سید صابر علے نامور گذرے ہین اور فی زمانہ سید
علی بخش برہٹری مین اور سید ضامن علے رسول پور مین موجود ہین۔ سید ملوک
الشجاع برادر خورد سید صدر جہان مذکور کے ایک بیٹا سید محمد ملقب بسید خان
انکی مان خاندان سابق پسران شہید رشد و سید العارفین بنت سید قاسم جرگانوان انسے
تھین یہ حصہ مادری پر جرگانوان مین قابض و آباد ہوے ریاست جدی سے
صرف منہوان و نور پور و غیر پور انکو ملا۔ شاخ اول ذکر سادات مصطفے آباد
مشمولہ بلالون سید جعفر نبیرہ سید صدر جہان کریم النفس تھے انسے دو فرزند
متولد ہوے ایک پسر و یک دختر سید آغا محمد بانو بی تھی انکی مان سادات

ببنیا۔ پور خاندان سابق کے بیٹی تہین سید قایم کے چار فرزند ہوے سید منور علے
آنکی اولاد خاص مصطفےٰ آباد مین ہے دوسرے سید مہابت علی آنکی ذریت سمری مین
ہے تیسرے شیر علے عرف شیر جنگ انکی اعقاب بہیسا مین ہین چوتہے سید مراد علے
انسے سید مستقیم علے ہوے انکے صرف ایک لڑکی تہی جو سعادت علی سمریکو منعقد
ہوی انسے سید اصغر علے متولد ہوے اور سمری مین موجود ہین سید قایم کی زوجہ سیدانی
ورئیس زادی بڑے گانون کی تہین۔ سید منصور علے پسر کلان انکے چہہ فرزند تہے
ایک دختر سید سرفراز علی لاولد و سید خیر علی لاولد و سید کلن لاولد چوتہے میر فضل
انکے صرف ایک لڑکی تہی زوجہ سید نواب علی سمری صاحب اولاد اور دختر مذکورہ
مادر میر علی حامد رئیس جرول اب باقی رہے دو فرزندان نامدار مسمیان سید
الطاف حسین و سید امام علی انکی ماں میرانپوری سیدانی تہین۔ سید الطاف حسین
انکے دو فرزند تہے ایک پسر و ایک دختر سید محمد حسین و زوجہ سید جمعیت حسین سمری
سید محمد حسین یہ نہایت جلیل القدر گذرے انکی ماں شیخ زادی شیخہ کی ہین
انسے دو فرزند سید قایم حسین و سید صادق حسین انکی ماں سید امام علے بن سید
منصور علی مذکور کی بیٹی تہین فی الحال سید قایم حسین کے دو بیٹے ہین سید
خیرات حسین و سید تقی انکی ماں خاندان مرزا آقلی ساکن امیٹہی کی بیٹی ہین اور
دختر مذکورہ زوجہ اولے سے ہے اور وہ لکہنو مین منسوب انہون نے اپنی جائداد
آبائی اگلا وجزاً بیع کر دیا سید صادق حسین انکے ایک بیٹا سید عابد حسین موجود ہے
انکی ماں سید غلام جعفر موتکپوری کی بیٹی تہین۔ سید امام علے انکے چہہ فرزند ایک
پسر و پانچ دختر سید رحمت علے و زوجہ سید تلطف حسین میرانپوری و زوجہ
سید اولاد حسین زیدپوری و زوجہ سید غلام جعفر موتکپوری و زوجہ ثانیہ سید
غلام حضرت میرانپوری و زوجہ سید محمد حسین مصطفےٰ آبادی انکی ماں شیر جنگ

بھنیا کی پھوپھی ہتین۔ سید رحمت علی متقی تھے انکے چھ فرزند ہوے۔ چار پسر و دو دختر
سید نذر حسین و سید محمد علے و سید افضل علے و سید حامد علے انکی مان سید بدکو میرکنپور کی
بہن ہتین اور دختران سید ظل حسین میرانپوری اور سید صفدر حسین بھنیا کو منعقد ہوئین
سید نذر حسین پسر کلا انکے زوجہ اولی سے ایک فرزند ہے سید رضا حسین اور وہ
ریاست کٹوارہ ضلع کھیری لکھیم پور کا ایک معزز تعلقدار ہے اور وہین متوطن انکی مان
رئیس کٹوارہ کی دختر نیک اختر تھین قوم اہبن افغان سے انکے چار فرزند سید مصطفے حسین
و سید سجاد حسین و سید اقبال حسین و سید مقبول حسین انکی بھی مان وہین کی ہین یہ
اہبن اپنے جوار مین معزز کہلاتے ہین۔ زوجہ ثانیہ سید نذر حسین مذکور بنت سید
فضل امام سرائے میر انکے تین فرزند دو پسر یک دختر سید اکبر حسین و سید اصغر حسین
و زوجہ سید اختر حسین موتکپورے لاولد۔ سید محمد علے پسر دوئے انکے
چھ فرزند تین پسر و تین دختر۔ سید واجد حسین و سید امتیاز حسین
و سید مشرف حسین۔ زوجہ سید ابو الحسن و زوجہ سید ناصر حسین۔
و زوجہ سید اعجاز حسین انکے مان میر بدلو میران پورے کی بیٹی ہین۔
سید حامد علے انکے دو فرزند یک پسر و ایک دختر سید طاہر حسین و زوجہ
سید مجتبی حسین میران پورے انکی مان سید فتح علے بھنیا کی بیٹی ہین سید
طاہر حسین کے یک لڑکا و یک لڑکی ہے سید خورشید حسین مد عمرہ
انکی مان سید لطف حسین میران پورے کی بیٹی ہین۔ سید افضل علے
انکے تین فرزند دو لڑکے و یک دختر انکی مان سید انی نگرامی ہین۔

شاخ دوم ذکر سادات سمری مشمولہ بلانون

سید مہابت علے بن سید قائم مصطفے آبادی انکے دو پسر و دو بیٹیان تہین سید نواب علے و سید
جمعیت حسین و زوجہ سید شہامت علے بشیا و زوجہ سید مستقیم علے پسر مراد علے مذکور الصدر انکی مان
دلیرانپوری تہین سید نواب علے انکے تین بیٹے و ایک لڑکی سید وزیر علے و سید سعادت علے
و سید امیر علے و زوجہ سجاد حسین امبرولی انکے مان سید فضل علے بن سید منصور علے مصطفے آباد
کی بیٹی تہی سید وزیر علے پسر کلان کے دو لڑکی زوجہ شیر علے سمری و زوجہ سید التفات حسین
میرانپوری - سید سعادت علے دوسرے بیٹے تہے انکے ایک فرزند منشی سید اصغر علے
زکی و منتقی ملازم ریاست تعاقہ کہور گانون انکی مان سید مستقیم علے مصطفے آباد کی
بیٹی ہین - انکے چہ فرزند چار بیٹے اور دو لڑکیان ہین سید تجمل حسین سید احمد حسین
عزت جنگ و سید محمد نسیم سید اطہر حسین انکے مان سید امیر علے پسر نواب علی مذکور کی بیٹی ہین
سید امیر علی انکے ایک بیٹا سید شیر علے انکی مان سید اکرام حسین نگرانوین کی بیٹی ہین
انکے ایک لڑکا سید محمد حسین انکی مان سید وزیر علی مذکور کی بیٹی ہین سید جمعیت حسین
برادر خورد سید نواب علی مذکور انکے ایک پسر و یک دختر سید حیدر حسین و زوجہ
سید معظم علے ابراہیم آبادی وہ لاولد فوت ہوئے - سید حیدر حسین یہ نہایت صالح نیک
مزاج صاحب اقبال تہے انکی مان سید الطاف حسین مصطفے آباد کی بیٹی تہی انکی تین فرزند
ایک لڑکا اور دو لڑکی سید یادگار حسین و زوجہ سید کرم محمد قادرپوری و زوجہ اولے
سید افضل علے مصطفے آبادی انہون نے لاولد انتقال کیا انکی مان سید تلطف حسین
میرانپور کی بیٹی ہین سید یادگار حسین انکے دو فرزند ہین سید ابرار حسین و سید تاجدار حسین
درعمر ہم انکی مان سید لطف حسین میرانپور کی بڑی بیٹی تہین سال گذشتہ مین انتقال
کیا - ہنوز لڑکی نہایت صغیر سن ہین خدا اون پر اپنا فضل کرے -

شاخ سوم ذکر سادات بہیا مشمولہ بلانون سید شیر علے عرف شیر جنگ بن سید
قائم مصطفے آبادی انکے ایک بیٹا سید شہامت علی و زوجہ سید امام علے مصطفے آباد

سید شہامت علے انکے ایک لڑکا و چار
انکی مان خاندان میر حمایت علی سنگورا سے ہتین
لڑکیان ہتین سید فتح علے زوجہ رحمت علے و زوجہ باقر علے رسولی وجیہ بخش کہرکا و زوجہ
وزیر علے سمری انکی مان سید مہابت علی سمری کی بیٹی ہتین فتح علے کے سات فرزند ہین
پانچ پسر و دو دختر سید صفدر حسین سید مظفر حسین سید عباس حسین یہ زوجہ اولی سے ہین انکی مان
چودہری اشرف علے سلیمان پوریکی بیٹی ہین زوجہ ثانیہ سے سید مظہر حسین و سید اشتیاق حسین
لاولد و زوجہ الہام حسین مرچیا و زوجہ حامد علے مصطفے آبادی انکی مان سید مفضل امام
سمرا سے میر کی بیٹی ہین سید صفدر حسین پسر کلان کی پانچ بیٹے ہین زوجہ اولی سے
سید منظور احمد انکی مان سید حسین بخش قادرپوریکی بیٹی ہین سید ابو الحسن و سید نور الحسن
سید احمد حسین سید محب الحسن انکی مان سید رحمت علی مصطفے آبادی کی بیٹی ہین ۔
سید مظفر حسین پسر دوم انکے دو بیٹے ہین سید محمد عظیم نمبردار منشی سید نعیم انکی مان
دختر شیخ اعظم علے تہلوارہ سید عباس حسین پسر سوم انکے ایک پسر ہے سید ناظم حسین
تحصیلدار۔ انکی مان شیخ اعظم علے مذکور کی دوسری بیٹی ہین سید مظہر حسین جو تھے بیٹے
انکے سات فرزند ہین دو لڑکے اور پانچ لڑکیان سید اطہر حسین و سید ظفر احمد بیٹے زوجہ
سید محمد نعیم بہنیا دوسری لڑکی جو راس مین سید صدی حسین کو منعقد ہوئی ہین اور تین
ناکتخدا ہین **شاخ چہارم ذکر سادات جرگانوان مشمولہ بالاوں** سید محمد ملقب بہ
سید خان یہ بزرگ قوی ہیکل و با وقار خوش اندام و فیاض تھے اور بارگاہ جہانگیر شاہی مین
معزز تھے انکے صرف ایک فرزند اور دو کنیز زادے تھے سید محمد میان صالح امام الشاکرین
جب انکے باپنے انتقال کیا یہ نہایت صغیر سن تھے بد ہو و سید ہارے بر ہمنی
ڈالے جو انکے پدر بزرگوار کے کنیز زادے تہی انکی مانکی طرف سے کارکن ہوے
آبپاشی کے فساد مین تالاب گردکہر پر بمقابلہ زمینداران سنگورہ وہ دونون مقتول
ہوے سید جعفر مصطفے آبادی نے موقع پاکر دہوکہا دیکر بعد چند سال کے کل

املاک پر قبضہ کر لیا صرف سیر خود کاشت باقی رہی - کئی پشت انکے بعد سید فضل حسین وغیرہ
نے پھر اپنی آبائی جائداد پر اپنے بھائیونکے قوت بازو سے قبضہ حاصل کیا جو بہنی والونکی
نسل سے فی الحال اولاد جعفر علی پسر سعادت علی وغیرہ موجود ہین اور جرگانوان سے
کچھ سیر پائی ہوئی ہین اور اپنے آقازادونکی اطاعت مین بدل وجان مصروف
سید محمد میان انکی مان سادات قصبہ بلاؤنکی بیٹی تھین - نسل سید کالے سے انسے
سید شاہ محمد انکی مان دختر سید ناصر بن سید اکبر میرانپوری ہین انسے سید جان محمد انکے
مان ہمشیر سید ہنر بر قصبہ بلاؤن کی تھین انکے ایک فرزند سید علی بخش متولد ہوئے
انکی مان سید کمال بن سید عزیز قصبہ میرانپور کی بیٹی تھین - انکے دو پسر و ایک دختر
متولد ہوئی سید قایم علی رسالدار و سید مظفر علی باقبال انکی مان سید ظہور علی
کی پھوپھی تھین - جو تھوک چاند نمبر ۳ سنگرہ وطیب مین گذرے ہین سید قایم علی
بیہ ۸ ھ - رمضان کو فوت ہوئے انکے بیٹی سید مظہر علی تھے جو ۲ رمضان کو فوت
ہوئے انکی مان سید حسین علی بن سید مہدی نصیرآبادی کی حقیقی پھوپھی تھین اور انکے
صرف دو لڑکیان تھین پہلے سید مہتاب علی چندواڑہ دوسری بی بی خیرن زوجہ
سید حسن علی دختر اولی مذکور کے صرف ایک لڑکی تھی جو منشی سید تصدق حسین کو منعقد
ہوئی اور صاحب اولاد - سید حسن علی سے کوئی اولاد نہین ہے اونہون نے اپنے
بھانجے مادر سید ارتضے حسین کو پرورش کیا - اور اس بی بی خیرن بنت سید مظہر علی
کو صرف پندرہ بیگھہ سیر ملی تھی جسپر انکے باپ کا قبضہ تھا - وہ سیر اور حصہ شوہری
نام محمد حسین
ذریعہ ہبہ مادر سید ارتضے حسین کو پہنچا سید مظفر علی پسر خورد انکی پانچ فرزند تھے
انہون نے اکیس ۱۲۱ ھ صفر کو وفات پائی شعر از و آمدہ در عقب پنجتن - زاد ذہب ...
ہم او بداز پنجتن - اور دو لڑکیاں بھی تھین سید خادم حسین و سید محمد حسین و حکیم
سید حسن علی و سید فضل حسین و سید حیدر حسین انکی مان مسماۃ بی بی ہیکن دختر

سید شیر علی میرانپوری تھین - زوجہ اولی سے دو لڑکیاں زوجہ سید گدا علی قصبہ
بلاتون و زوجہ سید نجف علی دادرہ - گل اول - میر سید خادم حسین انہوں نے ۱۸ -
جمادی الثانی کو انتقال کیا انکے پانچ فرزند تھے - تین بیٹے اور دو لڑکیاں - دختر کلان
زوجہ سید علی اکرم سرلے میر دویمی زوجہ اولی سید رمضان علی یہ لاولد فوت
ہوئین سید ذوالفقار علی و سید تصدق حسین و سید مہدی حسین لاولد - سید
مہدی حسین نے ۱۰ شوال ۱۳۰۷ ہجری کو وفات پائی - سید ذوالفقار علی انہوں نے
۲۴ - جمادی الاول ۱۲۹۷ ہجری کو انتقال کیا یہ مہمان نوازی مین یکتا تھے انکے چہرہ کے
بال نہایت چمک دار اور سفید تھے - یہ زبردست جوان تھے تمامی عمر انکو کسی امراض
جسمانی کی شکایت نہین ہوی - انکی ماں دختر سید امام بخش پیرزگاوین تھین یہ سادات
علویہ عباسیہ ہین اور زوجہ انکی دختر سید خادم علی بن امام بخش پیرزگانوین تھین -
انسے چار فرزند متولد ہوے دو پسر و دو دختر - دختر کلان زوجہ سید غالب حسین مادر
کاتب الحروف - و سید عنایت حسین و سید ولایت حسین دختر خورد زوجہ سید
ارتضے حسین - زوجہ سید ذوالفقار علی نے ۲۲ - محرم الحرام کو رحلت کی - سید
عنایت حسین کی زوجہ اولی دختر سید علی حسین تھین - جو بیس ذیقعدہ کو لاولد
انتقال کیا - زوجہ ثانیہ دختر سید ظل حسین میرانپوری موجود ہین - اللہ جل شانہ
اپنے فضل و کرم سے بہ تصدق پنجتن پاک انکو اولاد عطا کرے سید ولایت حسین کے
پانچ فرزند ہین چار بیٹے اور ایک لڑکی سید رعایت حسین و سید ہدایت حسین
و سید حمایت حسین و سید کفایت حسین و بی بی حمیدن - جو توام ہدایت حسین کے
ساتھ متولد ہوی ہین - انکی ماں سید سعادت علی عرف بھاگو میاں پیرزگانو کی
بیٹی ہین منشی سید تصدق حسین حاجی حرمین شریفین و زائر آئمہ ہدا علیہ التحیۃ
والثنا یہ منشی بے نظیر و خجستہ شمائل تھے یہ بزرگوار استاد نواب برجیس قدر بہادر مین

انہون ۱۲- ذالحجہ کو وفات پائی- انکا مدفن خاص کربلای معلے ہے اندر روضہ
مبارک قرب زنانی مسجد کے ایام غدر مین بعد واپسی نیپال کے سرکار نواب
ملکہ جہان صاحبہ زوجہ محمد علی شاہ بادشاہ کی ملازمت داروغگی اختیار کے-
اور بیگم مذکورہ کے ہمراہ خشکی کے راستہ سے خراسان وحجاز مین سات برس سفر کیا
اور بعد فراغت حج وزیارات کے مقام خاص کربلای معلے مین راہی فردوس
برین ہوے اور اس سفر مین بہت سے کار نمایان کئے آخر کار بیگم صاحبہ اونکو سب سے
بہتر جانتے تہین اور انکے انتقال سے بیگم صاحبہ کو بڑا صدمہ ہوا- اور بہت عظمت
وشان سے وہین انکو دفن کیا- اور پنشن اونکے بیٹے سید ارتضے حسین کے نام
مقرر ہوی اور وہ اوسوقت نہایت صغیر سن تہے- سید تصدق حسین کے ایک
لڑکی بہی تہی جو سید بخشش حسین جرگانوین کو منعقد ہوی صاحب اولاد ہے-
انکی مان دختر نقی تراب علے چندوارہ سادات رضویہ اولاد سید عبداللہ زیدپوری
سے ہین- مادر سید ارتضے حسین نے ۱۰ صفر ۱۲۹۵ ہجری کو فوت کیا سید ارتضے حسین
زوار آئمہ اطہار علیہ السلام رئیس جرگانوان ہین- اور میان اعتماد علیخان صاحب
لکھنوی کے وصی ہوے اور ریاست وسہری وغیرہ معہ املاک بحاصل کے
صرف ایک لڑکی مسماۃ بی بی کنیز مرتضے تہین جو سید رعایت حسین کو منعقد
ہوئین یہ بیچاری حمیدہ خصایل لاولد کم سنی مین ۱۹ محرم الحرام ۱۳۰۳ ہجری کو فوت
ہوئین- سال حال مین سید ارتضے حسین نے دختر سید اصغر علے سمری سے بغرض
عقد ثانی کیا خداوند کریم اونکو اپنے فضل وکرم سے اولاد نرینہ عطا کرے
دوم سید محمد حسین انہون نے ۲۲- رجب کو وفات پائی انکے ایک پسر
رمضان علے تہے جو ۱۸- ربیع الاول ۱۳۰۰ ہجری مین انتقال کیا انکی مان
امام بخش اودہ کی بیٹی تہین اور سادات جعفری مشہور انکے صرف ایک

بیٹا باقی ہے سید امداد حسین یہ ملک دکھن مقام چھیند وارہ خورد میں متوطن ہین
اور سنتا ہون کہ صاحب اولاد - انکی دو بہنین یکے زوجہ سید احمد علی قصبہ
بلانون اور دوسری سید ضامن حسین میر اے سالم صاحب اولاد ہر دو - انکی
مان سید وجیہہ الدین اودہ کی بیٹی تہین - **گل سوم** - سید حسن علی انہون نے
۳- شعبان ۱۲۶۲ ہجری کو انتقال کیا - انکی زوجہ بی بی خیرن بنت سید مظہر علی انہون نے
چوتھی شعبان کو وفات پائی لاولد انتقال کیا - انہون نے اپنے بہانجے کی پرورش کے
اور اپنے شوہر سے اونکا حصہ اوسکی اولاد یعنی سید ارتضے حسین کو دلا دیا -
تاریخ وفات مادر ارتضے حسین بجلد چون بفرمود زین جہان رحلت شد ز از بہر
سال بے سر چہد - زد ندا گشت وصل جنت) **قطعہ تاریخ دختر سید ارتضے حسین**
رئیسا کہ بد مرتضے را کنیز - چو رفت از جہان نوحہ گر شد فلک - کرم کرد چون فکر سال
وفات - بقصر ارم رفت گفتہ ملک - **گل چہارم** - سید فضل حسین انہون نے
۶- رجب ۱۲۷۰ ہجری کو انتقال کیا - **قطعہ تاریخ وفات** - سادس ماہ رجب
بود کہ دار فنا - رفت پیوستہ برحمت ہائے رب المشرقین - گفت منذر ز
سال تاریخش بہ منقوطہ حروف - شد ارم گلزار جای سید فضل حسین -
یہ بزرگوار با مروت تھے اور رعایا و مساکین کی پرورش کرتے تھے انہون نے
اپنی املاک آبائی و اجدای پر قبضہ کر لیا اور تا امروز قبضہ وارثان میں موجود
بعد حصول قبضہ کے کئی مرتبہ میر محمد حسین تعلقدار مصطفے آبادی سے مقابلہ
و محاصرہ و محاربہ ہوا لیکن ہر بار بفضل ایزدی و طفیل آئمہ ہدا علیہ التحیۃ والثنا
سے فتحیاب ہوئے - باغین و متفرق درخت انبہ اور اور میوون لطیف کے
درخت اوس جناب کے یادگار موجود ہین اور حصار و املاک و خندق
و تالاب و مسجد پختہ وغیرہ باعث اظہار شان و شوکت ہین **قطعہ تاریخ بنای مسجد**

سید عالی ہمم فضل حسین - بنزہیج سخاکان کرم - مسجد در قصبہ جرگانوان ساخت - یادگارش
تا بود دین الامم - سال تعمیرش قلم برداشتہ - گفت ہاتف ثانی بیت الحرم - اس نامدار کے
چار فرزند ہوے دو پسر دو دختر - زوجہ اولی سے سید علی حسین پسر کلان متولد ہوے
انکی ماں سید غلام علے پسر سید جواد علے میرانپور کی بیٹی ہین - اور زوجہ ثانیہ سے زوجہ
سید مہدی حسین بے اولاد ۱۸ - رجب ۱۲۶۹ ہجری کو انتقال کر گئی - زوجہ سید صفدر حسین
و سید غالب حسین متولد ہوے انکی ماں بی بی خاتون باندی بنت سید درویش علے
میرانپوری تہین اس بی بی نے ۲۶ ذیحجہ ۱۲۹۱ ہجری کو انتقال کیا - سید علی حسین
انہون نے چوبیس جمادی الاول ۱۲۹۴ ہجری کو انتقال کیا انکے چار فرزند دو نرینہ
سید باقر حسین زکی و سید ضامن حسین نابینا انکی ماں برکت علے سید پور کی بیٹی ہین
اس بی بی نے ۴ - شوال ۱۳۰۶ ہجری کو وفات پائی - سید باقر حسین انہون نے
۱۵ - شعبان ۱۳۱۱ ہجری کو رحلت کی - انہون نے پانچ لڑکیان وارث جائداد چہوڑین
ایک زوجہ سید کاظم حسین ردولی دوسرے زوجہ سید فخر الحسن سید پوری تیسری
زوجہ سید علی جرگانوین اور دو ہنوز نا کتخدا ہین - انکے ماں بنت سید بندہ علے
ردولی کی ہین - سید ضامن حسین نابینا انکے دو فرزند ہین سید محمد امین و سید
محمد عباس انکی ماں دختر سید محمد علے محلہ صوفیانہ ردولی کی ہین - اور واضح ہو کہ
میر باقر حسین کے دو بہنین تہین ایکے زوجہ اولی سید عنایت حسین دوسری
فتحپور مین منعقد ہوئین تہین مگر دونون نے لاولد انتقال کیا - سید غالب حسین
پسر دوم سید فضل حسین یہ بزرگوار ستودہ خصال و صلح پسند تھے انہون نے پانچوین
جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۰ ہجری کو رحلت کی قطعہ تاریخ چو عالم زدار متاع الغرور
برفتہ بدرگاہ جان آفرین - پئے سال منذر ز روی ادب - بگفتہ ملکانش
مخلد برین - دفن آپکا جبلپور رہا انکے پانچ فرزند نرینہ دو ازواج سے موجود ہین
۱۳۱۰ھ

زوجہ اولی سے سید محمد تاریخی نام ناظر حسین و سید علی و سید حسین انکی ماں دختر سید
ذوالفقار علی جرگانوی ہیں انہوں نے چوتھی ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۲ ہجری کو وفات پائی
زوجہ ثانیہ عثمان پوری سے سید حسین و سید احمد ہیں — گل پنجم سید حسین انہوں نے
۲۷ ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۶ھ کو وفات پائی۔ انکے چار فرزند ہیں تین بیٹے و ایک دختر سید صفدر حسین
و سید غنی حسین و سید بخش حسین و زوجہ سید امان علی میرانپوری۔ انکی ماں بی بی حفیظہ
دختر سید قدرت علی میرانپوری ہیں اس بی بی نے ۱۸ رجب سنہ ۱۲۷۶ ہجری کو انتقال کیا
سید صفدر حسین انہوں نے ۲۴ صفر سنہ ۱۳۰۳ ہجری کو انتقال کیا۔ تاریخ وفات۔ ان زرہ رو
ملک آخرت زین جا رفت۔ بگذاشت عیال و خانمان تنہا رفت۔ ہاتف پئے سال
رحلتش وا ویلا۔ شد منزل او جنان چو از دنیا رفت۔ انکے دو بیٹے موجود ہیں سید
شبیر حسین و سید منور حسین عرف میاں بکھارے انکی ماں صغیر النسا ہیں سید فضل حسین
جرگانوی ہیں اس بی بی نے ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۵ ہجری کو وفات پائی قطعہ تاریخ
چون مادرم بہ بست دمے ما بجہین — در بحر رحمت صمدیت غریق شد۔ جان زاد ز
او سید جو تسنیم و سلسبیل — چشم زدر و دُر ز زلال و رحیق شد۔ استاد عقل داد ندائے
برائے سال رحلتش بجوان تی حقیقہ ناظم دقیق شد۔ آرام وجا و تا شب عثمان از صحابہ جنت
بی مادری مستند رضا بہ بچہ شد — سید غنی حسین انکے نو فرزند ہیں چار پسر و پانچ دختر
دختر کلاں زوجہ سید مرتضی حسین میرانپوری ثانیہ زوجہ سید شبیر حسین جرگانوی
و سید رضا حسین دختر ثالثہ زوجہ محمد عسکری سرائے میر و رابعہ زوجہ محمد نظیر
سرائے میر دیگر نا کتخدا و سید شجاع حسین و سید محمد تقی و سید علی نقی — یہ دونوں
فرزند توام متولد ہوئے اور باہم ایسے مشابہ ہیں کہ اکثر عزیزوں کو
انکی شناخت میں دشواری پڑتی ہے۔ انکی ماں دختر سید فضل امام سرائے
میری ہیں سید رضا حسین انکی شادی جیوراج میں دختر

سید علی اصغر سے ہوئی ہے اور سادات جو راس سید مرتضے باقری کی نسل سے
ہین اور یہ نواسے سید نصیر الدین چراغ دہلوی کے تھے سید فضل اللہ عرف سید
گوشائین کے پدر بزرگوار ہین ۔

سید بخشش حسین انکے تین فرزند ہین دو پسر و ایک دختر سید بشیر و شبیر حسین
و زوجہ سید منتظر حسین انکی مان سید تصدق حسین جرگانوین کی بیٹی ہین سید بشیر حسین
مرحوم مرد عاقل و ستودہ منش تھے اور منشی عالم کامیاب انہون نے یکم ذیقعدہ
سنہ ۱۳۲۰ ہجری کو رحلت کی انکے ایک بیٹا سید محمد سعید ہے انکی مان سید نوازش احمد
قادر پوری کی بیٹی ہین ۔ سید شبیر حسین انکے ایک لڑکا سید رشید حسین انکی مان
سید غنی حسین جرگانوین کی بیٹی ہین سید بشیر حسین کے مان نے ۲ ذیقعدہ ۱۳۲۱ ہجری کو
انتقال کیا (ختم ہوئی اولاد سید ملوک پسر کلان سید علیم الدین اعلی اللہ مقامہ)

فرع چہارم ذکر سادات سنگورہ طیب و سنگورہ سید خان و ٹکریا مشمولہ بلانون

سید طیب بزرگ صورت تھے انکا عقب پسر و دختر مواضعات
سنگورہ و ٹکریا مین موجود ہین اور سادات سنگورہ دو لقب سے ملقب ہین
ایک طیب دوسرے سید خان اور سادات سید خان بورشہ مادر سے
ہرباسے سنگورہ مین آباد ہوئے اور سادات ٹکریا اسی شاخ سے ہین یہ
سید طیب پسر سید العارفین میر سید علیم الدین اعلی اللہ مقامہ کے
ان فرزندوں مین ہین جو کہ اپنے باپ کے ساتھ مقتول ہوئے او سابقا
ہو چکا ہے اور چند خاندان بھی اولاد مقتول زادگان مین تھے مثل
سکہ سادات موتکپور خاندان سابق و سادات میاپور جو منقرض
ہوا اور سادات جرگانوان خاندان سابق و سادات دمہرہا

... مے زمانہ

وغیرہ جو دختری ہو کر خاندان سید ملوک و سید قبول مین شامل ہو گیا ہے اب
اون خاندانون مین سے صرف سنگورہ اولاد پسری مین یادگار اباقی ہے۔
سید طیب کے ایک بیٹا سید بڑو انکی چار فرزند تھے تین پسر و ایک دختر سید پیارے مکے
وسید احمد و سید چاند زوجہ ثانیہ سے تھے و بہادر سید خان زوجہ اولی سے تھین سید پیارے
پانچ فرزند سید فتو و سید ناصر و سید بدلے و سید کرم و سید مصطفے ان مین سید فتو کے
صاحب اولاد ہوی انکے دو بیٹے سید کالو و سید پیا۔ سید کالو
رحمت اللہ انکے ایک لڑکی بی ماناز وجہ سید جعفر علے مرچھیان لاولد فوت ہوے
سید پیا نمبر ۲ انکے چھ فرزند تھے پہلی بی بی سے دو پسر سید چاند لاولد و سید
نور محمد دوسری زوجہ سے سید نجف علے لاولد و سید نجابت علے و دونا کتخدا
فوت ہوی و سید نور محمد انکے تین بیٹے تھے مردان علے و حافظ علے و امام الدین
میر مردان علے نمبر ۱ کے دو فرزند ایک پسر و ایک دختر فضل علے و بی بی ذاکرہ
یہ سید نواز علے بن سید مرتضے دہ ہذا کو منعقد ہوی اور فضل علے کے چار فرزند ہوے
دو پسر و دو دختر سید رستم علے و سید شمشیر علے و بی بی رحمن زوجہ غلام امام مونگھیور
و بی بی شریفت زوجہ فقیر علے بن چنگا زید پوری تھوک قطب سید رستم علے کے
ایک پسر سید حسن علے انکے صرف دو لڑکیاں تھین دختر کلان سید انتظام حسین بن سید
حسین بخش کو منعقد ہوی اون سے ایک پسر سید مظہر الحسن عرف میر تقی یتیم موجود ہے
اور اپنے نانا کے زیر پرورش ہے دوسری بیٹی سید مجتبی حسین میرانپوری کو منعقد تھی
لاولد فوت ہوی سید شمشیر نمبر ۲ ایک بیٹا سید حسین بخش عرف حسینی موجود ہین
زوجہ اولی سے سید انتظام حسین مرحوم تھے انکا بیٹا مظہر الحسن موجود او زوجہ ثانیہ
سے بھی تین فرزند ہین دو لڑکے و ایک لڑکی سید ... حسین سید ارشاد حسین و ایک
دختر ... و میان نگر یا کو ... ہوی ہے ختم ہوی اولاد سید مردان علے۔

سید حافظ علی بن سید نور محمد انکے ایک لڑکی بی بی چھنی زوجہ سید فضل علی ساکن
دہیہ صاحب اولاد ہوی سید نظام الدین بن سید نور محمد انکے تین لڑکیاں تھین
بی بی سکینہ لاولد بی بی سبحانی زوجہ میر علی سرائے سالم مادر لطف علی
و بی بی کفایت زوجہ اصغر علی سربان مادر سید باقر علی انکے علی یوسف انکے سید
مرتضے ساکن سرائے سالم موجود ہین و سید نجابت کے تین بیٹے تھے سید حسین علی
و سید نادعلی و سید برکت علی سید حسین علی کی تین لڑکیاں تھین ایک سید حمایت علی
کو منعقد ہوی جو مالک جائداد ہوی دوسری زوجہ رستم علی تیسری زوجہ جہان علی ساکن
براگانون سید نادعلی نمبر ۲ کے سید محمد حسن انکے سید علی یاور یہ لاولد فوت
ہوے سید برکت علی نمبر ۳ کے حمایت علی انکے دو لڑکی و ایک لڑکا زوجہ افتخار حسین
سہیا و زوجہ سید فدا حسین سہبار و سید زوار حسین انکے ایک لڑکا و ایک لڑکی میر ممتاز احمد
و زاکیہ موجود ہین ختم ہوی اولاد سید پیارے سید احمد تھوک ثانی ان کے
دو بیٹے سید رحم و سید صادق لاولد سید رحم کے تین بیٹے سید بڑے و سید
عنایت اللہ و سید چہیدو - سید بڑے کے صاحب علی انکے دو پسر سید جواد علی و سید اکبر علی
سید جواد علی کے دو بیٹے اولاد علی و سبحان علی سید اولاد علی کے ایک لڑکی تھی
زوجہ سید منعم علی ... اور سید سبحان علی کے دو لڑکیاں تھین زوجہ سید فتح علی زوجہ
اولی سید رضا حسین ساکنان دہہ - اکبر علی پسر سید صاحب علی کے ایک لڑکا
دو لڑکیاں سید منور علی لاولد - و زوجہ امام بخش سنگور و سید خان و زوجہ سید
رسول علی بڑے پسر سید عنایت اللہ بن سید رحم کے ایک لڑکا سید مرتضے انکے
تین بیٹے نجیبہ علی لاولد و سید نواز علی و سید ذو الفقار علی - سید نواز علی
نمبر ۲ کے دو لڑکیاں تھین مسماۃ بی بی ہینگا نواز علی پور وزیان کو کتخدا ہوی
لاولد فوت ہوئی - دوسری مسماۃ بی بی امیرن مراد علی کو منعقد ہوی

لاولد فوت ہوی۔ سید ذوالفقار علی نمبر ۳ کے ایک لڑکی بی بی نیسا تھی سید ہنر بر علے ساکن دہبہ کو منعقد ہوی اور صاحب اولاد ہے۔

سید حمید و بن سید رحم نمبر ۔ انکے تین فرزند تھے میر عباس علے و میر مہابت علی و میر جمال الدین ۔ سید عباس علے کے سید وزیر علی و سید سجاد علے ثانی سید مہابت علے نمبر ۲ کے تین فرزند ایک لڑکی اور دو لڑکے زوجہ سید امید علے قصبہ و سید حسن علے لاولد و سید حسین علے انکے دو فرزند سید خادم حسین و سید تصدق حسین سید خادم حسین لاولد فوت ہوے اور حصہ ونکا بذریعہ تحریری ہبہ نامہ سید حسین احمد سنگورہ سید جان کو پہنچا ۔ سید تصدق حسین کی کیفیت معلوم نہین مفقود الخبر ہین۔

سید جمال الدین نمبر ۔ انکے دو فرزند تھے سید ہنر بر علے و سید مظفر علے سید ہنر بر علے کے ایک لڑکی بی بی خدادی سید علی حسین نمبردار سرائے سالم کو منعقد ہوے اور یہ بی بی نہایت حمیدہ خصال پابند صوم و صلوۃ تھے فی زمانہ انکے نواسے سید انکسار حسین و سید مرتضے حسین و مساۃ بی بی نجیب النساء سرائے سالم مین موجود ہین اور اپنی نانی اور ماں کے پدری حصہ پر قابض و مالک ہین نسب سرائے سالم مین مذکور ہو چکا ہے ۔ سید مظفر علے کے دو لڑکیاں تھین مساۃ بی بی حسین کی زوجہ سید باقر علے سرائے جمولی صاحب اولاد و بی بی باندی زوجہ سید خادم حسین یہ لاولد فوت ہوئے۔

ذکر تھوک تیسرا سید چاند بن ہبہ بڑیا اس خاندان مین سید تھور علی گذرے ہین اب اس خاندان مین کوی شخص متنفس باقی نہین ہے یہ حصہ ریاست موتکپور مین شامل ہو گیا ہے

واضح ہو کہ تھوک مردان علے کے قرابت سابقہ زیادہ تر شیوخ انصاریان قصبہ سدہور مین رہین ہین۔

ذکر نسب سادات سید خان

سید خان بن سید عالم نواسہ ہین سید عبد اللہ عرف سید برو بن سید طیب کے
اور باپ انکے سادات دھریا کے ہین اور اوس اولاد سید العارفین سید علیم الدین
رعلی اللہ مقامہ سے ہین جو کہ مقتول ہوے ہین واللہ اعلم اور یہ اپنے مادری حق پر
سنگورہ مین اکر آباد ہوے جیساکہ اونکی اولاد کا بیان ہے انکے ایک فرزند سید محمد
متولد ہوے انسے سید صادق محمد انسے سید حکیم انسے سید کبھی انسے سید غلام علی آنکے
دو پسر پیدا ہوے سید مکرم علے و سید کرم علی لاولد سید مکرم علے کے چار بیٹے متولد ہوے
سید غضنفر علے سید فرید علے۔ سید خادم علے سید ابا بخش سید غضنفر علی کی ایک لڑکی
رو جسین علی تہیان زوجہ خدا بخش لاولد سید علی بخش انسے سید سجاد حسین پیدا ہوے
انکے صرف ایک لڑکی موجود ہے جو اظہر حسین پسر کاظم حسین میران پور کو منعقد ہوی
سجاد حسین کی پانچ ہمشیر تہی دو زوجہ علی حامد یکے بعد دیگرے تیسرے زوجہ
سید اولاد حسین اسد رہ چوتہی زوجہ سید ناظم حسین اسد رہ پانچوین زوجہ
علے اکبر اسد رہ۔ سید فرید علے انسے سید فقیر بخش۔ یہ نکریا مین آباد ہوے انکے
چار فرزند پیدا ہوے سید سلامت علی و احمد بخش لاولد سید حسن رضا لاولد
سید مہدی حسین در زوجہ سید سجاد حسین سنگورہ سید سلامت علی کی چار لڑکیان تہین زوجہ
ریحان حسین سرہن زوجہ عبد الحسن اسد رہ ویکے ناکتخدا فوت ہوی سید سلامت علے
کے دو بیٹے علی شیر و فرزند علے عرف بدلو۔ علی شیر مرحوم کے راحت حسین و علے
موجود ہین سید مہدی حسین پسر چہارم انکے ایک بیٹا سید ہادی حسین ان کے
نوازش احمد عرف بھوندو میان موجود ہین۔ ختم ہوی اولاد سید فرید۔
بد خادم علی کے ایک بیٹا سید فضل امام و مسماۃ خدادی زوجہ نیاز محمد اسد رہ لاولد

فضل امام انکے دو بیٹے سید ریاست علی۔ سید بخشش احمد عرف بخشو میاں موجود ہین اور صاحب اولاد ہین۔ اور یہ بھی نگریا مین آباد ہین سید امام بخش انکی اولاد سنگورہ سید خان مین آباد ہے انکے دو بیٹے متولد ہوے سید منعم علے و سید دلدار علی کربلا زوجہ علے احمد مرچیان سید منعم علے کے چار بیٹے موجود ہین۔ سید فتح علے سید حسین احمد ہدایت حسین عرف پیارے جان و سید تجمل حسین سید فتح علے کے ایک فرزند سید عباس حسین۔ سید دلدار علے کے پانچ بیٹے ہین۔ سید خرم علے سید رضا حسین سید یعقوب حسین مرحوم لاولد سید کاظم حسین سید رحم حسین مرحوم۔

سید خرم علے کے ایک فرزند ہے سید نواب علی۔

سید رضا حسین کے صرف دو لڑکیان زوجہ سید محمد عسکری و زوجہ سید امتیاز حسین مصطفےٰ آبادی دختر ثانیہ نے امسال ایک ولاد پسری و ایک دختر چھوڑکر انتقال کیا ہے سید کاظم حسین انکی اولاد اپنے مادری ورثہ پر میرانپور مین آباد ہے اور سابقاً ذکر کرچکا ہون۔ سید رحم حسین انکے چار فرزند ہین ایک پسر و تین دختر سید محمد حسین و زوجہ سید عباس حسین سنگوروی۔ سید احمد بخش ساکن نگریا مذکور الصدر نے اپنی کل جائداد سید رحیم حسین کے حسن لیاقت سے انکے نام ہبہ کردیا وہ انکے اولاد کے تصرف مین ہے۔

فضل دوم ذکر سید قبول پسر خورد سید العارفین میر سید علیم الدین

اعلی اللہ مقامہ سید قبول حمیدہ خصال اور دلیر وز کے تھے جب انکے پدر بزرگوار مع اپنے فرزندان کے مقتول ہوے یہ نہایت صغیر سن تھے انہون نے اپنے بڑے بھائی سید ملوک کی نگرانی مین پرورش پاکر جوان ہوے انکے بیٹے سید منہاج الدین متولد ہوے انکی مان اژدر خان بدخشانکی پوتی ہین انکے زمانہ مین

مابین اولاد ملوک وقبول کے باہمی تقسیم ہوی انکے تین بیٹے پیدا ہوے سید سالم سید کالے۔ سید احمد۔ فرع اول ذکر سادات سرائے سالم مشمولہ بلانون معروف بہ سریان۔ سید سالم یہ ایک سیدھے سادے آدمی تھے اور افیون زیادہ کھاتے تھے انہون نے خود ترکہ پدری نہین لیا صرف پانسو بیگھ اراضی بطور گذارہ کے لیا اور ایک موضع اوسمین بنام اپنے آباد کیا جسے سرائے سالم کہتے ہین یہ نہایت بامروت اور مظہر خصائل مرتضوی تھے سید سالم انکے میر سلیم انکے بیٹے سید عبد اللطیف انکے بیٹے عبد الحکیم یہ معززین مین دربار دہلی کے تھے اور لشانہ مین شاطر انسے سید بدلے پیدا ہوے انکے دو فرزند سید بہادر علی و سید پیر علی متولد ہوے۔ سید بہادر علی کے تین بیٹے سید غلام علی سید نصیر علی سید پناہ علی سید غلام علی کے پانچ فرزند دو بیٹے تین لڑکیان سید ابراہیم علی سید علی حسین زوجہ رجب علی زوجہ سید حیدر علی۔ زوجہ سید امیر علی ابراہیم علی کے سات فرزند ہوے دو پسر پانچ دختر سید عباد علی سید قاسم علی سید علی حسین کے تین لڑکیان ہین۔ مادر سید انکسار حسین نمبردار و مادر سید مرتضے حسین و مادر مسماۃ نجیب النسا۔ سید مرتضے حسین پسر علی یوسف بن علی حسین یہ اژدر خان بدخشانی ترک پھریلوی کی اولاد سے ہین اور معروف بہ میان بلور ہین۔ عقب پسر دوم سید میر علی انکے تین فرزند تھے دو پسر ایک دختر سید لطف علی لاولد۔ سید رجب علی زوجہ سید حسین علی۔ رجب علی کے پانچ فرزند تھے تین بیٹے اور دو بیٹیان میر ریحان حسین سید صادق حسین سید سجاد حسین و مادر سید مزمل حسین سرائے سالم و مادر سید نیاد علی سرائے سالم صرف سید سجاد حسین کے ایک بیٹا سید انکسار حسین ہے مابقی دونون بھائی لاولد فوت ہوی۔ عقب پسر سوم سید پناہ علی انکے دو بیٹے سید حسین علی و سید حسین علی

سید حسن علے کے آٹھ فرزند تھے تین لڑکی اور پانچ بیٹے زوجہ سید حافظ علے سیبار وزوجہ سید تفضل حسین وزوجہ سید کاظم علے سیبار۔ سید تجمل حسین وسید تلطف حسین وسید محسن علے وسید ناظم علے وسید ضامن علے۔

سید تجمل حسین کے صرف ایک لڑکی ہے سید ہادی حسین سیبار کو منعقد ہوے ہے اور صاحب اولاد ہے سید تلطف حسین کے سید مزمل حسین ہین اور انکے سید نظیر حسین ہین۔

سید ناظم علے کے تین فرزند ہین دو پسر و ایک دختر زوجہ سید ارتضی حسین سیبار و سید ابن الحسن و سید حسین۔

سید محسن علے و سید ضامن علے کی اولاد کا حال معلوم نہین ہے۔

ختم ہوی اولاد سید حسین علے

سید حسین علے برادر سید حسن علے مذکور یہ داروغہ توپخانہ تھے اور اٹھارہ ضرب توپخانہ کے افسر انکے تین فرزند ایک لڑکی اور دو پسر زوجہ سید عید علے میرانپور و سید تصدق حسین۔ سید تفضل حسین۔

سید تصدق حسین ساکن کربلاے معلے ہین انکے ایک بیٹا سید بنیاد حسین وہان پر صاحب اولاد موجود ہین۔

سید تفضل حسین انکے صرف تین لڑکیان تھین زوجہ سید کبیر علے رسول پور وزوجہ سید امجد علے ردولوی دختر تیسری بعد انتقال اپنی بہن کے سید امجد علے مذکور کو منعقد ہوی۔

ختم ہوی اولاد سید بہادر علے کی۔

ذکر عقب سید پیر علے برادر سید بہادر علے مذکور سید پیر علے کے دو زوجہ سے چھہ فرزند تھے زوجہ اولی سے یک پسر سید منصور علے انکے صرف دو لڑکیان تھین

زوجہ سید پناہ علے و زوجہ سید غلام علے۔

زوجہ ثانیہ سے پانچ پسر سید نجابت علے۔ سید میر بخش و تیغ علے۔ قدرت علی لاولد علی بخش۔ سید نجابت علی کے دو فرزند میر ہچو لاولد سید حیدر علے۔ سید حیدر علے کے تین بیٹے میر کلب علے میر فدا حسین لاولد و سید برکت علے۔

سید کلب علی کے ایک بیٹا سید نظیر حسن عرف میر نظرو۔ اور ایک لڑکی ہے جو سید مہدی حسین منعقد ہوی ہے۔ عقب پسر دوم

سید میر بخش کے دو فرزند ایک لڑکا اور ایک لڑکی۔ میر رجب علی قصبہ سید حسن رضا۔ زوجہ سید حسن رضا کے تین فرزند دو پسر و ایک لڑکی سید اصغر علے و سید مقصود علی و زوجہ سید کرم حسین۔

سید اصغر علے کی صرف دو لڑکیاں موجود ہین زوجہ سید تصدق حسین کمر کا۔ زوجہ سید احمد علی سید مقصود علے کے چھہ فرزند چار بیٹے اور دو بیٹی سید آغا علی سید مرتضی حسین سید محمد عابد و سید زوار حسین و زوجہ سید فدا حسین نگرانوین وکیل رائے بریلی جو کیے بعد دیگرے منعقد ہوی سید آغا علے کے پانچ فرزند ہین دو پسر تین دختر سید سخاوت علی و سید ابو الحسن ریاست حیدر آباد مین وکیل ہین انکی مان نگرانوین ہین۔ منشی سید مرتضے حسین چہل سالہ ہنوز نا کتخدا ہین اور رائے بریلی مین ریاست چندہ پور کے مختار اور میر فدا حسین وکیل کے منشی ہین۔

منشی سید محمد عابد رائے بریلی مین وکیل ہین اور مرد مخیر اخلاق مین مشہور و معروف ہین انکے ایک فرزند نرینہ سید محمد زاہد اور چند لڑکیاں ہین انکی مان سید فدا حسین وکیل کی ہمشیر ہین۔ سید زوار حسین انکی بی بی سید ظہور الحسن میران پور کی بیٹی ہین۔ عقب پسر سوم سید تیغ علے انکے تین فرزند ایک بیٹا اور دو بیٹی سید ناصر علی و زوجہ سید کرم حسین و زوجہ سید زاہد علے استدرہ۔

سید اشرف علی کے ایک بیٹا سید احمد علی انکے دو لڑکی ہین بہ زوجہ سید محسن علی و یکے ناکتخدا
عقب پسر پنجم سید علی بخش کے پانچ فرزند متولد ہوئے تین پسر اور دو دختر سید
کرم حسین لاولد منشی سید غلام عباس و سید کاظم حسین و زوجہ سید مقصود علی و زوجہ میر بچو ہین
عرف سید کاظم حسین صاحب اولاد ہین سید کاظم حسین کے ایک بیٹا سید محمد اکبر ہے انکی نانی
مسماۃ بی بی نعامل دختر سید امیر علی میرانپوری ہین منشی سید غلام عباس ریاست لاہور
مین علاقہ بہرائچ پر مختار عام نواب قزلباش خان بہادر کی سرکار مین ہین انکی بی بی
نگر الوین ہین انہون نے اپنی کل جائداد اپنی بی بی کو بالعوض خرچ دین مہر کے ہبہ کر دیا
اور بنام مسماۃ مذکورہ داخل خارج بھی کرادیا

ذکر سادات چوتھامی سریان

اس موضع مین ایک دوسرا خاندان اولاد سید سالم سے ملقب بہ سادات چوتھامی
ہے اور یہ خاندان غیر امتیاز ہے اور ان دونون خاندانون مین باہمی قدامت سے
قرابت نہین ہوتی ہی سید عبدالحکیم بن سید عبداللطیف مذکور الصدر کے ایک
بیٹا اور بھی تھا میر رضا علی عرف میر بجو انکے تین بیٹے ۔ میر غلام ۔ اشرف علی ۔ دلاور علی
میر غلام کے تین بیٹے ہوے سلطان علی ۔ مدد علی ۔ شجاعت علی ۔
سلطان علی کے چار بیٹے ہوے میر کلن ۔ میر مظفر ۔ میر وزیر علی ۔ میر امام علی
میر کلن کے ایک بیٹا میر انعام حسین موضع پلھری مین آباد ہے ۔
میر مظفر کے میر نواب علی موجود ہین ۔
میر وزیر علی کے دو بیٹے میر امداد علی و میر عابد علی لاولد ۔ میر امداد علی کے
ایک بیٹا میر محمد سعید کلکتہ مین ہے ۔
امام علی کے دو بیٹے ہین حسین علی و علی احمد یہ دونو لاولد فوت ہوے

ختم شد اولاد سلطان علی

میر بدھ علے کے تین بیٹے فقیر بخش - چراغ علے - اولاد علے۔
میر فقیر بخش کے ایک بیٹا میر چھنگا ہے۔
چراغ علے کے دو بیٹے ہین ناظر حسین و عبد الحسین میر ناظر حسین کے ایک لڑکا محمد حسین
ہے و میر عبد الحسین کے ایک لڑکا میر الطاف حسین ہے - اولاد علے کے
صرف ایک لڑکی تہی زوجہ ناظر حسین مذکور۔
عقب پسر سوم میر شجاعت علی کے ایک بیٹا میر گلندار علی ہے انسے میر نظام علے
پیدا ہوئے انکی اولاد دختری موضع بربہری مین ہے۔ ختم ہوی اولاد میر غلام۔
میر اشرف علی پسر دوم میر رضا علی تہے میر اشرف علی انکے دو بیٹے امام بخش و
حب علی امام بخش کے میر صفدر علے انکے ایک بیٹا میر شمشیر علے موجود ہے۔
حب علی کے صاحب اولاد دو بیٹے ہوئے - میر جعفر علے - میر سجاد علے۔
میر جعفر علے کے چار بیٹے علی حسین علے رحم عاشق علے - مبارک علے۔
علی حسین کے قمر الدین موجود - اور علی رحم کے محمد علے موجود۔
میر سجاد علے کے دو بیٹے میر اکرام حسین و میر احسان حسین - اکرام حسین کے
باقر حسین موجود و احسان حسین کے ذاکر حسین موجود۔
میر دلاور علے یہ تیسرے بیٹے میر رضا علی کے تھے میر دلاور علے انکے دو بیٹے میر چھیدا
سعادت علے میر چھیدا کے ایک بیٹا میر رمضان علے انکے چار بیٹے محمد حسین
منصب علے قاسم علے ناظم علے محمد حسین کے بہی ایک لڑکا قربان حسین ہے۔

ذکر سید اعظم علی مسکونہ حال سرائے میر پسر میر حسن علی اسی خاندان سے مشہور ہین

فرع دوم ذکر سادات قصبہ بلا نون خاص - سید کالے پسر سید
منہاج الدین کی اولاد سے دو خاندان باقی ہین ایک سید ہر بر علے بن سید غلام علے

کا اور دوسرا سید عظمت اللہ کا ہے یہ دونون خاندان سادات صحیح النسب نا اقتباس ہین۔ سید بربر علے کے ایک پسر سید امید علی انکی زوجہ سید نہابت علی سنگورہ طیب کی بیٹی تہین انکے چار فرزند تھے دو پسر و دو دختر سید سرفراز علے و سید مصاحب علی و مسماۃ بی بی مونا زوجہ سید فضل احمد موتکپوری و زوجہ اولی سید خادم حسین جرگانوین سید سرفراز علی نمبرا کے تین پسر تھے میر سعادت علی و میر مدد علی و میر ممتاز علی ناکتخدا مقتول ہوے اور میر مدد علی کی صرف ایک لڑکی ناکتخدا اپنے ننہال موضع حسین پور مین موجود ہین۔ سید سعادت علی عرف میان افیونی انکے چار لڑکیان تہین بڑی میڈان زوجہ سید اولاد علی لٹو صاحب اولاد۔ صغرا ناکتخدا فوت ہوی۔ تیسری زوجہ سید کاظم حسین پسر مصاحب علی مذکور۔ چوتھی زینب زوجہ سید فضل علے دہدرہ صاحب اولاد انکی ماں سید تیغ علے استدروی کی بیٹی ہین تیسری لڑکی زوجہ سید کاظم حسین مذکورہ اپنے باپ کی جائداد پر جانشین ہوے انکی بہی ایک لڑکی بی بی خدادی معروف مسماۃ گدہرا زوجہ سید مہدی انکے ایک لڑکی صغیر سن ناکتخدا موجود ہے۔

سید مصاحب علی نمبر۲ یہ موضع بنکٹ ضلع فیض آباد مین بہ سلسلہ عزیزداری آباد ہوے انکے چار پسر سید اصغر حسین و سید کاظم حسین و سید صادق حسین و سید فدا حسین۔ سید اصغر حسین کے دو فرزند متولد ہوے سید امداد حسین و سید مہدی مرحوم سید صادق حسین کے چار فرزند ہین سید الطاف حسین و سید مظہر حسین و سید رضا حسین و دو واجب ختم ہوے اولاد سید بربر علے مذکور الصدر کی۔ سید عظمت اللہ کے ایک فرزند سید رحمت اللہ انکے تین فرزند تھے ایک پسر اور دو دختر میر گدا علی و زوجہ جنگ علی قادر پوری و زوجہ فخر الدین حسین خان لکھنوی لاولد فوت ہوے و تیسری

ہادر سید ولایت علے سنگوروی انکے ایک لڑکا سید عنایت حسین موجود ہے
د امام علی کے سات فرزند تھے چھ پسر و ایک دختر سید زاہد علے لاولد سید حسین علے
امام علے سید رجب علے۔ سید عابد علے۔ زوجہ میر بدلو میرانپوری و منور علے
لد فوت ہوئے سید حسین علے کے صرف ایک لڑکی تہی زوجہ سید عنایت حسین
سنگوروی۔ صاحب اولاد اپنے نانہال مین ہین۔
امام علے لنکے دو فرزند تھے زوجہ میر جھمو۔ میر احمد علے نابینا۔ میر احمد علے کے دو لڑکے
لڑکی سید محمد حنیف۔ سید محمد نصیر و بی بی صادقہ موجود ہین۔ اس خاندان مین
میر احمد علے باقی ہین اور اپنی سیر آبای پر قابض چلے آتے ہین باقی خاتمہ
علے کے تین فرزند تھے صمصام علے عرف جمو لاولد زوجہ اصغر علے سرائے
زوجہ تجمل حسین سرایان۔ میر عابد علے کی دو لڑکیان تہین ایک میر عطا حسین
ان کو منعقد ہوی دوسری بیٹی میر رمضان علے چندوایہ کو منعقد ہوے

سوم ذکر مورث سادات قادرپوری موتکپوری مشمولہ یلانون

لد پسر سید منہاج الدین عرف سراج الدین بن سید قبول اپنے بہائیون مین
عالی دماغ تھے اور انکی اولاد بہت با اقبال ہوے اور ہمیشہ سے اج تک اپنی
و ریاست کو یوماً فیوماً ترقی دیتے رہے فی زمانہ سید ارشاد حسین تعلقہ دار
و سید مجیب حیدر تعلقدار ہوہ و خان بہادر سید بنیاد حسین رئیس قادرپور
ب حسین رئیس موتکپور و حکیم سید ہدایت حسین مشہور و معروف ہین۔
مد انکے ایک فرزند ارجمند سید نور محمد متولد ہوے انکے تین پسر تھے سید حاتم علے
سید حکیم۔ و سید بہادر و سید نصیر الدین یہ سید نصیر الدین اپنے باپکے ساتھ
ہوے سید بہادر نمبر ۲ کے دو بیٹے سید قادر علے و سید اکبر علے یہ دونون

لاولد فوت ہوے۔ سید حاتم علی نمبر ۲ کے تین فرزند تھے دو پسر و ایک دختر سید اڑارو
وسید نواز علی عرف سید نوازی و بی بی فاطمہ انکی ماں بی بی مریم بنت سید میران
موتکپورے سادات سابق خاندان مقبول سے تھین۔ یہ دونون فرزند
اپنے مادری ورثہ پر بلانون سے نکل کر موتکپور مین آباد ہوے سید اڑارو کے
دو فرزند تھے ایک پسر و ایک دختر بی بی ماہی زوجہ سید نادر محمد میرانپوری اور سید
صدر جہان انکے ایک پسر سید مسند علی تھا اور انکے بھی ایک پسر سید بشارت علی
متولد ہوے انکے تین فرزند تھے ایک پسر و دو دختر سید خدا بخش نا کتخدا فوت ہوے دختر کلان
زوجہ فضل احمد لاولد فوت ہوئین تب دوسری لڑکی منعقد ہوی انسے غلام امام متولد
ہوے اور انکی زوجہ دختر سید فضل شکور طیب کی تھین اپنے باپ کے حیات مین لاولد
فوت ہوی بی بی فاطمہ نمبر ۳ سید عبد الرسول ولد اصغر علی میرانپوری کو منعقد ہوئین اور
صاحب اولاد ہین۔ سید نوازی یہ اپنے وقت مین بڑے نامور گذرے
ہین انہین بزرگوار کے زمانہ مین راجہ تلوئی نے سادات بلانون پر بہت بڑا حملہ
کیا ایک مدت لب دریای گومتی طرفین سے محاربہ عظیم برپا رہا بالطفیل آئمہ اطہار
علیہم السلام و فضل ایزدی سادات پر شامل حال ہوا بالاخر راجہ صاحب سرنگون واپس گئے
قصہ طولانی ہے بخوف اختصار پر نظر کیا دوسرا حملہ سید قایم بن جعفر مصطفے آباد کے وقت مین انکے
اصطبل مین ایک گھوڑا اگلدار خوبرو و تیز رفتار شہرہ دیار تھا راجہ تلوئی نے اوسے خریدنا چاہا
سید صاحب نے انکار کیا انجام کار نوبت بجنگ پہونچی سید صاحب فنون سپہ گری مین
بے مثل و تیر اندازی مین بے ہمتا تھے راجہ صاحب تاب مقاومت نہ لا سکے بے نیل
مرام واپس گئے بعد چندے ریاست تلوئی کے جاٹ نی حاضر دربار ہو کر ثنا خوانی
مین کبت ادا۔ سید صاحب نے وہی گھوڑا اوسے مرحمت کیا اس ذریعہ سے وہ گھوڑا
راجہ مذکور کو پہونچا انکے دو فرزند تھے سید کرم و سید عاشق محمد۔ سید کرم کے

دو فرزند تھے ایک لڑکا اور ایک لڑکی سید اشرف علی لاولد و بی بی خیسا زوجہ سید
مبارک علی جو پدر سید درویش علی میراپنوری کے ہین اور یہ سید درویش جو پدری
پدر کاتب الحروف کے ہین سید عاشق محمد کے چار فرزند تھے دو بیٹے و دو بیٹیان سید
سید جنگ علی و سید خادم علی و بی بی سعیدہ زوجہ سید غفار مرحوم جنکی اولاد دختری
موجود ہے و بی بی راحت زوجہ اولے سید درویش علی میراپنوری لاولد۔

گل اول ذکر سادات قادر پور مشمولہ بلانون

سید جنگ علی مذکور انکے چھ فرزند تھے تین لڑکے اور تین لڑکیان زوجہ اولٰے
سے دو پسر میر گلن لاولد و میر امام بخش لاولد انکی مان فاطمہ سید رحمت اللہ قصبہ بلانو کی
بیٹی تھین۔ زوجہ ثانیہ سے بی بی نورن زوجہ سید تفضل حسین میران پور نے بی بی
بتول زوجہ سید واصف علی میراپنوری و بی بی خیر النسا زوجہ سید صابر علی
کہرکا پہول۔ و سید حسین بخش و سید امام بخش سید امام بخش کی زوجہ مسماۃ بی بی زینب
دختر سید پیر علی میراپنوری تھین یہ بزرگوار پدر کاتب الحروف کے خالو تھے
افسوس کہ انہون نے لاولد انتقال کیا۔
سید حسین بخش برادر سید امام بخش انکے چھ فرزند تھے تین پسر اور تین دختر زوجہ
اولے دختر سید خادم علی مونگپوری تھین انسے سید حاجی حسین و زوجہ سید انعام حسین
سرائے میر متولد ہوے اور زوجہ ثانیہ سے سید مبارک حسین اور سید بخشش احمد
و زوجہ سید سعادت علی میراپنوری و زوجہ اولے سید صفدر حسین بہٹا متولد
ہوے اور زوجہ ثانیہ مذکورہ دختر سید حسن رضا میران پور کے تھین۔ سید
حاجی حسین حاجی الحرمین شریفین مستقل مزاج انصاف پسند اور شریفانہ خصلت تھے
انکی دو شادیان یکے بعد فوت دیگرے روشن زمان خان تعلقدار عثمانپور سے

ہوئین اور وہ قوم لبسین چھتری سے ہین اور اپنے قرب وجوار مین نہایت معززین مین
شمار کیے جاتے ہین اور سالار مسعود غازی کے وقت سے یہ مسلمان ہوے ہین
اور سید اشرف جہانگیر سمنانی نے اونکو پورے عقائد اسلام سے واقف کیا
سید صاحب مذکور کے نو فرزند پیدا ہوے چھ پسر اور تین دختر زوجہ اولی سے
حکیم سید نوازش احمد و سید کرم محمد و سید حبیب حیدر و سید مجیب حیدر و زوجہ
سید صفدر حسین سرائے میر و زوجہ سید ناصر حسین سرائے میر زوجہ ثانیہ سے
زوجہ سید اصغر علے موتکپوری و سید قمر الدین حسین و سید حافظ حسین ممتاز ہوئے
حکیم سید نوازش احمد کے چار فرزند ہین دو پسر و دو دختر زوجہ سید وزیر علے موتکپوری
و زوجہ سید بشیر حسین جرگانوین و سید سعید احمد و سید نظیر احمد۔
سید کرم محمد کے چار فرزند ہین تین بیٹے اور ایک لڑکی زوجہ سید ابسم حسین
مصطفے آبادی سید مجید احمد و سید حنیف و سید رئیس انکی ماں سید حیدر حسین
سسری کے بیٹی ہین۔
سید حبیب حیدر انکے تین فرزند ہین ایک بیٹا اور دو بیٹی سید نجیب حیدر
و دو لڑکے صغیر سن انکی ماں سید علی اکرم سرائے میر کے بیٹی تھی امسال
رحلت کر گئین۔
سید مجیب حیدر بڑے با اقبال و دور اندیش ہین انکی شیرین سخنی مشہور بلکہ
ضرب المثل ہے یہ دامادی حصہ پر اور نیز اپنے خالو کی وصیت پر محض اپنے
حسن لیاقت سے تعلقدار ریاست بہوہ کے جانشین ہوے اور کل علاقہ کا
کاروبار مالکانہ کرتے ہین یہ تعلقہ ضلع رائے بریلی مین واقع ہے۔ انکے ایک
فرزند امیر حیدر اور تین لڑکیان زوجہ سید احمد و زوجہ نظیر احمد و زوجہ نجیب حیدر
ساکنان تادربو ہین اور رئیس بہوہ مذکور قوم بہرسیان چھتری سے ہین

جو کہ قریب پانسو برس سے مسلمان ہین اور یہ قوم اپنے جوار مین معزز و باتمیز
کہلاتے ہین۔

سید قمر الدین حسین انکے تین بیٹے یعنی مقبول حسین۔ راحت حسین۔ مظفر الدین
انکی مان دختر مسیح الزمان خان عثمان پوری کے بیٹے ہین اور یہ زوجہ ثانیہ مین
اور زوجہ اولے متوفی انہین زوجہ ثانیہ کی حقیقی چچازاد بہن تہین اون سے صرف
دو لڑکیان ہین سید مبارک حسین یہ مدبر و متین و مساکین پرور تھے اپنی حسن لیاقت
بلاشرکت برادران تعلقہ قادرپور پر قابض و مالک ہوی۔ ۲۰ رجب کو انتقال کیا۔ انکے
تین فرزند ہین ایک پسر و دو دختر خان بہادر سید بنیاد حسین یہ معزز و خلیق و عالی ہمت
ہین و زوجہ سید ارتضے حسین میران پوری و زوجہ سید ناظم حسین بھیا انکی مان
چودہری شیخ وہاج الدین رئیس ستر کہ کی بیٹی ہین اور شیوخ زادی قصبہ
ستر کہ کی اپنے جوار مین باعتبار و صاحب شرف و باامتیاز ہین اور زوجہ خان بہادر
مذکور دختر سید صفدر حسین موتکپوری ہے انکے ایک دختر نیک اختر
مسماۃ بی بی شرف النساء مدعمرہا ہے۔

سید بخشش احمد انکے ایک لڑکی ہے بی بی کنیز ام سلمہ مدعمرہا اور مان انکی شیوخ
زادی شیخہ کی ہین بنت چودہری شیخ قاسم علے بن شیخ منصور علے۔

گل دوم ذکر سادات موتکپور مشمولہ بلانون

سید خادم علی مسطورہ گل اول انکے دو فرزند تھے ایک لڑکا اور ایک لڑکی،
سید فضل احمد انکی مان دختر سید محمد مسیح سرائے میر کی تہین و زوجہ اولے سید
حسین بخش قادرپوری انکی مان محفوظ علی خان ہتی پور کی بیٹی تہین اور یہ خاندان
شیوخ صدیقی غازی محمد بن ابی بکر کی اولاد سے ہی اور ملقب بہ خانزادگان ہے

اور صوبہ اودھ مین باعزت وبا اعتبار ہے اور مورث انکے پہاڑ خان باز ید خان دار داودھ ہین۔ سید فضل احمد انکے پانچ بیٹے تھے اور تین زوجہ منکوحہ زوجہ اولی لاولد زوجہ ثانیہ سے سید غلام امام انکی مان دختر سید بشارت علی موتکپوری تہین زوجہ ثالثہ سے سید غلام جعفر سید حیدر حسین علی احمد سید مہدی حسین انکی مان سید امید علی قصبہ کے بیٹی تہین۔ سید غلام امام انکی زوجہ بی بی ربن میر فضل سنگورہ طیب کے بیٹی تہین لاولد انتقال کیا۔

عقب اول

سید غلام جعفر بہ عالی وقار اور رودور و مشہور و معروف تھے انہون نے تعلقہ عثمان پور وغیرہ پر قبضہ کرلیا تہا اور مدتون وہان انکا قبضہ رہا زمانہ غدر مین کے وجہ سے انکا قبضہ چہوٹ گیا اب صرف اوس تعلقہ مین گڈہی سرئی کے معہ سو بگہہ اراضی کے باقی ہے اور وہان پر ایک موضع دریاپور زرخرید انکا موجود و یادگار مقبوضہ وارثان ہے اور یہ موضع دریاپور وچک گڈہے سرے لب دریاے گومتی واقع ہین زوجہ ثانیہ سے انکے چہ فرزند ہین چار بیٹے اور دو بیٹی سید کلب حسین و مولوی سید عطا حسین۔ وحکیم سید برکت حسین سید ہادی حسین زوجہ سید صادق حسین مصطفٰے آبادی و زوجہ سید صفدر حسین موتکپوری انکے مان سید امام علے مصطفٰے آبادی کی بیٹی تہین اور زوجہ اولے سے کوی عقب باقی نہین رہا۔

سید کلب حسین نے ۱۷۔ شعبان ۱۳۱۶ ہجری کو انتقال کیا۔ انکے تین بیٹے ہین سید رضا حسین و سید حسین و سید حسن انگلش دان انکی مان سید علی احمد موتکپوری کی بیٹی ہین۔ سید عطا حسین کے پانچ فرزند ہین دو بیٹے اور تین بیٹیان سید مصطفٰے حسین و سید مرتضٰے حسین سید ہادی حسین کے تین فرزند ہین دو بیٹے اور ایک لڑکی سید سردار حسین و سید راحت حسین اور دختر صغیرہ ہے انکی مان

سید اکبر علی موتکپوری کی بیٹی تھین فوت ہوگئین۔ حکیم سید ہدایت حسین کو قاضی الحاجات فرزند نرینہ عطا کرے انکی زوجہ بنت سید اکبر علے ہین۔

عقب دوم سید حید حسین انکے سات فرزند ہین چار بیٹے اور تین بیٹیان سید باقر علے وسید اصغر علے۔ وسید اکبر علے۔ وسید صفدر حسین۔ وزوجہ سید لطف حسین میران پوری وزوجہ سید علی ضامن سنگورہ طیب وزوجہ سید نوازش احمد قادرپوری انکی مان چودھری شیخ حفیظ الدین رئیس بہلول کی بیٹی ہین اور انکے ایک بھائی چودھری ریاست علے بن حفیظ الدین مذکور تھے اور انکی مان سماۃ بے بے مینڈا بنت سید اکبر علی بن زین العابدین سادات رضوی موہانی ہین کہ وہ خلف منشی میر نظام الدین علے خان کے تھے جوکہ منشی محمد شاہ بادشاہ دہلی کے تھے اور انکی تصنیف کتاب بہار نگار ورقعات نظامیہ ہین اور یہ منشی مذکور نسل سید محمود نیشاپوری وارد ہند سے ہین۔ اور حضرات شیخ بہلول وغیرہ مذکورہ بالا شیوخ صدیقی نسل شیخ محمود وارد ہند سے ہین اور اپنے قرب وجوار مین باامتیاز وبااعتبار وباوقار ہین۔

سید باقر علے نمبر۱ کے ایک بیٹا ہے سید وزیر علے یہ شاعر ومرثیہ خوان ہین انکے چار بیٹے ہین۔ سید غلام مرتضے۔ وسید غلام مصطفے۔ وسید غلام رضا وسید خادم حیدر انکی مان سید نوازش احمد قادرپوری کی بیٹی ہین۔

سید اصغر علے نمبر۲ کے ایک بیٹا ہے زوجہ ثانیہ سے سید مختار مہدی انکی مان سید حاجی حسین قادرپوری کی بیٹی ہین۔ اور زوجہ اولے دختر سید علی احمد موتکپوری تھین انسے ایک لڑکی تھی زوجہ سید محمد حسین موتکپوری وہ فوت ہوگئین انسے صرف ایک لڑکی صغیر سن باقی ہے۔

سید اکبر علے نمبر۳ کے چار فرزند تھے دو لڑکے اور دو بیٹیان۔

سید احمد حسین و سید محمد حسین و زوجہ حکیم سید ہدایت حسین و زوجہ سید ہادی حسین
یہ فوت ہوئین۔ انکی ماں سید علی احمد موتکپوری کی بیٹی ہین۔
سید احمد حسین کے ایک بیٹا ہے سید ارشاد حسین یہ تعلقہ دار سند یافتہ تعلقہ
رودولی پرگنہ رودولی کے ہین اور یہ رئیس بلند اقبال ہے انکی ماں چودہری
سید رضا حسین مرحوم تعلقہ دار رودولی کے بیٹے ہین۔
سید محمد حسین کے ایک لڑکی ہے مسماۃ بی بی نسیم النسا اس کی ماں دختر سید
اصغر علی موتکپوری کی زوجہ اولے سے ہین اور سید صفدر حسین کے تین
فرزند ہین دو دختر اور ایک پسر یکے زوجہ سید بنیاد حسین قادر پوری دوسرے
زوجہ سید رضا حسین موتکپوری۔ و سید اختر حسین۔
عقب سیوم سید علی احمد بن سید فضل احمد کے تین لڑکیاں تھین ایک سید
اصغر علی دوسری سید اکبر علی تیسرے سید کلب حسین کو منعقد ہوئی وہان تینون
لڑکیون کو پدری حصہ ملا اور صاحب اولاد ہین۔
عقب چہارم سید مہدی حسین کے ایک بیٹا سید غلام عباس و ایک
لڑکی ہے انکی ماں ایک مسماۃ لکھنوی ہین اور وہ مین پر آباد و صاحب اولاد ہین۔

فصل سیوم ذکر برادرزادگان سید العارفین میر سید علیم الدین اعلی اللہ مقامہ

سید احمد بن کمال الدین ثانی برادرزادہ سید العارفین انکے ایک فرزند سید غلام فرید انکے
تین بیٹے تھے سید حمید الدین و سید ہیبت و سید محمد سید حمید الدین انکے دو فرزند
تھے سید بڈن استدرہ و سید سرور مورث سادات مرچیان سید بڈن
درویش مجذوب تھے تری گانون واقعہ بہرلی مین مدفون ہے انکے دو فرزند
تھے ایک سید حسن مدفون استدرہ یہ بھی درویش کامل زاہد و متقی تھے دوسرے
سید میر انکے ایک لڑکی تھی مسماۃ نیسا سید پیر محمد مرچیان کو منسوب ہوے
سید ہیبت نمبر ۲ کے ایک لڑکا میر درگاہی تھے انکے سید ذاکر انکے دوست محمد انکے
سید چھیدا و یک دختر زوجہ مدد علی سرائے سالم مادر چراغ علی چوتھائی
سید چھیدا کے قدرت علی ناکتخدا فوت ہوا سید دوست محمد نے ایک سو
تیس برس کے سن مین انتقال کیا۔

فرع اول ذکر سادات استدرہ مشمولہ بلانون

میر سید حسن پسر سید بڈن انکے ایک لڑکی تھی سید اکبر عرف شاہ بدلے میرانپوری
کو منعقد ہوی انسے پانچ بیٹے متولد ہوے اون تین سے سید قاسم اپنے نانا کے
جانشین ہوے اور مادری ورثہ و ترکہ پر قابض و مالک ہوے اور یہین استدرہ
مین آکر آباد ہوے اور پدری جائداد سے کچھ حصہ نہین لیا وہ باقی ماندہ
چار بھائیونکی قبضہ مین رہی اور نہ وہ لوگ مادری حصہ کے دعویدار ہوئے سید
قاسم کی نسل کثیر الاولاد ہنوز استدرہ مین موجود اور بدستور برقرار ہے
سید قاسم کے سید الہ داد پیدا ہوے انسے سید نور محمد متولد ہوے انسے سید

سید کبیسے انکے سید غلام مرتضے انکے دو پسر تھے سید اشرف علے و سید قلندر علے نمبر ۲
یہ لنو تکمپور ستوک بشارت علی کے نواسہ تھے اور مصطفے آباد مین منعقد ہوی تھے
لاولد فوت ہوی مقتول بشکار شیر اور سید اشرف علے انکی دو بی بیو نسے دس فرزند ہوے
آٹھ بیٹے اور دو لڑکیان پہلی بی بی سے زوجہ سید مظہر علے جرگانوین و زوجہ
سید مظفر علے سنگوروی دوسری بی بی سے سید غلام نبی سید انور علے سید تیغ علے
سید غلام رسول سید غلام سرور سید حسن علے سید مہابت علی سید نیاز محمد لاولد
سید غلام نبی کے ایک بیٹا سید چنگا تھا ناکتخدا فوت ہوگیا۔
سید آذر علے کے ایک بیٹا سید حسام الدین چار دختر زوجہ میر سکندر علے
زوجہ میر صادق علے زوجہ سید رحیم زوجہ سید فضل کریم سید حسام الدین انکے
پانچ فرزند ہوی تین پسر اور دو دختر سید عباس حسین و سید ضامن حسین
و سید قاسم علے و مومنہ زوجہ سید فدا حسین سیبارے حسن دی زوجہ
امیر علے اسندرہ سید عباس حسین کے ایک لڑکا تھا فوت ہوا سید ضامن حسین
کے پانچ فرزند ہین دو لڑکے اور تین لڑکیان سید خیرات حسین و سید تصدق حسین
و زوجہ سید واجد حسین اسندرہ و زوجہ سید حسن جرگانوین و یکے ناکتخدا ہے
سید قاسم علے کے دو فرزند ہین سید واجد حسین و سید ممتاز حسین۔
سید واجد حسین کی زوجہ اولے دختر سید نظام علے سے سید اعظم ہے
اور زوجہ ثانیہ دختر سید ضامن حسین سے ایک لڑکا سید حسین
و ایک لڑکی ہے۔
عقب سید تیغ علی پسر سوم سید تیغ علی انکے چار بیٹے ہین سید فضل حسین
سید فدا حسین ۔ سید نظام علے سید حیدر حسین اور دو لڑکیان زوجہ
میر سعادت علے قصبیہ زوجہ میر حسام الدین سید فضل حسین کے تین بیٹے سید حسین بخش

سید باقر حسین مفقود الخبر۔ سید راحت حسین لاولد و ایک دختر زوجہ میر غلام عباس استندرہ لاولد سید حسین بخش کے آٹھ بیٹے ہیں زوجہ اولے دختر محمد حیات امیٹھی بندگی سے سید مبارک حسین سید نوازش احمد سید بخشش احمد سید مختار احمد زوجہ ثانیہ سید صغوری دختر فرخند علے سے سید بنیاد حسین سید المرتضیٰ حسین محمد حنیف و محمد تقی۔ سید فدا حسین کے ایک بیٹا سید ذاکر حسین انکے ایک بیٹا سید مکرم حسین ہے سید نظام علے کی ایک لڑکی تھی زوجہ اولی سید واجد حسین مادر محمد اعظم انہوں نے مادری ترکہ استندرہ میں پایا اور ترکہ جدّ مادری بہامین میں پایا ہے سید حیدر حسین کے ایک فرزند سید ریاست حسین ہے اور دو دختر ابراہیم آباد میں منعقد ہوئیں ہیں

عقب سید غلام رسول پسر چہارم

سید غلام رسول کے چار بیٹے ہیں زوجہ اولے سے سید صادق علے زوجہ ثانیہ سے سید اسد علے سید امیر علے سید صفدر حسین۔ سید صادق علے کے تین بیٹے علی اکبر۔ علے اصغر و ایک لاولد سید علی اکبر کی تین لڑکیاں ہیں زوجہ سید امداد حسین موہتری و زوجہ سید جواد حسین موہتری و زوجہ سید ولایت حسین پسر سجاد حسین استندرہ سید علی اصغر کی دو لڑکیاں ہیں زوجہ سید مظہر حسین سیبار و زوجہ سید منتظم حسین استندرہ۔

سید اسد علی پسر دوم برادر سید صادق علی مذکور کے دو بیٹے ہیں سید منتظم حسین و سید محسن و زوجہ امجاد حسین و زوجہ احسان علی و زوجہ علی ساجد سید امیر علے نے بتاریخ ۲۳ جمادی الاول کو انتقال کیا۔ انکے ایک بیٹا ہے سید تجمل حسین سید صفدر علے نمبر کے ایک بیٹا ہے سید غالب حسین۔

عقب پسر پنجم۔ سید غلام سرور کے تین بیٹے ہوئے زوجہ اولے سے

سید سکندر علی زوجہ ثانیہ سے سید تفضل حسین لاولد و سید کرم حسین و دو دختر۔ زوجہ فضل حسین و زوجہ اولے زاہد علی لاولد۔

سید سکندر علی نمبر ۱ کے چند بیٹے ہیں میر اولاد حسین۔ میر سجاد حسین میر صاحب حسین لاولد صاحب حسین ناکتخدا میر امیر حید ر نابینا ناکتخدا علی یوسف ناکتخدا۔ سید اولاد حسین نمبر ۱ کے ایک بیٹا سید امجد حسین ہے و ایک لڑکی زوجہ ضامن حسین سید سجاد حسین نمبر ۲ کے ایک بیٹا سید ولایت حسین ہے و یک دختر زوجہ غالب حسین ہے سید کرم حسین برادر سکندر علی نمبر ۳ کے تین بیٹے ہیں سید امانت حسین سید اسناد حسین سید اظہار حسین اور تین لڑکیاں زوجہ میر ناظم علی مرائے سالم زوجہ میر بخشش احمد و یکے ناکتخدا۔

عقب ششم سید حسن علی کے چار بیٹے ہیں سید زاہد علی سید کاظم حسین سید ناظم حسین غیر معقب سید سجاد حسین سید زاہد علی مرحوم کے ایک لڑکا ہے سید محمد اسمٰعیل۔ سید کاظم حسین نمبر ۲ کے تین بیٹے ہیں و دو دختر سید عنایت حسین ایر بدھا تین ہیں سید فضل حسین سید احسان حسین و زوجہ مزمل حسین سرائے سالم سید فضل حسین ملازم ہیپور کے ایک بیٹا ہے سید سخاوت حسین سید سجاد حسین کے دو بیٹے ہیں سید ریحان حسین و سید اکرام حسین و زوجہ فضل حسین و زوجہ قربان حسین و زوجہ امداد حسین سید ریحان حسین کے صرف ایک لڑکی ہے سید اکرام حسین کے دو بیٹے ہیں سید انعام حسین سید ضیاء حسین

عقب ہفتم سید مہابت علی کے دو بیٹے ہیں سید فضل کریم سید رحیم تین دختر زوجہ سید سجاد حسین و زوجہ اولے امیر علی لاولد و زوجہ اولے کرم حسین لاولد سید فضل کریم کے دو بیٹے ہیں و دو دختر سید امداد حسین و سید قربان حسین و زوجہ سید ریحان حسین اسندر و زوجہ سید مہدی حسین۔ سید امداد حسین کے

ایک بیٹا ہے سید امتیاز حسین - دو بیٹیاں نا کتخدا ہین
سید رحیم نمبر۲ - انکے تین بیٹے ہین سید مہدی سید عبد العلے سید عابد حسین لاولد
سید مہدی حسین کے ایک بیٹا ہے سید ارشاد حسین و یک بیٹی زوجہ ثانیہ
ریاست حسین ہے سید عبد العلے کے دو بیٹے ہین سید شبیر حسین سید منظہر حسین -

فرع دوم ذکر سادات مرچیان شمولہ بلانون

سید سرور برادر بزرگ سید محمد مذکور الصدر کے سید حمید الدین انکے ایک بیٹا سید امیر
انکے سید مبارک انکے تین بیٹے ہوے سید سلیمان سید اسلام سید پیر محمد
سید سلیمان عقب اول کے دو بیٹے ہوے ضیاء الدین - سید ملوک
سید ضیاء الدین کے سید میان انکے سید محمد صادق انکے ایک بیٹا سید
محمد تقی تہا جو لاولد فوت ہوا انکی زوجہ سید غلام محمد عرف غلام عالم بن نور محمد
عرف جہاؤ زید پوری کی بیٹی تہین سید ملوک نمبر۲ - انکے ایک بیٹا میر سبحانی انکے
پیر غلام انکے سید منظہر علے انکے میر امجد علے انکے تین فرزند تھے دو لڑکیان
اور ایک لڑکا زوجہ علی اکبر مرچیان مادر پنجتن بخش زوجہ نثر عام علی میران پوری
مادر سید فدا حسین یہ فدا حسین و پنجتن بخش اپنے نانا کی جائداد نصف پر قابض
اور مرچیان مین ساکن ہین انکے ماموں سید محمد حسن ابن امجد علے مذکور تھے انکے تین
لڑکیان زوجہ سید عارف حسین و زوجہ علی محمد و زوجہ سید عاشق حسین چنانچہ نصف
جائداد باقی ماندہ سید امجد علی کی زوجہ سید عارف حسین کو ملی ہے اور دو پوتیان
اپنے حصہ سے محروم ہوئین عقب دوم سید اسلام کے سید تراب و سید
وانی سید تراب کے سید صلابت انکے سید عبد الغفار انکے صرف
تین لڑکی تہی مادر سید مخلص حسین زید پوری -

زوجہ سید غلام نبی اسندرہ مادر سید چنگا لاولد تھے زوجہ محمد صلاح میران پور جو مادر سید فضل امام میران پوری ہین۔ سید عبد الغفار کے وارث جائداد سید فضل امام ہوے انکے ابعد سید مخلص حسین زید پورے کے پوتون کو یہ حصہ پونچا او سپر سید علے نصیر و سید علے ظہیر زید پوری قابض ہین جیساکہ مفصلاً تذکرہ میران پور مین تحریر ہو چکا۔

سید دانی نمبر۲۔ انکے سید لشان انسے سید غلام مخدوم انسے سید وزیر انسے سید نظیر علے وزوجہ میر نور وزعلے بہرائچی متولد ہوے سید نظیر علے کے تین فرزند ہین سید عاشق حسین لاولد سید قربان حسین لاولد سید سرفراز حسین۔

عقب سیوم سید پیر محمد انسے سید جعفر علے متولد ہوے انکے دو فرزند تھے سید واحد علے و سید حافظ علے۔ سید واحد علے کے دو بیٹے سید ولایت علے و سید عبادت علے سید ولایت علے کے سید انور علے متولد ہوے انکے صرف ایک لڑکی تھی سید اکرام حسین لو متعد ہوے اور سید امام حسین کے مان ہین سید عبادت علی نمبر۲۔ انکی صرف دو لڑکیان تھین بی بی سلیمہ زوجہ محمد سعید مادر سید اکرام حسین مذکور بی بی معصومہ زوجہ سید انور علے۔

سید حافظ علی نمبر۲ برادر سید واجد علے مذکور الصدر انکے دو بیٹے سید امام علے سید واقف علے سید امام علے کے بیٹے سید شمشاد علے متولد ہوے انکے دو بیٹے سید علے اکبر۔ سید محمد سعید سید علے اکبر کی مان دختر سید صابر علے گھر کا پھول کی تھین۔ انکے سید پنجتن بخش و زوجہ سید علے یاور سنگور دیب و زوجہ میر فدا حسین و زوجہ میر یاد علے بڑا گانون انکے ایک بیٹا سید محمد اعظم ہے چند دختران سید محمد سعید نمبر۲ انکے چار فرزند تھے ایک لڑکی اور تین لڑکے زوجہ سید مفضل علے دادرہ

وسید عبدالحسین سید عارف حسین سید اکرام حسین معروف بہ احکام حسین
سید عبدالحسین کے دو لڑکیان یکے زوجہ حسین بخش طیب دوسری زوجہ
میر امام بخش دیورہ اور عبدالحسین کے دو فرزند سید ابرار حسین لاولد و سید ممتاز حسین
انکے ایک بیٹا سید مختار حسین ہے معروف بہ سید جگرو۔

سید عارف حسین نمبر۲۔ انکے ایک فرزند سید کاظم حسین تھا لاولد فوت ہوئے۔
سید اکرام حسین نمبر۳۔ انکے ایک فرزند سید الہام حسین موجود ہے انکے بھی ایک
بیٹا سید اہتمام حسین اور تین لڑکیان ہین۔ زوجہ عالم حسین بڑاگانون و زوجہ
محمد اکبر سریان و یکے نا کتخدا۔ تذکرہ سید واقف علے نمبر۲۔ برادر سید امام علی پسر
سید حافظ علے مذکور سید واقف علے انکے ایک بیٹا سید حسین علی متولد ہوا انکے
دو بیٹے سید علے احمد و سید علی حامد و ایک بیٹی زوجہ سید غلام نبی میرانپوری مادر
بی بی گھورن۔ سید علی احمد کے دو بیٹے سید علی احمد۔ سید علی صمد۔ اور دو لڑکیان
تھین ایک زوجہ سید کرم حسین اسندرہ یہ لاولد مر گئین۔ دوسری زوجہ سید ضامن حسین
بھرایچی انکے چار فرزند ہین۔ سید الطاف حسین و سید امداد حسین و زوجہ سید
شعبان علے میرانپوری و زوجہ سید حسین احمد سنگورہ سید خان۔ سید علے احمد نمبر۱ کے
ایک لڑکی ہے جو سید صادق حسین موہتری کو منعقد ہوی اور صاحب اولاد ہے
اور اپنی پدری جائداد پر قابض ہے۔ اور دوسری بھی موہتری مین منعقد تھی لاولد
فوت ہوی۔ سید علے صمد نمبر۲۔ انکے دو بیٹے ہین سید ساجد علے و سید ماجد علے
اور سید ساجد علے کے ایک لڑکا اسندرہ مین موجود ہے اور سید ماجد علے کے
ایک بیٹا سید علی محمد بمبئی مین موجود ہے۔

فرع سوم کل پہلا سادات دیورہ مشمولہ بلانون

سادات دیورہ و کھر کا پھول یکجدی ہین اور دوسرے بھتیجے سید العارفین میر
سید علیم الدین اعلی اللہ مقامہ کی اولاد سے ہین مگر گردش زمانہ کجرفتار سے یہ
دونون مقام کے سادات احاطہ افلاس مین گھر گئے ہین۔ سادات دیورہ مین
بوجہ جہالت شجرہ نسب باقی نہین ہے اور فی زمانہ یہ چند حضرات وہان پر
موجود ہین۔ سید کرامت علی تین بھائی سید کرامت علی و سید اصغر علے سید
رحمت علے مرحوم۔ سید رحمت علے کے ایک بیٹا سید قاسم علے موجود ہے اور دو برادر
سید وزیر علے موجود و سید کرم حسین مرحوم۔
سید ضامن علے۔ سید عباس علے۔ سید منصور علے۔ سید ذوالفقار علے مرحوم
سید اکبر علے پسر سید گلزار علے۔ سید الطاف حسین پسر سید غالب علے وغیرہ۔

کل دوسرا ذکر سادات کھر کا پھول مشمولہ بلانون

سادات کھر کا پھول کے طہارت نسب مین کوی شک نہین انکے ساتون موضع پر
ایام غدر مین بہرلیون نے جو انکے باشندے و مہاجن تھے بعلت زر رہن اپنا قبضہ
و دخل کر لیا اوسی زمانہ مین قضا کار اس خاندان مین کوی اولاد پسر سے باقی نہین
رہی تھی بلا اندیشہ اسوقت سے وہی لوگ مالکانہ قابض ہین اولاد دختری مین
سید فضل امام سراے میر و سید اکبر علے مرچیان مین ماشاء اللہ صاحب اولاد ہین
و سید صادق حسین جوراسی مین و سید نثار حسین سنگورہ طیب مین موجود ہین
محفوظ حسین و مسلم حسین میرانپور مین مورث اس خاندانکے سید سراج الدین احمد
قنوجی بن سید کمال الدین ثانی برادر زادہ سید علیم الدین بلانوین مین انکے ایک فرزند
سید جلال الدین احمد کھر کا پھول مین مدفون ہین اور مقبرہ انکا تا ہنوز وہان پر
موجود انکے فرزند و نبین بالاخر تین متوک ہوے۔ پہلا خاندان سید رفیع کا
انکے سید غلام علے انکے سید رحم علے انکے تین لڑکیان تہین وجہ اولی دختر سید

عصمت اللہ سے ایک لڑکی پیدا ہوی وہ سنگورہ طیب مین سیدنا دعلی کو منعقد
ہوی یہ مادر سید محمد حسن ہین زوجہ ثانیہ دختر سید واجد علی مرچیان سے دو لڑکیان
پیدا ہوئین ایک مادر سید فضل امام سرائے میر دوسری مادر سید علی اکبر
مرچیان اور یہ دونون صاحب اولاد ہین دوسرا خاندان سید لطف اللہ کا ہے انکے
چار فرزند پیدا ہوے سید عصمت اللہ و سید اسد اللہ و سید نصرت اللہ و سید
ہمت علی لاولد۔ سید عصمت اللہ نمبرا کے تین فرزند متولد ہوے ایک
لڑکی اور دو بیٹے زوجہ سید رحم علی ساکن دیہ و سید نوازش علی و سید وارث علی
لاولد۔ حاجی سید نوازش علی یہ بہت صاحب علم تھے اور عربی مین ذی لیاقت
انکے سید صابر علی انکے ایک لڑکی بی بی سعیدن زوجہ سید فضل امام سرائے میر
صاحب اولاد۔

سید اسد اللہ نمبر۲ کے تین فرزند دو لڑکی و ایک لڑکا زوجہ سید محمد تقی سرائے میر
و زوجہ سید غلام مہدی سرائے میر انسے سید اولاد علی لاولد و زوجہ سید
قدرت علی میران پور متولد ہوے۔ و سید امانت علی انکے ایک لڑکی
تھی زوجہ سید تفضل حسین کہر کا پھول یہ لاولد فوت ہوی۔

فی الحال سید اسد اللہ کے دختری اولاد مین سید محفوظ حسین و سید مسلم حسین
میران پور مین موجود ہین۔

سید نصرت اللہ نمبر۳ کے سید چراغ علی انکے چار فرزند تھے سید حسین بخش
و سید محمد بخش و سید حیدر بخش و سید تصدق حسین انمین بجز ایک کے اور سب
لاولد فوت ہوے صرف سید حیدر بخش کے ایک لڑکی تھی سید علی اکبر جو راس کو
منعقد ہوی اوس سے سید صادق حسین موجود ہے۔ تیسرا خاندان سید سجاد علی
و سید تفضل حسین و غالب علی کا ہے اس تھوک مین سب لاولد فوت ہوے

صرف سید غالب علی کے ایک لڑکی تھی مسماۃ بی بی غنیمت سید حسین ابن لطیف سنگورزہ
طلب کو منعقد ہوی انکے بہی صرف ایک لڑکی پیدا ہوی وہ سید حمایت علی کو
منعقد ہوی اوس سے سید زوار حسین متولد ہوے اور صاحب اولاد ہین۔
ایک لڑکی انہین خاندان مذکورہ سے سادات گردیزیان مانکپور خاندان راجہ
جہیلا مین منعقد ہوی تہی اور صاحب اولاد ہے فی الحال راجہ میر تعشق حسین اوسی
خاندان سے ہین اور قرابت سابقہ سادات کہر کاپہول کی اکثر شیوخ انصاریان
قصبہ سدہور مین اس نہج پر رہی ہے کہ شیوخ کی لڑکی سادات مین اور سادات
کی لڑکیان شیوخ مذکورہ مین منعقد ہوتی رہی ہین۔

تتمہ متعلقہ باب سوم

نسب شیخ دانیال بن بدرالدین بن حسن بن فضل ثالث بن عبداللہ بن عباس
بن یحییٰ بن فضل ثانی بن محمد بن فضل بن حسن بن عبداللہ بن عباس علمدار بن حیدر کرار
غیر فرار ۔ واضح ہو کہ شیخ بدرالدین غیاث الدین بلبن کے زمانہ سلطنت
مین ہندوستان مین آئے اور قصبہ ستر کہ مین مدفون ہوے فی الحال انکی اولاد
تیر گانون وغیرہ مین ہے۔

نسب سادات بہیرہ سید حمزہ بن سید حامد بن سید جعفر بن سید زید بن سید آباد بن سید
ابوالفرح عریضی بن سید حسن زاہد بن سید یحییٰ بن سید حسین ذوالدمعہ بن سید زید
شہید بن امام رابع علیہ السلام۔ سید حمزہ صاحب الجیش الروم سلطان شمس الدین
التمش کے زمانہ مین ہند مین رونق افروز ہوے اور سنگلدیپ مین شہید ہو کر مدفون ہوے
اور وہان آپکی اولاد صاحب عروج ہوی اور سید صاحب موصوف بروقت روانگی
سنگلدیپ چونکہ اونکی اولاد بوجہ صعوبت سفر بیمار ہو گئی تہی اونہین سلطان پور مین

چھوڑ دیا تھا بعد چندے اونکی اولاد کہ جملہ اکتالیس شخص تھے زمینداران امیٹھیا ساکنان گورہ وکڑہ معتوب شاہی کو پناہ دیا بدینوجہ سلطان علاءالدین شرقی غضبناک ہوا اور سلطانپور پر چڑہائی کی اور اس معرکہ مین شاہزادہ سلطان شرقی کام آگیا اور جملہ سادات مقتول ہوے اور سلطان پور قتل و غارت کیا گیا باقی ماندہ نسل بھاگ کر جا بجا منتشر ہوی چنانچہ سید نورالدین و سید بڑا سید مسعود عرف شاہ دیوانہ و سید بدرالدین عرف بڈن مورث سادات بھیرہ ہین۔

نسب سادات بارہا۔ میر سید نورالدین مبارک و میر سید فخرالدین وارد دہلی پسران سیدالسادات سید تاج الدین محمد کنیت ابو عبداللہ آپکا سلسلہ نسب محمد اشتر یکی بن حسین ذوالدمعہ بن زید شہید بن سیدالساجدین امام زین العابدین علیہ السلام سے منتہی ہوتا ہے۔ اور یہ خاندانکی عالی النسبی مثل آفتاب کے روشن ہے اور شاہان دہلی کے زمانہ مین بہت باقتدار باعزت وجاہ ہوے اور زمانہ باوقار ہین نسب سادات داعی پور سید احمد زاہد ترمذی عہد سلطان محمود غزنوی مین ہندوستان مین رونق افروز ہوے اور سیانہ مین سکونت پذیر ہوے اور نسب انکا حسین اصغر سے بدین طور ہے سید احمد زاہد بن سید حمزہ بن سید ابوبکر علی بن سید عمر علی بن سید محمد بن سید احمد تختہ تمثال رسول بن سید علی کفلی بن سید ثانی بن سید حسن بن سید محمد عرف شاہ ناصر ترمذی بن شاہ محجن بن سید حسین احمص بن سید علی دستگیر بن سید حسین اصغر بن سیدالساجدین امام زین العابدین۔ سید احمد زاہد کے تین فرزند نرینہ تھے سید حسین و سید حامد و سید زید سید زید انکی نسل مین سلوات شاہ دہوبا پیانہ و غازی پور ہین۔

سید حامد سادات بند گہری تحصیل راجپور علاقہ کالپی و علی پور چورہ و کالپی۔

سید حسین ابنہ سید حمزہ ابنہ سید نعمان ابنہ سید عبدالمجید انکے دو فرزند تھے سید علی
عاشقان مورث سرائے میر پسر دوم سید تاج الدین ابنہ سید برہان الدین ابنہ سید اسمعیل
سید حسین ثانی مدفون قنوج انکے دو فرزند تھے سید احمد جد سادات سانڈی باین طریق
کہ سید احمد ابنہ سید امجد ابنہ سید اشرف ابنہ سید اجمل ابنہ سید احمد ثانی مورث
سانڈی دوسرے پسر دوم سید ابوالقاسم بن سید حسین مدفون قنوج مذکور مورث سادات
مکی پور ذکر اول سید احمد ثانی سانڈوی کے دو پسر تھے سید جھجو و سید فیض اللہ
سید جھجو کے عبدالرشید ابنہ سید علی احمد ابنہ سید شیر علی و دین محمد صاحب اولاد
سید شیر علی کے دو فرزند تھے سید علی نقی خان و سید مہدی حسین پدر سید
قطب الدین حسین خان انکے دو دختر تھی اولاد نہین۔
سید فیض اللہ پسر ثانی سید احمد کے فرزند سید سعداللہ ابنہ چودھری سید فتح محمد
اس بزرگوار کے قصبہ مذکور مین بکثرت اولاد ہے۔
ذکر ثانی سید ابوالقاسم واعی پوری کے سید محمد ابنہ سید حسین بندگی و سید بدرالدین
حامد بندگی صاحب اولاد۔ و سید حسن بندگی کے دو فرزند نرینہ ہوی سید عبدالقادر
و سید عبدالفتاح ان دو بزرگوار ون کی اولاد مین تا ہنوز اکثر اہل علم و فضل و
کمال باعزت و بہادر موجود ہیں۔

باب چہارم

فصل اول ذکر سادات باقری سید شاہ نعمت اللہ ولی بن عبداللہ بن محمد عبداللہ
بن کمال الدین بن یحیی بن ہاشم بن موسی بن جعفر بن صالح بن حاتم بن علی
بن ابراہیم بن علی کاشانی بن محمد بن اسمعیل بن عبداللہ بن امام ہمام محمد باقر
علیہ السلام۔ انکی تشریف آوری ہند مین قبل نادر شاہ کے انکے کلام سے
مفہوم ہوتی ہے اس جناب کی اولاد امجاد دہلی مین باامتیاز ہوی ہے۔

سید شمس الدین بن سید ابراہیم بن عماد الدین امیر حاج بن سید علے بن نظام الدین بن شرف الدین بن عزیز الدین بن اشرف الدین المحض کنانی بن مجتبی بن بادشاہ بن حسن بن حسنین بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن علی بن اسمعیل بن عبد اللہ بن امام ہمام محمد باقرع۔ ذکر سادات جوراس واقعہ بارہ بنگی اولاد سید مرتضے ہمشیرزادہ سید نصیر الدین علم دہلوی

فصل دوم سادات جعفری۔ ذکر اول یکے از خاصگان باری سید محمود سبزواری مدفون لاہوری بن سید محمد بن سید ہاشم بن سید احمد ہادی بن سید منتظر باللہ بن سید عبد المجید بن سید غالب الدین بن سید محمد منصور بن سید اسمعیل ثانی ملقب امام الدین بن محمد بن اسمعیل بن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام چنانچہ سادات جھولیس جارچہ ضلع بلند شہر سنبل ضلع مراد آباد ملقب بہ منصب دار و جینیدے ضلع بجنور نسل سید محمود سبزواری کے ہیں۔

سید شمس الدین عرایضی بن صلاح الدین بن سلام الدین بن عبد المومن بن خالد عرف جلال الدین بن محب الدین بن سید محمود سبزواری مذکور۔

سید کبیر الدین بن حسن بن [illegible] الدین بیج محمود ثانی بن شہاب الدین بن نصیر الدین بن برہان الدین بن شمس الدین عرایض مذکور۔

ذکر دوم سید ظہیر الدین بن سید محمد بن حمزہ بن سید علے بن عیسی بن سید علے نقیب قم بن ابو الحسن محدث بن عیسی بن ابو عبد اللہ بن ابو الحسن علی عریضی بن امام بحق ناطق ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام عہد سلطان فیروز شاہ میں خطہ ہندوستان میں تشریف لائے۔ قصبہ سنام ریاست پٹیالہ میں آپ کی اولاد امجاد اکابر نامدار سے ہے۔

ذکر سوم سید فضل الدین ابو جعفر سید محمد ماہ بہرائچی سید محمد ماہ بن نظام الدین بن حسام الدین بن فخر الدین بن یحیی بن ابو طالب بن محمود بن حمزہ بن سید احسن بن عباس

بن سید محمد بن سید علی بن ابو محمد سمعیل اعرج بن امام جعفر صادق علیہ السلام ۶۵۵ ہجری
مین بغداد سے لاہور آے وہانسے دہلی تشریف لاے اوسوقت شاہ دہلی سلطان
غیاث الدین بلبن تھا اوس نے آپ کا وظیفہ مقرر کردیا فی الحال انکی اولاد بہرائچ
مین معدودی چند مین سید محمد ماہ بہرائچی کے دس فرزند تھے اون مین سے ایک سید علی
کہ اونکی اولاد سے مخدوم اشرف جہانگیر بن سید سلطان ابراہیم کہ اونکی اولاد دختری اور
قبر کچھوچھہ مین ہے دوسرے سید محمد انکی اولاد سے امیر سید علاء الدین مدفون اودھ
گذرے ہین ۔

ذکر شاہ ظاہر دکھنی بن سید شاہ رضی الدین مولے مومن شاہ بن محمد زردوز مشہور
شمس تبریز مدفون ملتان بن شاہ خوارزم بن سید احمد العالم بن مولی محمد بن جلال الدین
بن حسن جلال بن زکریا محمد بن مولانا حسن السالم بن علی بن حسن المنتظر بن مولانا نزار بن
مولی اسمعیل بن محمد بن عبد اللہ بن امام جعفر صادق علیہ السلام ۔

ذکر سید محمد غوث گوالیری مولد غازی پور مدفن گوالیار بن میر خطیر الدین میران پوری
بن عبد اللطیف بن معین الدین بن میر خطیر الدین بن بایزید پارسا بن فرید الدین عطار
نیشاپوری بن ابو سعید سمعیل بن سید صادق احمد بن سید نجم الدین بن نفی الدین
بن نور الدین بن ابابکر بن سید محمد بن عبد اللہ بن سمعیل بن حضرت امام جعفر صادقؑ

ذکر سادات مدرسہ المشہور بمدرسہ ضلع فیض آباد سلطان ابراہیم شرقی کے وقت مین
اگر بھول معافی مسکن گزین ہوے یہ دونون شاخ نسب مذکورہ فرید الدین عطار
نیشاپوری سے منتہی ہوتے ہین اور سادات بمدرسہ حسبًا ونسبًا اہل اعتبار سے ہین
اور بجز گھوڑے کے گھوڑی پر سوار نہین ہوتے ہین چنانچہ سید احمد حسین سید پورے
ضلع بارہ بنکی ہی سادات بمدرسہ مین و پادری ترکہ پر سید پور مین آباد انکے چہار
فرزند مین سید علی وحید و سید رضا حسین سب انسپکٹر بریلی و سید فخر الحسن و سید

لیاقت حسین نابالغ۔
ذکر سادات راسٹہ وشاہ جہان پور سید تاج الدین پانی پت سے راسٹہ مین تشریف لائے
بن سید زین الدین بن سید شرف الدین بن محمد عالم بن سید علے عجم سے پشاور آئے
اور قبر پشاور مین موجود ہے بن سید محمد طوسی بن سید عبد اللہ بن سید عیسی ردے
بن سید محمد عریضی بن سید ردی کنیت ابو محمد بن سید محمد بن سید علے عریضی بن
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام۔

فصل سوم ذکر سادات کاظمی

ذکر اول سید السادات احسن الاوقات سید علاء الدین کنتوری من مضافات اودھ
بن عزیز الدین اور عزیز الدین کے بھائی سید صغیر الدین ابنہ شرف الدین جو سلطنت
واقعہ بنگال کو گئے پسران سید اثنہ بن ابی طالب نیشاپوری مدفون رسول پور بن
سید محروق بن سید ابو القاسم بن سید علے عسکری بن سید ابو محمد بن سید محمد جعفر
بن محمد مشہری بن علی رضا بن قاسم حمزہ بن حضرت امام موسی کاظم سید علاء الدین ملقب
علی بزرگ اس جناب کے چار فرزند تھے سید جمال کنتوری وسید جلال الدین کنتوری
وسید ذکریا مورث سادات جرول وسید عبد اللہ مورث سادات دیوے
امراؤ علی بن جمال الدین مذکور کے دو فرزند تھے سید عطا انکی اولاد سلیمان آباد مین
قریب کرسی کے ہی وسید احمد پدر کریم الدین بن سید جمال الدین انکی اولاد انجا بھی
قصبہ جرول مین ہے۔ یہ لوگ محمد شاہ تغلق کے زمانہ مین مقرب سلطانی تھے اور
برابر اولاد انکی معزز رہی جنھون نے اکتساب علم کیا وہ عالم باکمال ہو اور جو دنیا کے
جانب مائل ہوے وہ منصب دار سلطانی ہوے انکے اولاد قصبہ کنتور
رسول پور و دیوے ضلع بارہ بنکی اور قصبہ جرول ضلع بہرائچ
مین ایک جماعت کثیر ہے۔

سادات جرول کی طہارت نسب مین کوی شک نہین ہے۔
ذکر ثانی سید قطب الدین مورث سادات کڑہ بن سید عبداللہ بن قاسم بن اسمعیل بن ضیاء الدین بن سید علے بن ہشام بن قاسم بن طاہر بن طیب بن احمد مثنے بن حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام۔ سلطان ناصر الدین محمود شاہ کے زمانہ مین مشہد سے ہندمین آئے اور معہ اپنے پسران ابوالخیر مورث سادات کڑہ وسید محمد عازم دہلی ہوسے راہ مین بوجہ صعوبت سفر وپیرانہ سالی انتقال فرمایا دونو بیٹے مع الخیر دہلی پونچے وہانسے اودھر وکڑا مین آسے سید محمد نے قصبہ دریاباد ضلع بارہ بنکی مین طرح اقامت کی ڈالی اونکے خلف الرشید سید محمود اونکے میر سید شاہ دریاباد سے منتقل ہوکر قصبہ نگرام ضلع لکھنؤ مین سکونت اختیار کی مزار واولاد اونکی وہانپر اہل اعتبار سے موجود ہے طہارت نسب مین کوی شک نہین لیکن باوجود یک جدی ہونے اولاد ابوالخیر کے آپس مین کوئی قرابت نہین ہوئی۔
ذکر ثالث خواجہ معین الدین بن غیاث الدین بن سراج الدین بن عبداللہ بن عبدالکریم بن عبدالرحمن بن سید اکبر بن ابراہیم بن حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام اجمیر مین انکی اولاد موجود ہے۔ سادات فتح پور ہسوہ وسادات جہ پوری اولاد علاء الدین شاہ پوسس جھیجری سے ہین یہ بھی سادات کاظمی ہین۔

فصل چہارم ذکر سادات رضوی

اول بیان سادات موہان میر سید محمود رضوی ولایت نیشاپور سے وارد ہند ہوئے تمام سادات موہان انہین کے نسل سے ہین یہ بزرگوار ۵۷۰ھ ہجری مین پیدا ہوئے اور ۶۱۱ھ ہجری مین موہان واقعہ اودھ مین آئے اور یہین ۶۲۶ھ ہجری مین انتقال کیا انکی اولاد مین منجملہ سید نظام الدین علیخان جوکہ محمد شاہ بادشاہ دہلی کے

منشی خاص تھے آپکی بہار نگار و رقعات نظامیہ ہے یہ بہت نامور گذرے ہین اور
آپکی نسل سے فی زمانہ بھی علماً صاحب اقتدار رہے —
بیان دوسرا مخدوم سید عبداللہ راعی بخش المعروف زر بخش عہد سلطنت سلطان
مسعود بن محمود غزنوی ۴۵۲ھ ہجری مین قصبہ جاجرم سے وارد ہند ہوے اور قصبہ
سدھور مین قیام کیا اور دختر سالار داؤد سلمان آبادی سے کدخدا ہوے اور ایک
لڑکا زید نامے پیدا ہوا اوسکے نام سے زیدپور آباد کرکے متوطن ہوے بعد چندے
عیال کو چھوڑکر راہی وطن مالوفہ ہوے اور ۴۹۳ھ ہجری مین جاجرم گئے وہین
انتقال کیا مرقوم ہے کہ سالار داؤد بڑے متمول شخص تھے چالیس مکان پختہ
زیدپور مین تعمیر کرادیے اور شاگرد پیشہ آباد کرکے لڑکیکو رخصت کیا حقیقتاً سید
زید کی شادی بھی بھولی مین ہوئی مگر زیدیہ زیدپور مین مرقوم ہے کہ اٹھارہ سال کی عمر مین
دختر سالار سلمان برادر زادہ سالار داؤد کو حبالہ نکاح مین لاے اور سید محمود متولد ہوے
انسے سید ابراہیم انکے دو فرزند سید عبدالعزیز سید عثمان انکے سات فرزند ہوے
اور یہ بزرگوار ہفت محل مشہور اور ہر ایک کے نام سے طرف نامزد ہے —
ذکر اول سید عبدالعزیز انکے پانچ فرزندون مین سید زید و سید یحییٰ کثیر الاولاد ہوے
سید زید کے گیارہ فرزند ہوے اونمین اکثر صاحب اولاد ہوے چنانچہ خاندان
میر سید بنیاد حسین و سید امجاد حسین و حکیم سید کرم علی صاحب تعلقہ داران سندی
و سید الہام حسین و خاندان قاضی سید اکرام حسین وغیرہ موجودہ حال اولاد
سید داود نظر بن سید زید ثانی سے ہین — عین شریف بن زید ثانی انکا عقب سیتاپور
ولاہرپور مین ہے — سید منصور بن سراج عزیز اللہ بن زید ثانی انکا عقب سریان مین ہے
عبدالعزیز بن جمال حسن بن زید ثانی انکی اولاد موضع لٹسوہ مین آباد ہے — خیر ابراہیم
بن زید ثانی انکا عقب سفید دان مین — نناغت سنپت و تہلیدی و صوبہ بہار مقام

صدلپور و زید پور خاص مین آباد ہے - اور سید رکن جمشید بن زید ثانی انکے اولاد قصبہ کوپا پڑا گانون و سیبار و سرکار و ہاموئی مین ہے سید تاج الدین بن زید ثانی انکی اولاد کسم کرالی اور دیو پورہ حوالی زید پور و گورک پورا اور بکثرت خاص قصبہ زید پور مین موجود ہے سید جاوید حسین وغیرہ انہین کے اولاد سے ہین ذکر ثانی سید سلیمان و سید یوسف پسران سید عثمان بن سید ابراہیم مذکور الصدر انکی اولاد مین سید خیرات حسین و سید تفضل حسین نامور گذرے ہین اور خیرات حسین کی اولاد دختری مین سید جاوید حسین مذکور الصدر ہین اور پسران سید عثمان مذکور کثیر الاولاد ہین - سادات بہانمؤ و چند وائرہ بھی اولاد امجاد سید زید سے ہین فی الحال طریقہ تحفظ نسب سادات زید پور بہت عمدہ عنوان پر ہے کہ بجز اپنے خاندان کے دوسرون مین قرابت نہین کرتے -

بیان سادات کرالی ضلع فیض آباد میر سید حسام الدین بن سید کمال الدین عرف چھتیم بن سید بدر الدین بن سید تاج الدین بن سید یحیٰی بن سید عبد العزیز مذکور الصدر بعہد سلطنت علاء الدین شاہ منصب دار ہوے اور بافسری ایک لشکر کے خواستگاری دختر راجہ اُدیپور کے مامور ہوے بالآخر راجہ مذکور نے اپنی دختر پری پیکر کو واسطے ازدواج سلطانی کے محافہ مین سوار کر کے بھیجدیا سید صاحب راہ مین اوس پر عاشق ہو گئے اور بصیغہ متعہ اپنے صرف مین لاے اس خبر سے شاہ غضبناک ہوا لیکن بپاس سیادت خون سے درگذرا اور حکم اخراج ملک صادر فرمایا سید صاحب جنگل حوالی کڑہ مین خفیہ مقیم رہے بعد انقضائے ایام سلطنت علاء الدین شاہ کے وہا نکے جنگل کو کاٹکر کرالی آباد کرایا چنانچہ بحسن تردوات کئی موضع منجھی پور یا دھانوان کرالی - برئی وغیرہ آباد ہوکر تعلقہ ہو گیا سخاوت و شجاعت اس قوم کا خاصہ ہے لیکن بزیدہ زیدپور مین مرقوم ہے کہ سید حسام الدین اپنے باپ کے ہمراہ لوہ سلطان

فیروز شاہ تھے اور بخدمت فوجداری سرکار متھرا پر متعین ہوے اور وہان پر اکثر تردداتِ نمایان اونسے ظہور مین آئین اور ایک لشکر عظیم جمع کیا بالآخر اکثر اراکین سلطنت نے بادشاہ کو انسے متغض کردیا ناچار سید موصوف متھرا سے صوبہ الہ آباد کو چلے گئے اور کرالی کہ ریاست کا وہو کی تھی اوسپر قبضہ کرکے متصرف ہوے اور وہین پر اعقاب کثیر اونکا با عتبار ہے۔ سلسلہ النسب سید عبد اللہ راعی بخش بن یعقوب بن عبد اللہ احمد بن سید محمد اعرج بن احمد اول بن موسی مبرقع بن امام محمد تقی علیہ السلام۔

واضح ہو کہ اولاد موسی مبرقع کو رضوی کہتے ہین اور کتاب زیدیہ قنوجی مین ہے کہ سید عبد اللہ احمد مذکور کی مان موسی نقیب قم کی دختر تھین اور یہ پسر احمد ثانی بن محمد اعرج ابو عبد اللہ مذکور کے اور یہ پسر ہین علے بن احمد الثانی کے کہ رئیس قم تھے میر سید سلیم معروف بہ سلونی کالپی مین آئے ایک پسر متولد ہوا سید بڈے نام رکھا اور موضع کرئی من مضاف سرکار کالنجر مین استقامت کیا نسب آپکا موسی مبرقع بن امام محمد تقی علیہ السلام منتہی ہوتا ہے اور رضوی کہلاتے ہین۔

سادات بھدوہی ضلع مرزاپور و قصبہ داؤ دنگر ضلع بہار و سادات پھیسر و سادات اوترلاری رضویہ مین اور ایک شاخ کڑہ اولاد میر سید احسن سے اور سادات نیوتنی اولاد سید میران محمد شاہ رضویہ نسل سے ہین۔

بیان چوتھا سلسلہ النسب سید نظام الدین رضوی مجاہد انون سید خضر خان رایات اعلی سلطان عالمگیر شاہ بادشاہ دہلی کے تھے پسران سید سلیمان سیف نشان بن سید فاضل بن سید احمد بن سید شاہ عالم مشہدی بن سید محمود بن سید باقر بن سید اشرف بن سید اسمعیل بن سید محمد بن معروف بن سید عیسے بن محمد ابو جعفر بن ابو الحسن موسی النقیب قم بن ابی عبد اللہ احمد بن محمد اعرج بن احمد کبیر بن موسے مبرقع بن حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے ہوتا ہے۔ سید نظام الدین کے بیٹے

سید عبداللطیف ابنہ سید محی الدین ابنہ شاہ محمد کوچ ابنہ شاہ حامد ابنہ سید محمود مستجیب الدعوات ابنہ سید مرتضےٰ نجم الدین ابنہ سید عبداللہ خاص ابنہ سید امان اللہ معتبر ابنہ سیف اللہ ابنہ سید حسین عطا ابنہ سید اسد علے ابنہ سید حسین عرف مکو انکے تین فرزند صاحب اولاد ہوے ازان جملہ میر رمضان علی صاحب پدر میر عابد علی صاحب ساکن وزیر گنج دمشک گنج لکھنو مالک مطبع اثنا عشری واخبار امامیہ۔

فصل پنجم ذکر سادات نقوی

ذکر اول سادات گردیزیان سید شمس الدین وسید شہاب الدین یہ دونون برادر عالیقدر سلطان شہاب الدین التمش کے وقت مین شہر گردیز سے وارد دہلی ہوے سید شمس الدین نے میوات مین سکونت اختیار کی پلولمین مدفون ہوے اولاد امجاد انکی موضع بہادرپور ورسول پور وبھونگرو مونٹھ وغیرہ مین سکونت پذیر با اعزاز واہل اقتدار ہین دوسرے سید شہاب الدین مانکپور من مضاف الہ آباد مین مسکن گزین ہوے انکی نسل سے دو بزرگوار عالیشان گذرے ہین قاضی سید شرف الدین وراجہ سید اعز الدین ایک کے اولاد مین قضیات اور دوسر کی اولاد مین ریاست برابر چلی آتی ہے اور نہایت زیرک با فضل وکمال ہوتے ہین مانکپور وشہاب آباد و مصطفےٰ اباد ورسول پور واونچا گانون مین آباد و دلشاد ہین۔ یہ دونو بزرگوار مذکور بصدر گردیزیان پسران سید جلال الدین بن سید عیسی باقر بن سید نظام الدین بن سید ابوطالب حمزہ بن سید جعفر کذاب بن حضرت امام علی النقی علیہ التسلام۔

سلسلہ نسب راجہ حامد شہ بن راجہ حاجی شہ بن اعز الدین مذکور بن شہاب الدین ثانی بن حسام الدین بن شہاب الدین گردیزی وسید محمود بن قاضی سید شرف الدین بن شمس الدین بن شرف الدین بن شہاب الدین گردیزی۔

ذکر دوم سادات بھکری سید علاء الدین لاہوری بن سید فخر الدین بن سید محمد طوسے
مشہد مین آئے اور وہانسے بعہد سلطنت سلطان فیروز شاہ ہندوستان مین
رونق افروز ہوے اولاد اور قبر انکی لاہور مین ہی اور بعضی دہلی مین سکونت پذیر ہین
اور یہ امرایان جہانگیر شاہ سے ہوے ہین سلسلہ النسب سید محمد مذکور بن سید یوسف
بن جمال الدین مشہدی بن سید مسعود بن سنجر بن عبد الرحیم بن ابو الفضل بن امیر الحاج
بن عطاء اللہ محدث کوفہ بن حاجی ابوجعفر بن موسی بن حسین بن حضرت امام علی نقے
سادات صحیح النسب مرقوم ہین مورث سادات صفی پور سید بدر الدین سادات مذکور
بھکری سے ہین

ذکر تیسرا سید محمد اصفہانی مورث سادات منڈوہ من مضاف الہ آباد پسر سید جعفر
چرم پوش بن سید فخر الدین بن سید محمود بن سید ابراہیم بن حسین بن حضرت امام علی نقے

ذکر چوتھا سادات امروہہ من مضاف دہلی اولاد سید شرف الدین شاہ وارد ہند بن
سید علی بزرگ بن سید مرتضے بن سید ابو المعانی بن سید ابو الفراح صیداوی واسطے
بن سید داؤد بن سید حسین بن سید علی بن ہارون بن جعفر زکی بن حضرت امام علی نقے

ذکر پانچوان سادات بدایوان سید نظام الدین شاہ مورث بدایونی بن سید احمد بدایونے
بن خواجہ علی بخاری بن عبد اللہ بن سید حسن بن سید علی بن شیخ احمد بن عبد اللہ بن
علی اصغر بن جعفر زکی بن حضرت امام علی نقی علیہ السلام۔

ذکر چھٹا سارنگ پور دکن سادات نقوی صحیح النسب ہین۔

ذکر ساتوان سید نصیر الدین نصیر آبادی القباے زمانہ سے تھے بن سید علیم الدین
بن سید شرف الدین بن سید نجم الدین سبزواری مدفون بنارس مورث
سادات قصبہ نصیر آباد و جائس و خاندان مجتہدین شہر لکھنو و سادات بنارس
و موضع کہنہ و فتوحہ و مکرس پرگنہ کیوای ضلع الہ آباد وغیرہم۔

سید نصیر الدین ابنہ سید تاج الدین ابنہ سید خضر ابن سید ذکریا ابنہ سید جلال الدین
ابنہ سید ابراہیم و سید محمد معین کے ایک فرزند مجتہد العصر والزمان جناب
مولوی دلدار علی صاحب قبلہ غفرانمآب اعلی اللہ مقامہ کے پانچ فرزند جناب
مولانا سید محمد صاحب قبلہ و سید مہدی صاحب قبلہ و سید علی و سید حسن
و سید حسین صاحب قبلہ عرف جناب میرن صاحب قبلہ مجتہد جناب مولوی سید
محمد صاحب کے نو فرزند سید باقر صاحب و سید صادق صاحب و سید
عبد اللہ صاحب جناب مولوی سید بندہ حسین صاحب مجتہد و سید
مرتضے صاحب و سید محمد علی صاحب و سید عبد الحسین صاحب و سید
غلام حسین صاحب و مولوی سید علی محمد صاحب مجتہد و مولوی سید علی اکبر
صاحب فی الحال سید بندہ حسین صاحب قبلہ کے فرزند ارجمند سید محمد حسین صاحب عرف سید علن صاحب مجتہد العصر
برادر عالیقدر جناب سید ابو الحسن صاحب عرف مولوی سید بچھن صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ
موجود ہین خداوند عالم تاقیام قیامت اونکی ذات گرامی کو قائم و برقرار رکھے
جناب سید میرن صاحب مجتہد قبلہ کے فرزند جناب مولوی سید محمد تقی صاحب مجتہد
اس جناب کے ایک فرزند جناب مولوی سید ابراہیم قبلہ مجتہد گذرے ہین
انکے چار فرزند موجود ہین بفضلہ اولاد جناب مولوی سید دلدار علی صاحب
اعلی اللہ مقامہ مین ایک بہت بڑا خاندان علماؤن کا شہر لکھنؤ مین موجود ہے
اور جناب مجتہد العصر مولوی میر آغا صاحب بھی اسی خاندان مین ہین خداوند تعالی
ذات فیض صفات کو برقرار رکھے۔

سادات قباہی کہ قصبہ بریلی مین ہین اور سادات جھولیس کہ متصل دہلی ما بین دادون
و سکندرہ کے ہین یہ بھی سادات صحیح النسب نقوی ہین۔

ذکر آٹھوان سادات بخاری مخدوم سید جہانیان جلال الدین ابو عبد اللہ بن

کبیر الدین بن احمد بن سید جلال سرخ پوش بخاری مدفون اوچہ بن سید علی بن جعفر بن محمد بن محمود بن احمد بن عبد اللہ بن علی اشعر بن ابو عبد اللہ جعفر کذاب بن حضرت امام علی نقی علیہ السلام۔ سید جلال سرخ پوش بخاری کے تین زوجہ سے چار فرزند تھے دختر بادشاہ بخارہ سے جعفر و سید علی۔ بی بی زہرہ خاتون بنت سید بدر الدین بھکری سے سید محمد غوث۔ بی بی فاطمہ دختر ثانی سید بدر الدین بھکری سے سید احمد کبیر متولد ہوئے اولاد سید جعفر بخارہ میں ہے پسر دوم سید علی کے ایک لڑکا سید بہاء الدین انکی اولاد سندھ میں سادات بہدانی مشہور ہے انکے تین فرزند تھے سراج و مبارک و رحمۃ اللہ۔ سید سراج کی نسل بعد تین پشتو نکے لاعلم ہو گئے۔ سید مبارک انکی اولاد قنوج میں ہے۔ رحمۃ اللہ بلوچی کو تشریف لیگئے اور وہین پر اونکی اولاد ہے پسر سوم سید محمد غوث انکی اولاد گجرات و اجمیر و دہلی میں ہے۔ پسر چہارم سید احمد کبیر کے دو فرزند تھے مخدوم جہانیان جہان گشت و صدر الدین راجو قتال انکی اولاد سرہند میں بکثرت ہے۔ مخدوم جہانیان کے تین فرزند تھے (۱) سید عبد اللہ انکی ماں سیدانی دہلی کی تھین دوسرے (۲) ناصر الدین محمود انکی ماں بنت محمد غوث مذکور تھین تیسرے (۳) محمد اکبر انکی ماں دختر سلطان روم تھین اولاد روم میں ہے سید ناصر الدین محمود کی تین عورتین منکوحہ تھین اور آپکے اٹھارہ فرزند تھے چنانچہ برہان (۴) و علاء الدین دو پسر جو دختر بقال دہرہ سی تھے اونکا عقب باقی نہین ہے اور پانچ پسر عبد الحق و سید منام و بہاء الدین و طیفور و کمال کہ زنہای بشتی سے تھے کنیزان فرستادہ شاہ کوشک و نلی اولاد سادات کوشکی مشہو شیخ حامد کبیر و علیم الدین و شیخ شہاب الدین و شیخ اسماعیل پنجم شیخ فضل اللہ انکے ماں بھی بی بی تنکی دختر سید حسین لنگاہ و سید برہان الدین و سید علاء الدین عرف بندگی شیخ الاسلام انکی ماں بی بی سعادت خاتون سیدانی دہلی۔ و تین پسر لاولد فوت ہوئے یک پسر شرف الدین

آپکا مادری حال معلوم نہین - سید شرف الدین بن سید ناصر الدین محمود ابنہ سید
نظام الدین ابنہ سید رکن الدین ابنہ سید شاہ محمد و سید نظام انکی اولاد گرد و نواح
اوچہ کے متفرق آباد ہے -
شیخ حامد کبیر انکی اولاد بست پور من مضاف ٹھٹھہ مین ہے اور رکن الدین پسر
حامد کے اولاد قنوج مین موجود نواب سید صدیق حسن خان بہادر رئیس بھوپال
اسی خاندان سے تھے - اور برہان الدین بن ناصر الدین محمود کی اولاد گجرات مین ہے
علاء الدین کی اولاد عدم پتہ ہے -
واضح ہو کہ سید مبارک بن بہاء الدین مذکور الصدر ابنہ سید ابو الخیر ابنہ سید کمال
ابنہ سید احمد ساکن قنوج انکے ایک فرزند ارجمند سید حامد کے تین منکوحہ اور دو سُریہ
تہین ایکی سیدانی بجنوری انسے چار بیٹے تھے بنت امان اللہ جونپوری سے دو بیٹے تھے
اور بی بی نصیبن سے دو بیٹے تھے اور سُریہ زادی ایک سے ایک اور ایک سے دو اسماء
فرزندان یازدہ مذکور و سید حیا و سید مبارک و سید کبیر و سید کمال و سید بُدہی
و سید ابو الخیر و سید اسماعیل و سید نور محمد و سید حسین و سید بہاء الدین و میر حسام الدین
اطلاع سید حسین کی اولاد بعضی بلگرام مین ہے اور بہاء الدین و حسام الدین کی
اولاد بعضی قصبہ بہانی مین آباد ہو گئی ہے

ضمیمہ کتاب ھذا

الخیر والشر مقرونان فی القرن - الخیر منیع والشر محذور - نیکی و بدی زمانہ
کی حالت کے متعلق ہے پس خیر کو جمع کرنا چاہیے اور شر سے پرہیز لازم ہے
اہل مدینہ پر جب وسعت رزق وغیرہ ہوتی تہی تب کہتے تھے کہ یہ خدا کیجانب سے ہی اور جب تنگی و ضیق معاش
وغیرہ بوجہ قحط سالی یا گرانی غلہ ہوتی تہی تب کہتے تہی کہ جب سے رسولخدا تشریف لائے تب سے یہ حالت
ہونے لگی ہی پس پروردگار نے فرمایا قولہ تعالے قل کل من عند اللہ الایہ

ثمرہ مرزا ... [illegible]

الله الى محمد کہ تمام سب جانب خدا سے ہے جسکو چاہتا ہے وسعت رزق وعیش وراحت دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے ضیق معاش وتنگ دستی مین گرفتار کرتا ہے پس کیا ہوا اس قوم کو کہ نہین سمجھتی ہے حدیث تیری کو قولہ تعالے ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سيئة فمن نفسك الخ جو پونچی ہے تمکو اے انسان نیکی جانب خدا سے ہے اور جو پونچی ہے تمکو بدی پس جانب نفس تیرے سے ہے۔

من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فكانما قتل الناس جميعا اور ایسا ہی توریت مین اسطرح فرمایا کہ ایک کو مارا جیسے سبکو مارا یعنے ایک کے کرنے سے اور دلیر ہوتے ہین سب کے گناہ مین وہ اول ہی شریک ہے۔

قل ابالله وایته ورسوله کنتم تستهزؤن لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم الخ جو کوی کلام خدا اور روایات آیمہ وحدیث رسول مین ۔۔ا کرے بلا عذر کافر ہوا بعد ایمان اپنے کے گو بظاہر لباس اسلام مین ہو یعنی بی اعتقاد کے ۔۔حیت کیا معتبر ہے اوسکو فاسق کہئے۔ وما کنت متخذ المضلين عضدا الخ ۔۔س گمراہی مین شیطان کے پڑتا ہے خدا اوسکا بازو نہین تہامتا ہے۔

ولا يظلم ربك احدا الخ اور نہین ظلم کرتا پروردگار تیرا کسی پر۔ یعنے جیسا کروگے ویسا بدلہ روز آخر پاؤگے قولہ تعالی فان تولوا فانما عليك البلاغ المبين الخ اگر امت پھر جاوے پس سواے اسکے نہین ہے کہ اوپر ۔۔ے پونچانا احکام کا ظاہر۔ یعرفون نعمت الله ثم ينكرونها الايه ۔۔ہین نعمت اللہ کے پھر انکار کرتے ہین اوسکا اور اکثر اونکے کافر ہین۔ ۔۔ذون ایمانکم دخلا الخ پکڑتے ہو ایمان اپنے کو دخل دینے والے ۔۔اپنے تاکہ ہووے ایک بڑی جماعت دوسری جماعت سے اللہ تمہارے ۔۔تا ہے اور البتہ روز قیامت کو باز پرس کریگا جو کچھ کہ تم اسلام مین اختلاف

کرتے ہو اور اگر تمکو اللہ چاہئے کرے امت واحد ولیکن ضلالت و ہدایت اس لئے ہے کہ روز قیامت کو بدلہ اعمال کا ملے ولا تتخذوا ایمانکم دخلا الخ مت کرو ایمان کو دخل دینے والے درمیان اپنے پچتاؤ گے ایک دن جبکہ ہو گئے برائی جو کہ ہدایت حضرت علی بن ابیطالب سے پھر گئے ہو گے پس عذاب سخت مین گرفتار ہو گے انتہی - واضح ہو کہ نعمت اللہ توحید وغیرہ ہین اور نعمت ظاہرہ پیغمبر و نعمت باطنہ دوستی اہلبیت علیہم السلام ہے جیساکہ جناب امیر علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ نعماے الٰہی کثیر ہین پس طیب و پاکیزہ قول حق تعالی کا یہ سنکر جناب رسالتماب متبسم ہوے اور فرمایا گوارہ ہو تجکو اے ابو الحسن بہ تحقیق کہ تو وارث ہے میرے علم کا اور تو مبین و کاشف ہے اون اختلافات کا جو میری امت مین بعد میرے ہوگا حسن بصری سے روایت کرتے ہین کہ اگر معاویہ ساتھ خدا و رسول کے ایمان رکھتا تو امیر المومنین علیہ السلام سے مصاف نکرتا ابو سعید خدری و عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و الہ وسلم نے فرمایا جو شخص معاویہ کو میرے ممبر پر دیکھے اوسے قتل کرے اور حسن بصری سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و الہ وسلم نے فرمایا کہ دشمن ترین خلق روز قیامت کو نجدا بنی امیہ ہونگے انتہی - کتاب عقائد مذہب تصنیف مولانا جامی مین مرقوم ہے

آن خلافے کہ داشت با حیدر — در خلافت صحابۂ دیگر
جنگ او با خطاے منکر بود — حق دران جا بدست حیدر بود
ہر کسے را خداے لعنت کرد — نیست لعن من تو اش درخورد

اس مبحث مین کہ آیہ مقدم کیونکر ناسخ ہوگا آیہ موخر کا صاحب مدارک نے بھی دفع توہم کے لئے لکھا ہے کہ ترتیب نزول کی مثل ترتیب مصحف کے نہین ہے مقدم موخر اور موخر مقدم ہو گیا ہے جیساکہ انا احللنا لک ___ آیہ لا تخل سے مقدم ہے

امام زین العابدین سے مروی ہے کہ ہمارے نکوکار دونکے واسطے دوچند اجر و ثواب ہے اور ہمارے بدکاروں کے واسطے دوچند عذاب ہے اور ایسا ہی بنی ہاشم کی عقوبت غیر بنی ہاشم سے دوچند ہے اور اجر و ثواب بھی دوچند ہے اور زوجیت و صیاو پیغمبر مانع تضعیف عذاب نہوگی اللہ تعالے قرآن مجید مین فرماتا ہے کہ جو اور عورتون پر عذاب ہوگا اوس سے دوناہوگا بہر اسلئے کہ وقوع گناہ تمسے اقبح ہے۔

رسالہ فضائل اہلبیت تالیف حکیم مولوی عماد بخش شاگرد مولوی عبدالحی صاحب فرنگی محل مین مرقوم ہے کہ حقتعالی نے اور اوسکے رسول پاک نے چند فرقوں پر لعنت کی ہے منجملہ اوسکے پانچوان فرقہ وہ ہے کہ جسنے اتلاف حق اہلبیت و سب جناب امیر کیا ہو چنانچہ اتلاف حق اہلبیت و سب جناب امیر علیہ السلام معتریات معادیہ سے ہوا ہے قولہ تعالی وان من شیعتہ لابراھیم حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جب حقتعالی نے ملکوت آسمان و زمین حضرت ابراہیم کو دکھلائے یعنی ابراہیم نے نور محمدی و انوار مقدسہ معصومین اور نور شیعیان اور محبان علے اور اونکے فرزندونکے دیکھکر کہا کہ خداوندا مجھکو بھی شیعیان علے اور شیعہ فرزندان علے سے گردان حقتعالی نے اونکی دعا مستجاب کی اور اونکو شیعیان علے مین داخل کیا اور اپنے رسول کو اس سے خبر دی اور فرمایا وان من شیعتہ لابراہیم - اور تفسیر صافی مین قمی سے منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مبارک ہو تمکو اسم شیعہ اونہون نے عرض کیا کہ لوگ اس نام کے ساتھ ہمکو عیب کرتے ہیں اور عار جانتے ہین حضرت نے فرمایا تمنے نہین سنا کہ حقتعالی نے فرمایا ہے وان من شیعتہ لابراھیم اور فرماتا ہے فاستغاثہ الذی من شیعتہ علی الذی من عدوہ کہا مولف مراد اس حدیث سے ہر چند لوگ اسم شیعہ کو عار جانتے ہین مگر یہ وہ اسم مبارک ہے کہ حق تعالی نے بعض انبیا اور تابعین انبیا کو اس اسم کے ساتھ کیا ہے تو تم بھی یہ اسم اپنے اوپر مبارک سمجھو اور ہجو مخالفین کا خیال نکرو پس معلوم ہوا کہ یہ اسم

تضعیف عذاب ... سورہ احزاب

۳۰-۱-۱-۱

۴۲

گرامی مخصوص ہو واسطے امامیہ اثنا عشریہ کے اور غیر امامیہ کو شیعہ نہ کہین گے اور موید اسکا
قول صاحب قاموس ہے یعنی تحقیق کہ غالب ہوا اسم شیعہ کا اوپر ہر شخص جو تولا کرے ساتھ
علی اور اونکے اہلبیت کے تا اینکہ شیعہ نام ہو گیا ہے خاص دوستداران علی کا انتہی
پس صاحب صواعق اور اوسکے مرید خاص تحفہ نے جو وجہ معاشہ احادیث فضائل
شیعیان علی کے ادعا التشیع کیا اور کہا کہ شیعہ علی ہم ہین نہ گروہ امامیہ جواب اسکا بموجب
شہادت قاموس ظاہر ہو چکا ہے ایسی گویائی سے کیا حاصل کتاب بشائر المصطفے
کہ کتب اہل سنت سے ہے لکھا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ اے علی نازل ہوئے
جبرئیل اور بشارت دی مجھے جانب خدا سے کہ جتنے شیعہ علی ہین ہم سبکو بہشت مین داخل کرینگے
لقد ارسلنا فی قبلک فی شیع الاولین - قران مجید مین وارد ہے -

نزول پارہ ۱۴ سورۂ حجر ۱۲

شاہ عبد العزیز صاحب باب اول کتاب تحفہ مین لکھتے ہین قدامت لقب شیعہ کی ہے
لقب سنی حادث ہوا - اور فتح الباری شرح صحیح بخاری اور مسعودی نے اپنی تاریخ مین
لکھا ہے کہ بعد قتل عثمان تابعان عثمان و معاویہ شیعہ عائشہ و معاویہ کہلاتے تھے
اور تابعان علی شیعہ علی کہلاتے تھے پس جب بیعت معاویہ ہوا اوسکے تابعین سنی کہلانے
لگے اور شیعہ علی اپنے لقب پر باقی رہے تفسیر مجمع البیان مین مذکور ہے کہ غزوہ تبوک
مین بہتون نے روگردانی کی جنگ سے رسالت مآب نے شمار لشکر کرایا پچیس ہزار
آدمی ٹھہرے مضرب صحابی سے ارشاد کیا کہ شمار کر تو انمین سے مومنین کتنے ہین
پس جب اوسنے گنا پچیس ہزار مین سے پچیس شخص مومن تھے یہ حالت تا بہ ثبت مدت سی
کی تھی حضرت مرتضے علی علیہ السلام اپنے عہد خلافت مین اگر قرآن مجید کو مثل
نزول کے ترتیب دیتے تو ہر آئینہ بعد آپکے بھی جنکو دعوی خلافت ہوا لامحالہ
وہ دست اندازی کرتے اور ایک دوسرے مخالفت مین کئی قرآن ہو جاتے
اور دین اسلام مین رخنہ پڑتا پس حضرت علی نے مصلحتاً ترتیب سابقہ عثمانی پر اکتفا کیا

پس جب جناب مرتضوی نے اس امر مین سکوت اختیار کیا تو پھر کسی مین جرات نہوی کہ کمی و بیش کر سکے اور قرآن مجید با ترتیب امام کے پاس موجود تہا اور اب بھی امام زمانہ کے پاس ہے اور حکم امام انام اسی موجودہ حالت پر عمل کا ہوا ہے بجز ائمہ ہدا کے اور کوئی شخص کلام خدا کے معنون و مطالب پر حاوی نہین ہوا اور نہو سکتا ہے ۔ بلکہ ہر زمانے مین مسائل دقیقہ سے بمقابل اہل کتاب یہود وغیرہ کے جب لوگ عاجز ہوتے تھے تب انجام کار انہین حضرات کے ساتھ رجوع کرتے تھے جیسا کہ کتب فریقین مین موجود ہے اور فضائل ائمہ ہدا مین (تین سو) آیہ قرآنین نازل ہوے ہین انتہی ۔ بنا ابراہیم سے جو تغیر خانہ کعبہ کو زمان جاہلیت مین ہو گیا اوسکو پیغمبر خدا نے بخوف جہالت قریش اوسی طرح پر چھوڑا اسیطرح علی مرتضے بھی اصلاح اون خرابیون کے عمل مین لا سکے کہ جو ما قبل وقوع مین آئی تہین درحقیقت ہر امر کے لئے ہر ایک زمانے مین ایک اصلاح ہوتی ہے جسپر عمل کرنا ایک امر لازمی ہے اگر مصلحت وقت کا لحاظ نکیا جاوے اور خلاف عمل کیا جاوے پس اوس خرابی سے جسکی اصلاح کیجاوے ایک خرابی عظیم پیش آجاوے اور کامل ابن اثیر و ابو الفدا سے بھی یہی بات ثابت ہو پیغمبر خدا نے جب اسلام کی بنیاد ڈالی تو ایک دم سے طریقہ و قواعد مذہب اسلام کے قایم نہین کئے نہ ایک مرتبہ قرآن نازل ہوا نہ ابتدا مین حکم جہاد کا دیا گیا بلکہ اوسکے احکام وقتاً فوقتاً بلحاظ حالت زمانہ نازل ہوتے رہی اور رفتہ رفتہ اون احکام کی بحیثیت سیاست تعمیل کرائی گئی یہی حالت علی مرتضے کی تہی جو احداث اور تغیر سنت رواج پا گیا تہا اوسکو وہ فوراً اپنے وقت مین دو نہین کر سکتے تہے بلکہ رفتہ رفتہ بنیاد احداث اور تغیر سنت نابود کر سکتے تھے ۔ اونکو اپنے زمانہ مین بیشک اسقدر وقت ملا کہ وہ احداث و تغیر سنت کو ظاہر کر دین جس سے مقصود اون کا یہ تہا کہ لوگ خلاف احکام خدا اور رسول کے جو عمل کر رہے ہین اوس سے وہ خود باز آجائیں ۔ جیسا کہ اونہوں نے دونون گروہون کے سامنے اپنے خطبہ مین علانیہ

ظاہر فرما دیئے ہین اور اونکو اوسپر عمل کی رغبت دی اگرچہ بسبب ضعف سیاست بانکے جنگی قوت وتکمیل اونکو حاصل نہین ہونے پائی تھی بہ حیثیت انتظام تمدن کے عملی کارروائی اسکی نہین کرسکے۔ کیونکہ جن لوگون نے خلیفہ چہارم بولان کیا تھا وہ ارشاد مرتضوی پر خوشی سے عمل نہین کرسکتے تھے۔ کہ وہ سنت سابقہ کو بھی برحق جانتے تھے اور اوسکو واجب العمل جانتے تھے مثل سنت رسول صلعم کے نہ مطابق رسول صلعم کے نتیجہ کلام یہ ہے کہ فرقہ اسلام سے جو شخص محب اہلبیت رسول صلے اللہ علیہ والہ وسلم ہوگا اوسکا عقیدہ مستقیم اور انجام بخیر اور وہ سزاوار جنت ہوگا لا کلام مابقی سلسلے جھگڑے دنیاوی ہین مطلوب نا داری ہے

بقا ذات باریکو ہے مخلوقات فانی ہے

(فائدہ جلیلہ) چونکہ یہ کتاب کہ حروف ناقابل حسینی نسب ہے لہذا جسے نسب تک تالیف کرکے ختم کردیا اور نسب سادات باقری وسادات جعفرے وسادات کاظمی وسادات رضوی وسادات نقوی مشہور بخارے گردیزے اصفہانی سبزواری امروہی بدایونی بھکری جو صاحب دیکھنا چاہین کتاب تذکرۃ السادات موجود ہے ملاحظہ فرماوین یہ چار چیزین جوہر انسانی ہین راست گوئے۔ حیا۔ حسن خلق۔ شکر جسمین حیا نہین اوس کا ایمان درست نہین ہے اور یہے بہشت عنبر سرشت مین داخل ہونے کا ذریعہ ہے حضرت جعفر صادق ع سے منقول ہے دو شخص مومن نہین جسمین مداعبہ نہو یعنے مزاح وخوش طبعی حسن خلق سرور وخوشحالی صحیح بخاری مین ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص باپ کے سوائے کسی اور کیطرف نسب ظاہر کرے خدا اور فرشتون اور سب انسانون کے اسپر لعنت ہے خدا اپناہ دے مجھکو اور تمام مسلمانون کو ایسے جھوٹے دعوون سے

ہان اگر اہلبیت مین ہمے معشوق ہونا منظور ہے تو اہلبیت ہی کی غلامی اور ولا مین
ثابت قدم ہوجائین کہ مولی القوم منہم وفی الحدیث المرا مع من احب ۔ منجملہ ادب شرفا کے
یہ ہے کہ ایسے فرش یا مرتبہ یا صفحہ پر نہ بیٹھے کہ شریف کی نشست بر خلاف اسکے ہو
شریف کی بیوہ یا مطلقہ کو نکاح مین نہ لاوے ۔ اور اگر نکاح مین لاوے تو اوسکے جیتے
سید ہے کرکے رکھے اوسکے حیات مین کسی کنیز یا عورت سے نکاح نکرے ۔ اور جب
وہ پاس آوے تو تعظیم کے لئے کھڑا ہوجاوے اس لحاظ سے کہ وہ ایک پارہ گوشت رسول
اکرم صلے اللہ علیہ والہ وسلم ہے اسیطرح جب کوئی شریف ہم سے کوئی چیز طلب کرے تو
گو ہمارے پاس ایک ہی دنکا قوت یا عمامہ یا چغا نفیس ہو دریغ نکرین اور یقین کرین کہ شرفا
نبی کے اولاد اپنے باپ سے ملحق ہے ۔ ہر مومن پر واجب ہے کہ سید کی تعظیم کو
اوسکے صحت نسب کے جاننے پر موقوف نرکھے اور یہ بات رسول اکرم کے نزدیک
زیادہ پسند ہوگی کیونکہ ہمنے بمجرد اقرار سیادت کے بلا توقف تعظیم اختیار کے ۔ انتہی
نقل کرتے ہین کہ ایک سید نے کسی قاضی زاہد پارسا کے یہان سوال کیا کہ مین
شریف ہون حسبۃ للہ کچہ دو ۔ قاضی نے کہا کہ سیادت کا گواہ لا ۔ سید صاحب
واپس چلے گئے ۔ رات کو قاضی نے حضرت رسول اکرم کو خواب مین دیکھا کہ حوض کوثر
پر پانی پلا رہے ہین قاضی صاحب نے آگے بڑھکر حضور مین عرض کی یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ والہ وسلم غلام بھی آپکی امت مین سے ہے اور مومن ہے آپ کوثر سے
دستگیری فرمائے پیغمبر خدا نے فرمایا اپنے ایمان کا گواہ لا جب قاضی صاحب
خواب سے اوٹھے تو آپکے اشارہ کو سمجھ لیا اور نادم ہوئے اور استغفار کی
فائدہ ۔ فتاوی عالمگیریہ کی کتاب التعذیر مین لکھا ہے کہ سادات وعلما جو اشرف
الاشراف ہین انکی تعذیر صرف اعلام واطلاع ہے اور ایسا ہی یوسف نے
اپنے بھائیون کے ساتھ فقط اعلام کردیا کہ تم سے یہ گناہ سرزد ہوئے گو حد و

ب خلق اللہ پر برابر ہیں شریف وغیر میں فرق نہیں مگر تقریر بابت میں بہت ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا طحطاوی نے کہا ہے جو شخص عالم فقیہ یا سید کے حقیر کرے کافر ہوجاتا ہے اسلئے کہ یہ استخفاف بالدین ہے۔

حضرت امیر المومنین سے روایت ہے کہ ایہا الناس ابتدا خلقت سے اہل باطل بہت ہوتے ہیں اور اہل حق تھوڑے رہتے ہیں پس بسبب کمی گروہ کے راہ ہدایت سے وحشت نکرو اور گمراہ نہو اور حق سبحانہ تعالے نے بھی کلام مجید میں قلیل کے مدح اور کثیر کے مذمت فرمائی ہے پس مومنین کو چاہیے کہ اس نکتہ سے حق و باطل میں غور کرلیں تا کہ درجات سعادت دینوی پر فائز ہوں۔

درگاہ شریف حضرت شیث و حضرت ایوب پیغمبران علیہم السلام کے جانب دکن شہر اودھ بیرون قلعہ رام کوٹ نیما بین دو ٹیکرون کے بالین دریا ے خشک واقع ہے جو زمانہ سابق میں جاری تھی سلطان سکندر لودی نے باعتبار کتب تاریخ اوس جائے مبترک پر درگاہ تعمیر کرائے اور کئی سو بیگھہ اراضی بعرض اہتمام معاف کی اور اب بھی وہ بحال ہے اندر درگاہ دو چبوترہ پختہ میں طول قبور شریف بگز الہی سات گز کا ہے از تاریخ آئینہ اودھ۔

واضح ہو کہ حضرت داؤد کے سو بیبیان تھیں اور حضرت سلیمان کی سات سو بیبیان اور تین سو لونڈیان تھیں۔

وجہ تالیف کتاب ہذا

واضح ہو کہ ماہ صیام ۱۳۱۵ھ ہجری میں موافق بتلاش روزگار و نیز بغرض حصول ملاقات برادرم سید حاتم حسین صاحب خلف الصدق سید مہدی حسین صاحب رئیس داعی پور و ناظم ریاست بیرسیہ کے بھوپال میں جانیکا اتفاق ہوا اور خاص شہر میں برادرم موصوف کے توجہات سے قریب تین ماہ کے قیام ہوا اور نہایت

اطمینان سے کتب بینی کا موقع ہاتھ آیا اور بذریعہ کتب تواریخی کے کتاب ہذا کو تین بابوں پر ختم کیا باب اول کتاب ہذا مین جو کچھ حالات بزرگان پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے حضرت آدم صفوۃ اللہ علیہ الصلوۃ والسلام تک معہ نسب مادری و دیگر حالات کے مرقوم ہین وہ سلک النسب و ناسخ التواریخ ایرانی وغیرہ سے لکھے گئے ہین اور دیگر کتب سے پنجتن پاک علیہم السلام کے حالات نسب مرقوم ہوئے ہین۔ باب دوم کتاب ہذا مین کہ سید سراج الدین محمد قنوجی فرزند نبیرہ سید کمال الدین ترمذی کشمی کا سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام تک عمدۃ الطالب وغیرہ سے لکھا ہے اور حالات سید العارفین میر سید علیم الدین بلانوین اعلی اللہ مقامہ کے مراۃ الاسرار و بحر ذخار و ملفوظ عالیہ وغیرہ سے آج تک کی کیفیت تحریرات مستند مختلفہ جدی ہر ایک خاندان سے اور مزید برین زبانی محققہ مستندین باعزت و وقار و بزرگان پیرانہ سال سیدوارہ سے دریافت کرکے اور بکرر سکرر اون بزرگونکی خدمت مین حاضر ہو ہو کر بتحقیق تمام دریافت کرکے قلمبند کئے گئے اور کسیطرحکی تعصب و خیانت کو دخل نہین دیا اور واقعی حالات بلا کسی خیال و لحاظ کے مندرج کردئے ہین **تنبیہ** حضرات سادات کرام کو علم کیطرف رجوع ضروری ہے کیونکہ آپکا جدی ورثہ ہے اور نسب پر اترانا اور فخر کرنا نچاہئے بمصداق آیہ کریمہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم

یہ چند اشعار جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کے ملاحظہ ہون

انما الناس لام و لاب	ایہا الفاخر جہلا بالنسب
ام جدید ام نحاس ام ذہب	ہل تراہم خلقوا من فضۃ
انما الفخر لعقل ثابت	وحیاء و عفاف و ادب

خاتمہ کتاب

الحمد للہ والمنہ کہ کتاب ہذا متضمن ذکر نسب سادات رفیع الدرجات بعون خالق الثقلین بسہولت آج بتاریخ ۱۷ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۶ ہجری بخیر و خوبے بمقام موضع جرگانوین سابق پرگنہ بلانون وحال پرگنہ سدہور ضلع بارہ بنکی تمام ہوئے خداوند عالم بطفیل آئمہ ہدا علیہ الصلوۃ والسلام مطبوع طبایع فرمائے اور سادات عظام کو اسکے ملاحظہ کیطرف رغبت ہو کہ باعث زینت کتاب و نیز مولف خاطی کا دلی مطلب ہو بالنبی والہ الامجاد

قطعہ تصنیف از نتائج فکر شاعر شیرین مقال امام حضرت خیر البشر سید منذر حسین منذر

اخی المعظم کہ بر جمال شان	شد بفضل خلاق عالم شمول
رقم زد کتابے بذکر نسب	نشادہ بطبع خلائق قبول
مبرہ منزہ ز جملہ عیوب	چہ اورا فروع وچہ اورا اصول
چو منذر ز سال تاریخ آن	نمودم ز غواص فکرت حصول
بگفتم سر داد گرد خدا	گل دوحہ ذکر آل رسول

۱۳۲۰-۱۳-۰۳-۱۶-۳ ہجری

تمت تمام شد

اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّاَکِیْدُ کَیْدًا

مُشکلات کا روحانی حل

تالیف

سیّد حسن الہاشمی (دیو بند انڈیا)

ترتیب و تشکیل

محمد عبدالرّشید قاسمی لاہور